

تحریریں مرح صحابہ

مصنف

الحاج حضرت مولانا مظہر علی صاحب اطہر رحمہ

ہم ایل سے

ناشرین

منگل لکچر دو و لایہو

حیدر آباد

جلد ۱۱

پرست

تحریک مسیح صحابہ

باب اول

تیس

[illegible]

”بہنہ! اپنی جگہ پر کھیل گئے۔ یہ توں اُمری شہنوں کا مقابلہ کرتے
مجاہدوں کے ایک بہت سے گھنٹہ پہلے کی جگہ پر یہ اگر بہن میں نہیں شہنہ
کھاتی پڑتی۔“

مکملہ جگہ پر یہی بی بی خاتون کو شہادت ہوئی علی ۔
مکملہ کے حیات کو شہادت کی یہ وہ پرانی پرگیا ۔ ایک بار پھر ان
تبدلہ ہوئے

وہ اپنے حاکم ملک ۱۹۔ ایک کھنڈ میں شیعہ سن ۱۱۔ زینہ و کرم حضرت
نبوت فرشتہ ۱۱۔ ۱۱۔ جو میں مہاجر شیعہ ۱۱۔ ۱۱۔ کی کتب ۱۱۔ ۱۱۔
سن ۱۱۔ زینہ و کرم حضرت ۱۱۔ ۱۱۔ زینہ و کرم حضرت ۱۱۔ ۱۱۔
موجود ہیں فرمایا کرتے تھے۔

مشرق میں اہل مغرب کا اقتدار ایشیائی قہر پہ پہاڑ
تقی کر پڑا۔ تھے کہ شرقِ بیہیم میں کے منتفحات سے اہل مغرب
فرمانے والے جہنم سے اس کے لئے قبضہ بنایا۔ روس بھی آتا
اور بخارا کے کھنڈوں پہ قبضہ کر کے ہونے والے اتحادِ مغربیا کے کھنڈوں
قبضہ کر کے مکہ پہ پہاڑ بن کر جیسے نہ لگا ہوں پر تو جہنم ہونے

[illegible]

وڑا نہ تھے۔

فرز حبشہ۔ وہ فتنہ سیر و سپہ کی بیات مشرق میں سے تھی
جو کہ وہیں مرنے والے اپنے کھنڈے سے نکال کر حاصل کرنے کے لئے پہلے
انچ پانچ مارنے لگی۔

جب تک دس خنجا پان سے شکست نہ کھائی تھی۔ انگریزوں کو
روس سے بہت خوف رہتا تھا۔ بکراں ماہین سے شکست کھانے کے
بعد روس حکومت کی نظروں میں ایسا طاقتور اور وسیع نہ رہا۔
اب بیچارے ایران کی قسمت کے وقت آئے۔

مشرق بعید میں ایل یورپ کا قریب { اس ریل پر مشرق بعید

وہاں ایک قریب پیدا ہوا ہے جس کا نام ہے جاپان۔ اس کے بڑے
ہر کے شہر اور گھر کے لئے فحش جگہیں اس کے مقابلے کی مثال۔ روس
کو کسی ایسی ذہن کا دل قسمت تھی جو اس بحر کا کم سے کم یہ نگہ بھرو
بلکہ بحر الکاہل وغیرہ کی بندرگاہوں میں اس کا قاتی حصہ بھگم
جاتی تھی۔ مگر وہ جاپان ان کے قابل نہ رہی تھیں اس لئے وہ پورٹ اور
کو ایک قسمت غیر مشرقی تصور کرتا تھا۔ بحیرہ اسود میں روس کی ایسی بندرگاہ
تھیں جن میں بند نہ ہوتی تھی لیکن یہ بحیرہ ماریٹائمہ میں ایل کے ترکوں
کے قبضے میں ہونے کے جب سے بیکار تھیں۔ کیونکہ وہ اس سے جلی جانا
نے گونے کے لئے مرضی کے مطابق راستہ نہ مل سکتا تھا۔

میں نے جاپان میں اس کے درمیان سفر کیا۔ جاپان
میدان میں لڑائی ہوئی۔ روس کا جلی پڑا بحیرہ بالٹک سے علی کرچی
کے سمنہ ان میں پہنچا لیکن نہ بحری لڑائی میں اس کی سیلاب ہوتے اور
نہ ہی لڑائی میں۔ جاپانیوں نے ہر مقام پر ان کو فحش فاش دی۔
جاپان کی جہ نیر جہلی طاقت کو دیکھ کر یورپ کے سیاست دان
پہلے سے لڑائی کے میدان کو سمجھتا ہوا پاک اپنی نگاہوں کو

کے سبب تک کو تباہی پہنچا دی کہ سامان ہر شے بھٹکتے ہیں بنی گھنٹیں
 شیعہ سنی تہذیب کے لیے لڑنے کے لیے ہر قدم اٹھا۔
 میں ایران کے فسطح سے جتنی تک کے حکام کو مختصراً نمبر و
 منہ ساریں کہ شیعہ ماسواہ بنیاد اعتدال کے واسطے ہے بیان
 کرتا ہوں۔ پھر اس بات کو کہ اس کے لیے ہر قدم کوئی مسلمان کا گناہ
 نہ ہو سکے۔

ایرانی پارلیمنٹ اور شاہ ایران کے درمیان جنگ

نہایت صحت سے بات چیت کی مشق۔ لکھنا ہے

دیکھو حضرت

جو شیعہ مذہب میں ہم کہہ چکے ہیں کہ شاہ ایران میں پارلیمنٹ کے حکمت
 و عدالت کی تہذیب عمل کرتی ہیں۔ یا تو اس عمل سے یا کسی فلسفہ فطرت کی ترقی و
 انوس کو کار و نمبوں سے اس امر کی تہذیب عمل رہا ہے۔

شاہ نے پایہ تخت چھوڑ کر یہاں شیعہ قیام کیا۔ ہر طرف سے
 جو بات کل ساریں۔ وہ بنیاد فطرت ہے۔ پارلیمنٹ کے غرض یہ ہے
 کہ شاہ یا کہ ملت کے لیے کوئی کام نہ کرے۔ ہر کام کو شیعہ فطرت کی تہذیب
 اس وقت تک چلتا رہتا ہے کہ ہر کام کو شیعہ فطرت کے فیصلہ سے۔

باب دوم

تقسیم ایران

لکھنؤ میں شیعوں کی مخالفت

میں کہ پہلے کہ سب سے پہلے کے ماسٹر کے لئے کسی آئینہ شہ
کی خدمت تھی۔ اگر کسی سیاست بھی اب۔ جس سے بہت زیادہ وہ شہ
ذمہ دار۔ وہ یہ کہ انہیں ایرانی حکومت کو اپنے اپنے زیر اثر لانے
کے متعلق سرکاری سہ سے اس کے لیے اس کی مدد کی جاتی ہے۔ جس کے
لئے۔ اگر کسی پناہ گزین نے حملہ کیا یا تو وہ دہشت گردی کا جانتا ہوا
کے خون کا ایک تھوڑا سا پانی کے خون سے زیادہ قیمت رکھتا ہے۔

تقسیم ایران کی سکیم ۱۹۰۷ء تک تقسیم ایران کی سکیم میں دو جزائر
۱۹۰۷ء کے ویدیاں شہر کی ہیں۔ کھیت ایران
لاٹھل اور مغربی علاقہ میں کے زیر اثر قرار پایا۔ اور مشرقی اور جنوبی علاقہ
برطانیہ کا ادارہ اقتدار تصور ہوا۔

ایران میں بیرونی مداخلت۔ اس کے لیے ایران میں بیرونی مداخلت

اسے لکھ دیا جی برائے مامورہ تین بجے تک جا ہی رہا ہوا پھر
 کا ملکی اور مسجد مبارک کی گلی جن میں وطن کے ہر فن مہربان پارلیمنٹ اور
 سربراہان و جیسے گرفتار ہو گئے۔

۱۱۔ سرنگھار کرتے کر شاہ کو طلب ہے، وہی کرنی عزت پسند ہے
 فری قافلہ نیش + کاغذوں کو دیا گیا ہے پارلیمنٹ کے ملاقات مسجد
 سپرنگھار کچن کے ملاقات سارگھار نے گئے ہیں۔ بیت ۹: ناوہ
 اشخاص و یونیورسٹی قید کر لے گئے شاہی فرج میں بند۔ وہی مقتول ہوئے
 تین خواتین میں زخمی، اور مہربان وطن میں تہ تیغ ہوئے۔ رانی کے
 بعد فرج میں مامورہ تہ تیغ ہوئے۔

۱۲۔ جن کا تاج ظہر ہے کر شاہ کے ملک سے بیت سے اگر کے ملاقات
 لے گئے وہ لوگ گرفتار ہوئے سرگھار نامی ایک اخبار کا ایڈیٹر ہو گیا
 گیل پارلیمنٹ کے ممبرین نے فرانسیسی سفارت خانہ میں پتہ لکھ کر
 انگریزی، اطالوی، فرانسیسی، خاتہ ذنوں میں یہ لکھ کر بھیج دیا
 محلہ سپرنگھار سے شکایت کی کہ کچن میں کو سنا ہی پارلیمنٹ
 ملا اصلوں نے اپنی بھی شامت کو بہت مامورہ ہیں ایران کے
 مامورہ میں صوبہ ذیل جہاں زندہ رہا۔ بات کے کھسی ہیں۔
 شاہ ایران کے مظالم کی داستان داستان بیان محفل شاہ

مظہر مظہری ہشتم ہفتے کے شاہنشاہ دہلی کو قلم
درست میں ایک قلم تیار کیا جس کے برابر گیلان اور دہشت سے
ہشت خیمہ تھیں جن میں آٹھ آدمی تھے کہ جسے تھی بزرگ جی جیتی
کامیاب ہو کر ہوئی وہ شاہین نے جسے خزانہ سلطنت شہر
جی ایسی پاریش کے نام سے حکومت کا کام چھانے کے خلاف ہیں کہنے
میں کیا ہی ہو گیا ہے وہ قلم است کر دیا کہ جس میں فرس و دہلیہ میں سے
بہرے ہیں فرس و پس آتش کے اور قلم و خیمہ پاریش کی صنعت
نیکو کے متعلق بھی کہ شاہین نہیں مانیں گے۔ شاہین کے ساتھ
ہمارا دی و اسٹاٹس شانہم ہوا شاہ فرس کے ساتھ کیا گیا کہ فرس
دوسرا مایہ قتل ہو۔

پانچویں سے خبر دیتا ہے کہ آج ۳۳ جن مسئلہ کو شہر میں
نے پدینہ کا حصہ کر لیا۔ چند عہدوں کو اپنے ساتھ لیانے کی فرمائش
کی پدینہ نے اپنے خزانوں سے کسی کو یہ مفتادانت قیامیں جانے دینے
کا حکم کیا۔ اس وقت نئی شروع ہوئی چند فوجی سپاہی، اے اے
جس پر ایک ملک پہنچا۔ ایک گھنٹہ لانی ہی۔
صلو۔ آجانی بی بی کا۔ دیکھ رہی ہے ۳۳ جن کو دیکھ دیتا ہے
کہ پدینہ میری بی بی سے کہے کہ اے پیکے تھے۔ چند ہی پہلی

مجھے اس قدر بد۔

وہیں سے جن کی خبر ابانت اور یہ شائع کرتے ہیں کہ وہ ہیں
یہ نئی پارسیٹ کے گرد شہید کئے گئے۔ کشتوں سے بنا لگا ہوا تھا۔
وہ۔ ہر لائی کی خبر جس کو تبریزہ فدا و برقی ہے۔ قحط کی زد میں۔
ممن کی نمایاں دیکھی من فو کو بڑھا ہے۔ باہر سے بندیں۔ معلوما
بمقامت سلطنت جو ہے مسجدیں مسجدیں ہیں۔

جہ۔ ہر صدمہ و غلام جناب تائیدہ محمد صاحب جہاد بانی احمد
جناب تائیدہ ہدایتہ صاحب ہدیائی جو ان کو جہادین سے ہیں۔ اور
رعایہ کے ہیں کے پشت پر سلطنت شہر و ط کے عاصی من ظالموں
کے ہتھ سے سخت مصیبتیں ہو گئیں۔ دونوں بزرگ کو قتل و زنجیر سے
متحکم کے کلاں ہے۔ اتر ہی شہر کے پاس ہے۔ شہر نے قیدہ و غم وید
خوشامد کی پر بھی یا نکلے اس دم سکین و کمان بھی غارت کیا
گیا تھا خود کشتی کر لی۔

وہ، مغزات ملکہ پوشہر نام شاد و بیس الطہرت اپنا مار وصل ہوا
اور حالات صدمہ ہوئے۔ لکھ لکھ کا بہت بیدار ہو چکی ہے۔
اپنے ایک وچ سے بکوتی وقت ہے، اس نے متفقہ قوت سے شہر تلوی
کو قہر کی امانتوں اس کی جو پس کی۔ محمد سلیم صاحب نے معلوم کرنے

بندہ ذی کرام غلام ارحم الراحمین ہے۔
ترجمہ ۹۔ مجاہد اول

ہم خدام شریعت کا اہتمام تائید اساس شریعت میں صرف نہیں
مختلف مذہب شاعری ہے جو دفع مخالفین اسلام کے اور صرف
برادریوں کے تقاضات کے لئے ہم لوگوں کے اس قدسی دور کو کشش
کی بات تک جو کہ خلاف شریعت اور مخالف ہونے کے سبب کسی دوسرے
کی طرف سے تھے۔ جب جبکہ شام نے ملایہ مسلمانوں کو قتل کیا تو ہم بھی
بعد میں کہتے ہیں کہ تائید شریعت میں کو کشش کرنا جو مذہب مختلف
دین ہے لہذا یہ بنزل اس کے ہے کہ ان کی جگہ پر کالی میں پیدا کیا جانے
مذہب وہاں پر بھی اس کے مخالفت یہ مخالفین سے براقت عین شریعت اسلام
ہے اور بنزل طاقت یزید بن معلویہ۔

۲۰۔ ذی کلون عبداللہ بن یزید شیعہ کے کلمہ کو مسلمان
اور مذہب شیعہ نے عام طور سے مذہب شیعہ کی تکفیر کا فتویٰ دیا۔

۲۱۔ جبل المتین کے اسم کا بیان (۲۱۔ جبل المتین کا نام
تمام طور معلوم ہی معلوم نہیں ہے کہ کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ عقیدے
میں فرق تبدیل سلفیت میں کو کشش ہیں کہ غریزی اور فساد نہ ہو۔

تکس ناما پائین میں ہو اپنی ملک سے ملک، خاندان کا پائیدار تبدیل
خاندان سلطنت سے شورش رہیں۔

سفیر روس اور شاہ ایران ابن بابجہ نے دیکھا کہ اس ملک
کو دیکھ کر شک نہ بنائیں۔ اور دیکھا کہ اس ملک کی سلطنت
مستحکم ہے۔ اس بات میں ہماری جہاد میں شک و شبہ کے آثار نہیں ہیں
جو شاہ کے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
کو کسی طرح ملک کے نوادیس اقتدار اب جائے ملک سے سب سے سب سے
رفہ رفاہ پائے ہیں۔

مگر سلطنت میں تبدیلی ہوئی تو یہ خیر و شر کے لئے روس کے
باجت ہوگا۔ خدا کرے۔

اس حکم پر آتے کہ تمام سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
کے مطابق۔ اس کے ایک تھے پر اس کا قبضہ ہوتا ہے۔ اس کے
برطانیہ کا لیکن چونکہ نہ اس میں برطانوی حکومت تو نہ تھی۔ اس لئے
برطانیہ کو۔ بیان میں ہونا ایڈیٹر کو مناسب نہ سمجھتے تھے۔ اور حقیقت
حال پر تو اس کے بعد ہی ہوا۔ اور یہاں سے انہیں دوسری روشنی والی
دی گئی۔ مگر اس طرح نے اسی اشاعت میں لکھا۔

تمہارا نام اس میں چند دین کا یا آجوشادہ کا رو بہ رد نہیں
مشتعل ہو کر میں غم کی یہ گرم بازو سے حکم کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی دیہہ
مٹھانے نہیں تو تیرے محل سے یہ بندہ باندویر میں ہر شخص کا ہی جان
کی نگہ پڑی سنی ہو کر ہی صبح ہوئی تو شام ہو گئی ہے یا نہیں۔

عزت کے لئے عورتوں کی رات کا دل ہے جس کی نسبت جن عتیں
 ایک نام نہاد قہقارے کے شہسواروں میں ایک شخص
 رہا ہے۔ اس میں، ہنر قائم ہے، اور ایک گھر میں رہتا
 یا مکان کرنا پڑتا ہے۔ اس کا ہنر، اس کا ہنر، اس کا ہنر
 صد ہا گھر میں رہتا ہے۔ اس کے ہنر، اس کے ہنر، اس کے ہنر
 پیدا ہوا ہے۔ اس کے ہنر، اس کے ہنر، اس کے ہنر
 سہانی کی تعمیر میں کبھی نہیں رہتا۔

جس روز سے یہ شخص منہ موڑ کر علی و انانہ عزت سے مصافحہ تین سال تک نہیں کیا۔ ۱۹۰۷ء سے جب سے لکھنؤ میں شیعہ سنی اختلاف کی دنیا داغ بول گئی، اس سے دو تیرہ لاکھ کی رعایت ہو گئی ہے کہ سترہ سال میں ایک کوئی عرصہ کوئی نیک بانی نیک دعوت ہوئی، ایک دعوت جو گھنٹہ بیکار و بے فائدہ نہ ہو جائے نہ کہ یہیں اوقاف نہایت کما حقہ فائز بہت دو بے فائدہ چوں پر سب کر رہے ہیں بیمار کو نہ دیکھ رہے، غریب شومبر کی غیبت عروس کو جسے ناپ کو بیٹھے

میں جو کچھ خدائی کر رہے تھے۔ وہ اس لئے تھی کہ اگر یہی حکومت اس
مقام پر بدل سے رہا نہ تھی اور روس کو اس نے شمالی ایران پر
قدح ہونے کا موقع دیا تھا۔ تاکہ وہ بعد میں ایران کی فزوری سے فائدہ
اٹھا کر جنوب مشرقی ایران پر بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ کر لے۔

۱۳۱۰ھ شبین میں الدائم شاہ کی طرف سے تبریز کے گورنر بنا
کے گئے ہیں انہوں نے مدد دیا تھا کہ تاجرانہ حالت کسی قسم کی لڑائی
نہ ہوگی یا غیر شاہی فرق نے ایک کا دوسرے کو ٹیلا دیا جس سے
اہل تبریز نہایت غضب میں گر شای عمارتوں پر اور شاہ کے کھنڈ
پر توپ سے گولہ باری کر رہے ہیں۔

۱۳۱۰ھ شبان کا تاجخبر ہے کہ تبریز میں اس شدت سے جنگ ہو
رہی ہے کہ بے شمار پستوں و ہندوان پائیمینٹ میں جنگ شروع ہو
کبھی ایسی لڑائی نہیں ہوتی تھی۔

ایران کی تباہ حالی کا نقشہ
مسموم کی کئی ایک غم و غم کو
صحت۔ یہ کرنے پر انگاروں کا جن سے واضح ہو جائے کہ کھٹ
کس مصیبت سے گزر رہا تھا۔ یہ شہر کی حالت اس طرح نہیں ایران
کا نقشہ شہر لگا دیا کہ یہ یہ ہے

”تمام دنیا میں اس چند دین علیہ السلام شاد-کار و مدینا میں
مشغول گزیریں یہ ظلم کی گرم بذریعہ کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی دیہہ
مطمئن نہیں تھا کہ یہیں مصلح مسیحی بندہ آباد ویریں۔ ہر شخص کا یہ خیال
کی نہ رہی کہ کوئی صبح ہوتی تو شام ملتی ہے یا نہیں۔“

[illegible]

سلاطین کی سیل میں رہنے کے لیے اس کی کھلی ہوئی سیڑھی پر چڑھ کر
جس روز سے یہ شخص من محمد علی فراناغہ سے ملنے کے لیے اس کے
ہاں پہنچا وہ سب سے کمزور ترین شخص تھا جس کی دنیا میں کوئی اور
تبریز کی رعایت ہو گئی ہے کہ تین سال میں ایک کوئی عرصہ ہوئی ایک ہفتہ
ایک دو ہفتہ ہوئی ایک دو ہفتہ ہوئی وہ دن شہید کو مٹا دیئے گئے
یہیں ان دنوں نہتہ کا تہذیبی بھٹ دوڑ رہی ہے تو ان پر سر کر رہے ہیں
بیمار کو زور دیا ہے۔ عجیب۔ شوہر کی فیروزہ دوس کو جسے نہ آپ کو دینے

میں جو کچھ غزائی کر چکے تھے۔ وہ اس لئے تھی کہ اگر یہی حکومت اس تمام قصبہ ہول سے رہا منہ تھی اور روس کو اس نے شمالی ایران میں قصبہ ہونے کا موقع دیا تھا۔ تاکہ وہاں میں ایران کی کوری سے فائدہ اٹھا کر جنوب مشرقی ایران پر بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ کر لے۔

۱۳۰۱ھ شہان میں احمد دوم شاہ کی موت سے تہہ نہ کے گورنر بنا کر بھیجے گئے ہیں انہوں نے خود دیکھا تھا کہ زوزنہ کوٹ کسی قسم کی لڑائی نہ ہوئی۔ انہوں نے فرنگی کے ایک کاروانہ کو لٹایا جس سے اہل تہہ نہ نہایت غضب میں نکلے۔ اس میں مکرشاسی عمارتوں پر اور شاہ کے کھانا پر قہر سے لڑائی ہوئی کر رہے ہیں۔

۱۳۰۲ھ شہان کا تہہ نہ چھوڑ کر تہہ نہ میں اس شدت سے جنگ ہوئی ہے کہ وہاں کے شہر پرستوں اور خاندان پادشہ میں جنگ شروع ہوئی کہیں ایسی لڑائی نہیں ہوئی تھی۔

ایران کی تباہ حالی کا نقشہ
میں نے سن لی کہ ایک خبروں کو چھوڑ کر میں فقط چہنہ ایک خبریں اور حالات درج کرنے پر اکتفا کروں گا جس سے واضح ہو جائے کہ ملک کس مصیبت میں گرفتار تھا۔ ہر سال کی شدت و صدمہ میں ایران کا نقشہ شہان افکار میں کھینچا گیا ہے۔

لکھنؤ میں شیعہ سنی کشمکش کے مراحل

کشمکش کا پہلا مرحلہ

یہاں پر بیان کی گئی ہے مختلف عرصوں سے قبل لکھنؤ میں شیعہ سنی اور مختلف فرقوں کے درمیان جو کشمکش ہو چکی ہے اور جس میں شریک ہوئے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی کے درمیان جو کشمکش ہو چکی ہے اور جس میں شریک ہوئے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی کے درمیان جو کشمکش ہو چکی ہے اور جس میں شریک ہوئے ہیں۔

یہاں پر بیان کی گئی ہے مختلف عرصوں سے قبل لکھنؤ میں شیعہ سنی اور مختلف فرقوں کے درمیان جو کشمکش ہو چکی ہے اور جس میں شریک ہوئے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی کے درمیان جو کشمکش ہو چکی ہے اور جس میں شریک ہوئے ہیں۔

یہاں پر بیان کی گئی ہے مختلف عرصوں سے قبل لکھنؤ میں شیعہ سنی اور مختلف فرقوں کے درمیان جو کشمکش ہو چکی ہے اور جس میں شریک ہوئے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لکھنؤ میں شیعہ سنی کے درمیان جو کشمکش ہو چکی ہے اور جس میں شریک ہوئے ہیں۔

۱۰۔ حالت مظلومین تبصرہ

مرگشت قبر میں لگ گیا تھا۔ کوئٹہ سید عابد علی صاحب دین پان دریا
 لڑا، انہوں نے دس دس پیاں میں صیبا تھا مگر یہ غلط ہے۔ ممدون کا حصہ
 پنہاں ہے۔ جس پیاں میں مرگے ہو، پکی اپنی زبردستی مرگے ہو
 مگر اس کی کسی ہمدی شیعہ کی خبر معلوم ہوئی کہ اس نے بھی اس
 ۱۰ فیصد حصہ ہوا۔ ایک پورے مہاجرین ہر الی حسین صاحب ہذا پر اصلاح
 دستہ میں امتین میں رہا تھا۔

یہ سب میں کے بیان میں میرا اصلاح کا ایک مجاہد ایک خیر فرم کی
 حیثیت لکھتے تھے۔ انہوں نے بیان میں کہیں ہیں اس کا سبب یہ تھا کہ اول تو
 حکومت برطانویوں کے سوس میں طوفان خانہ لپسی تھی۔ اس لئے شیعہ
 مند نہ رہی حکومت کو پنہاں دیات تصور کرتے ہوئے کوئی ایسا کام نہ
 کر سکتے تھے جو حکومت کے لئے نہ کہ اپنے ہو۔ اس لئے یہ کہ حکومت شیعہ
 کے لئے یہ کہہ سکتی تھی کہ انہوں نے جو غلطی سے جج یا جج ہیں وہ کسی
 ۱۰۔ بد نومی ریشہ دوانیوں کی ابتدا ہوئی کہ انہیں بھی شیعہ سنی کشمکش کا
 کارہا نہ کس کا تھا۔ وہ دوسرا لکھنؤ کو نظر آتی کہ مگر کوئی ایسا
 کام کیا جس سے لکھنؤ کی اپنی کا خیر ہو تو وہ لکھنؤ میں لکھا کہ
 دیں گے۔

بھول اسے رک جیت ہے یہ مضمر ہے کہ پچھے حکم پر ہی
 عدالت کی نیند کو گئی جس میں وہ پروکڑ کر آیا ہوں۔
 ابیں اصل ایک شامت شروع سے پانچویں پرینوں کو دیکھ
 کر دیا ہوں کہ حقیقت میں بہم نہ ہے۔
 داسنی بند و مصلحت کا وہ میں سے نہیں لکھ کر جایا کریں۔ کہہ کر شیعہ
 تو چھ ہی میں پر عمل دیتے کہتے تھے۔

اس جہالت پر انڈیا اصلاحات نے یہ نتیجہ کی ہے کہ
 اس میں جدا رجحانات کے شخص سمجھتے ہیں کہ اصلیت یہ تھی کہ نکلے
 سر جو نہ پا رہے تھے قید لگا دی گئی تھی جس کے منہ پر تباہے گئے کہ سنی اور
 منہ نہ لے لے بشرط تھی کہ نہ شیعہ تو وہ اس کے معاملہ تھے۔
 اس کے بعد اس حکم کے جواز میں دلائل ملے ہیں۔

اس بلکہ فاضل خود اس بات کا ثبوت ہے کہ اس وقت تک
 بنیوں اور ہندوؤں کی کچھ نہ کو قصہ دو ٹوٹی اور جوتے سیرت اعلیٰ وہیں
 داخل ہوتی تھی اور وہ ہمیشہ سے ایسا ہی کرتی تھی کہ یہ ایک بہت
 تھی جس کو شیوا جاب فوراً قبول کر سکتے تھے لیکن یہ جدت کل بنیوں
 اور ہندوؤں کو ایسی ہی پسند نہ ہو سکتی تھی جیسی شیعوں کو۔
 وہ عاقل و گاہ میں کوئی پیش کیا نہ ہوا نہ تھے۔

عقلمندوں کو ملے۔ حق پرچار نہیں کے دیا پر حکم دیا گیا کہ
وہی شخص جو یہ نہ سمجھتا کہ وہ خود کو بہتے میں داخل دیکھتا
اس کا کہنا تھا کہ وہ پانی میں ہی تھیں۔ لیکن وہاں ہمیں سمجھتا جس کسی حکم
کے بل بوتے پر کہ وہی جہاد میں پیدا ہونے پڑے ہیں۔

ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ میں نے سب سے قبل ازیں
مجلات میں نقل کیا تھا۔ اس شیعہ سنی میسرے کے وجود پر ایڈیٹر صاحب انجمن کے
حوالہ سے ملے میں سلطان پور تھانہ میں ایک ایڈیٹر جو کسی گئی
میں ان سے متعلق میں نہیں جانتا۔ کینسنس کی خبر انجمن کی کیا رائے
حق کیونکہ یہ باغی تھے مگر تھے جو اس میں جاری کئے گئے۔ میرے
پاس انجمن کا کافی نسخہ ہے۔ اس سے نہ بڑھ سکتا۔ کوئی پوزیشن
کیا تھی۔ اخبار اسلام کے بارے میں وہ اب بھی ملے کے متعلق ایڈیٹر انجمن
کا اختلافی بعد نقل کیا ہے۔ اب کسی ملے کے متعلق اس کی کوئی تہید نہیں
میں سے متعلق ہے۔ یہی ہے میں ان کے متعلق بعض مقالات پر شیوں
میں شیوں کے اختلافات جو بعض مقالات پر شیوں میں باجمہر مشافہت
ملی ہوا۔

سنی وفد اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

یہ سنی و چیزیں عیش و تنجیب سے زیادہ کبھی نہیں
 و شیعوں کے عیسویہ جو نیکو آدمی نہیں پاتا۔ میں سنیاں کوئی کرنا اور نہ
 اتنے کی تلاش میں نہیں دیکھتا۔ میں انہیں ناپسندیدہ احکام کی تسخیر کے
 لئے کوشش کرتے دیکھتا ہوں۔ لیکن شیعہ سنی میں مصالحت کرانے
 پس خدوہات کو جو ان احکام سے پیدا ہو گئے تھے۔ مائیلی کو شش
 لڑکی بہت حکماء ضلع نے ایک نئی اور غیر متوقع چیز پیدا کر دی ہیں
 اس چیز کو سید محمد احمد صاحب کاظمی ایم۔ اے کے مخالفین غائبیت
 جمنو کی شاعت مؤرخہ ۱۱ جون ۱۹۱۱ء سے نقل کرتا ہوں۔
 جس چیز پر سنیاں کو اعتراض تھا وہ یہ تھی کہ اگر جہاں نچلے پلوں تک
 رہ جا چاہتے۔ تاکہ کسی صورت کے لئے باناؤدی ہے۔ جہاں میں
 سہاے ہو کے۔ اگرچہ نہیں ہونا چاہئے۔ مگر نیکو ایسی چیزیں جن سے
 جہاں میں خالص شیعہ ملی و رسم کا غلبہ ہو۔ سنی مخالفانہ نہ تھے چنانچہ
 سنیاں کا ایک وفد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس ان پانچوں کے خلاف
 احتجاج کرنے کے لئے گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان پانچوں کو کہنے
 میں منع نہ کیا۔ ان سے کہا کہ اگر وہ اپنی عیسویہ و کربو کا سنگ

۳۰۔ ہر قسم کی دھن فروش سونے ایک کے دو بھی ایک ٹیبلہ کی حد
پر ایک گوتھیں تو دو کوئی نہ رکھنے پڑے۔

۳۱۔ عورتیں ڈھونڈیں تک بیٹھے یا نہ پائیں۔

۳۲۔ حواغت یا نہ اور عورتیں نہ لے پائیں۔

۳۳۔ غریب جس کے متعلق ایذا یا صلہ کے خود لکھتے کہ میں کسی طرح
بہتر نہیں کر سکتا لنگھ بن سنت میں بات کو پسند کرتا جو کہ اس وجہ سے عیسوی
مرد کی کہ بغیر میں نہیں آتیں۔

۳۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اختلافت تھا تو باقی امور کے متعلق
ایک ہی میں سے بن گیا۔ مگر پرانے ہونیک فیصلہ کیا۔ یہ بھی ایک تیس
برس سے یہ وہوہ کی غلط فہمی ہے کہ سنی حضرات ان امور کی بنا پر الگ
سمنے فیصلہ کیا۔ غلط فہمی میں جب یہ حکم نافذ ہوئے تو سنیوں نے
فیصلہ کی کہ کوئی حد نہیں کی۔ بلکہ ۱۰۰ کا عود بھی عورتوں اور
مردوں نے احکام کو پسند کیا۔ یہ ایک امن سے گزر گیا۔

۳۵۔ یہ ایک قدرتی امر ہے کہ ۱۰۰ کے کوہ سے پہلے دو سنی جوان جدید
۱۰۰ کے پاس حاضر تھے۔ ان کے خلاف چار عورتیں کرتے پناہ انہوں نے
پہنچ کر ۱۰۰ کی ضروری کے لئے افسرین متعلق ہے۔ یہ حد جتنا ہی کی۔

کہیں تو یہ کہ جب آگاہہ جوس کا انتظام کر دیا جائیگا چنانچہ شیوں نے
 لکھنؤ سے قریب بمیل کے قصبہ پر ایک راضی کا بنگلہ کر دیا کے انتظام
 کیلئے اس کی اطلاع برٹش ریٹ کو دیدی۔ مگر وہیں پر تو یہ دھڑ دھڑائی
 ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انتظام کر دیا۔ اس بنگلہ پر آگاہہ آئے اور
 نئی کریم و تھمپسن کو آگاہی دینی شیوں اور شیوں کے دونوں طبقوں
 کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مختلف راستے اور مختلف اوقات پر کر
 دینے لگے۔ اس وقت تا ۱۹۰۶ء میں ہر دو جوس علیحدہ علیحدہ
 نکالے گئے:

اس وجہ سے شہر کے تمام رستوں کی شیوں سے علیحدگی
 اور شیوں کے تقریباً کئے گئے راستوں کے تعین اور ان کے لئے
 نئی کریم و تھمپسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ کے ایسا ڈگری کا لیا
 گئے۔

پہلی برصا مہینہ یہ دریافت کر چکا کہ آیا کوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
 ایسا مقدمہ اپنی ذمہ داری پر لے سکتا ہے۔ نہیں نہیں مگر نہیں۔
 ایسی چیز کرنے کے لئے صوبہ کی حکومت کی منتظر ہی شرط ہو گیا ہے اور
 کوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اختیار ہونے کے بعد ۱۰ سالہ ہو جائے
 اس قدر اہم فیصلہ اپنے ذمہ لے لے گا۔ اور ان کی ضمانت ہی کے

بعد اپنی پاپٹ حکومت یو پی کے سامنے پیش کی جو حکومت یو پی نے
 اپنا یہ کمیشن اس پوٹ اور متنازعہ کے متعلق، جنوری ۱۹۷۷ء
 کوٹھنے لیا۔ یو پی گورنر صاحب کا غلطی کے لئے ناامید ہونے کے بعد
 مورخہ سہ جون ۱۹۷۷ء کے مہینے انہوں نے حکومت یو پی نے جوت
 کی تفریق اور دو کیمپوں کے وجود پر بہت اگلا بنا دیا۔ لیکن اس
 وقت میں ۱۰۰۰ جوسس کو کیا کرنا یا پھول کٹنے سے کی کرنا کو آخر کرنا
 وقت یہ بعد گورنٹ نے گورنر کے جوسس سمیٹنے کی وجہ سے پولیس کو
 جو انکامی تفتیش پیش آتی تھیں ان کا تذکرہ کرنے کے بعد جوسس کی
 سمیٹنے کی ضرورت اب بین الاقوامی سطح پر چینی کی۔

گورنر کے دو جوسس کو ان کے لئے ایک زبردست اعتراض یہ ہے کہ
 ایک جوسس سنی اور دوسرا شیعہ ہوتا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ موجودہ
 اختلافات جو پڑتے ہیں گے اور دونوں فرقوں میں جھگڑنے کا باعث
 بننے کی بجائے اس اختلاف کے رفع کرنے کے لئے یہ تجویز کی ہے کہ
 جواہر کے ساتھ ساتھ سنی اور شیعہ شامل کیا جائے بلکہ پولیس کے
 قومی میں محض یہ گورنر کیا جائے کہ تفریق جو پھول کٹنے سے جانے والے
 ہوں اور تفریق جو کل کٹنے سے جانے والے ہوں۔ یہ تفریق دوسروں کو
 لکھ دینے کے لئے کہ وہ جس کربلا میں چاہیں تفریق لے جائیں۔ مگر مقصد

ساتھ ساتھ ہی جان بھرتی درخشاہوں کے متعلق یہ شکایت
کی جتنی جگہ کس میں قدر سمجھ بھائی جرم مزاج جیسوں کو عید کی کے
بہشت کھل کھینچا ہوا تھا۔ اس وقت سے بدتر ہوئے اور ہر خبر پر مبالغہ
کاتیل پھرا گیا۔

کوششیں ہونے لگیں۔ اس میں حالات بد اصلاح ہوں لیکن
میسز ہنر اور مسز کے مور کے موافق پکھنوں میں شدید شیعہ سنی فساد
ہوا اور یہ وہ سال جس میں روس اور برطانیہ کی حکومتوں نے تقسیم
ایران کے متعلق مذاہمیں کر کے اس پر ہم تصدیق ثبت کر دی۔

سنہ اصلاح کی مسز کی مختلف اشاعتوں میں ان خدمات اور
املاات کی خبریں ہیں جو حضرت مسز میں پکھنوں میں شیعہ سنیوں اور مسلمانوں
کے وہاں بدناموں سے ہیں اشاعتوں میں برصغیر کی حالت اور ان کے کشمکش
میں ہے۔ انہیں اشاعتوں میں پکھنوں کو اس کے نزدیک ہونے کی خبریں
اس کی آپریٹوں وغیرہ کے اس کے اشاعت سے ہر گز بھی ہیں اور ہر
فہم سے اقبل وقت کی اصلاح میں بھی ہیں۔

۳۰۔ رکتور ہنر اور حکومت یوپی نے شیعہ سنی مذہب سے ہونے والی
کرنے کے لئے ایک کمیشن متعارف کیا جو پکھنوں میں شیعہ سنی کے ہر سے مہربان
اس کمیشن کے صدر مسز ہنر صاحب تھے پکھنوں میں شیعہ سنی کے حقیقت کے

صوت میں جتنا کھڑا آئے۔ اجماع فقہین میں تصادم نہ ہوتا تو خیال نہ ہو
 کہ فتنہ کے پھل کے موقع پر جو طریقہ اختیار کیا گیا تھا میں شیعہ اور سنی
 جو اس کے لئے تعلق آتے وہ تعلق آتا تھا کہ دیکھتے آتے تھے وہ
 کافی نہ تھا۔ لیکن فتنہ گروں کی کسی لی رائے سے تعلق نہیں کہ اس معاملے
 میں میں کہنے لگے نہ چاہئے کہ وہ آئندہ وہی گشت کو اس مصلحت
 کے لئے نہ لکھا چھوڑ دینا چاہئے۔ اس مصلحت سے کہ
 ہر شخص کا نتیجہ ہے کہ اپنا نظریہ کسی راستے سے اور کسی کو باہر کیسے
 قرار دینا چاہئے اور نصب میں کے مصلحت میں اور دیر لگے گی :
 پر مگر ان میں

پس کیسے کی رہت ہو حکومت اپنی کا یہ بڑا پیش بن بار فساد کو
 دیکھنا وہ مضبوط کرنے والے تھے۔ فتنہ میں ایک مجلس تھا جس میں ائمہ ان
 مکتوبات بعض مکتوبات، اختلاف کی صورت پیدا کی۔ فتنہ میں یہودی
 کہ وہ سری کر جاتا تھا کہ اس کے لئے کہا گیا۔ فتنہ کے فساد کے باوجود
 فتنہ میں چھوٹے مکتوبات پر وہ ان مجلسوں کو مینہ رکھنے اور راستوں
 اور تفریق کے طبعیہ و بونیکا تجربہ کامیاب ثابت ہوا۔ کہ فی فساد ہوا
 مبنی فتنہ میں چھوٹا راستہ سوجھ میں جس میں جرحہ فساد ہی فساد نظر آتا
 ہے۔ میں اب یہ حکم دیا گیا کہ اگر بلا میں بھی دو ہی ہیں۔ اور تفریق کے

پانچہ گئے گئے ہیں سے جہوں تک آواز پہنچ سکے۔۔۔ ان کوئی جمع کسی
 پہنچ نہ سکا۔ یہ شہر اور ان کے پرانے گھر۔ اگر کوئی شخص ایسا
 نکلا۔ وہ اپنی غلط رائے کی کھسکاؤ۔ ورنہ اگر تکرار کیا جائیگا۔ اور اس
 صہ فر۔ وہ کسی دوسری مناسب دفعہ تعذبات مند کے ماتحت
 مقہور پایہ جائیگا۔

من پانچہوں کی تائید میں ملت یو پی نے حرب ذیل والا اقدام
 کیا۔

بیت پر جوش کی کشتہ ہیں اس میں پانچہوں کی رائے نہیں کر
 لکھتے ہیں ان کے ہم مذہبوں کو یہ بتایا کہ جس سے کشتہ ہر حسین
 کی شہادت لی یہ گورنر جو جہوں لکھنؤ کی رائے کوں پرانے ہاتھ ہیں
 اور جن میں شرکت کی سکھ بہانہ دی گئی ہے۔ اس بہانوں کو یہ وقت
 اور بلا اختیار کشتہ اور کبریا کشتہ اور کشتہ عثمان کی من مری
 کے جہوں میں مہملہ۔ اسے کشتہ عثمان کی کشتہ کی رائے جس سے لکھنؤ
 گورنر کوئی حقائق ہے یہ ہے کہ اس غریبی کو اس حد تک دور کیا جاسکے
 جہں تک کہ اس سے کوئی غیر ضروری مدد ملت سینیٹ لکھنؤ کے اس حق
 میں نہ ہو کہ ان کو بڑی ہنس کی بجائے برائے کی منہایت سے تہہ دیگر ریہ کے
 ساتھ حاصل ہے کہ وہ سب تہہ کے دور اپنے فائدہ کے خصوصی

جسے کہ جس نے منہ کی توہین کی ہے... بیچنا ان پر تک کر دی جائے۔
 بھٹت تو روز میں... کہ انہی کہتے ہیں کہ شیعہ آدم نے جو میو ریل سو کی ٹھٹ
 میں پیش کیا تھا جس میں یہ شکایت کی تھی کہ ہوسے قبل اور چوک کے دن
 میں جس کے ساتھ وہ جہاں شکایت میں... وہ ان کے ساتھ پارلیمانی مشا
 پر جھے میں کہیں کے سننے... یہ تحقیقات میں جو رول کر شیوں کے مطابق بات
 پیش کرنے کے بعد وہ کہتے کہ انوں نے اپنی پوری توہین پر جس کے پیدیا کی
 بھٹا کے پڑے ہونے کے منہ پر انے ہونے پر کر کر دی تھی... انوں نے
 جس شکایت کو ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی کہ وہ وہ شہرہ و پور کے اور
 ایام میں بھی جاری ہی ہوں نہ کہ ہاتھ ہیں بھٹت گورنر کے خیال میں کہیں
 سے اس خاص شکایت کے متعلق کوئی قاعدہ اس وجہ سے تجویز نہیں کیا کہ
 یہ شکایت... کے... بھٹت میں نہیں کی گئی بلکہ اگرچہ کوئی ایسی کامیابی
 کی گئی ہے کہ انہی کی ہائے تو کامیاب ہے کہ یہ توہین اور تھ ہے اور ان کے
 متعلق حکام کو... ان کی کوئی چیز ہے جو قاعدہ کمسنوں میں نافذ ہیں ان کی رو
 سے شارع مد کے... اپنی کوشش کی اجازت سے جس کا یہ ہونگے ہیں
 اور ان کا نظام بھی ایسی کوشش ہی کرتے ہیں جو بھٹت اس بات کے ملتا تھا
 نہیں کہ کوئی یہ عام عدالت کہے جس کی... اسے اس بات کی عام ممانعت
 کر دی جائے کہ کوئی شخص کسی پبلک مقام پر اور کسی حالت میں جہد اہاز

حکام کی توبہ و غور و توبہ کی بند کی حوت وانی - یکایک توبہ و غور
 ہر دن کی توبہ کی توبہ کے لئے جانیں من کے غور مناسب لایا فی
 لی جو ملتی ہے۔

پیش کشی کی رپورٹ و رپورٹ کے ریز و رپورٹ کے مطابق
 شیعہ و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید
 نہیں کیا۔ اس میں شیعہ کی کوئی توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید
 و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید
 میں کچھ و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید

۱۹۰۹ء کا محرم

نیتویہ و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید
 کے توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید
 پر مبنی۔ اس میں توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید

نیتوں کے اس میں توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید
 مشرعیہ کے اس میں توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید
 مغربیہ کے اس میں توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید
 مغربیہ کے اس میں توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید و توحید

تایسے شہر نہ پڑے بوظن، شام کی تواریح میں ہوں جیسا کہ کمیشن کی
 کوششیت نے تحریر کیا ہے۔ فرہ۔ ۱۰۰ تواریح بہت بندہ شہر کے مکتوب سے منسوب نہیں
 ہو گئی، اگر کوئی شخص دوسرے کی ساقبت میں ایسے الفاظ لکھے جن سے وہ
 قصداً اس کے مذہبی جذبات کو مسخ نہ پڑے، آپ سنا ہو تو یہ شخص مستوجب
 سزا ہوگا، مہتمم کے دوا کرتے ہیں کہ وہ تواریح بہت بندہ کی کوئی فراموشی نہ
 ہے، سن لہذا سے مستثنیٰ تو کیا جا سکتا ہے۔

گہٹ کمیشن اور یونیورسٹی کے ریزولوشن کا خلاصہ مولوی سید محمد احمد صاحب
 کاظمی ایدہ اللہ سے اے کے الفاظ میں عرب میں نقل ہوتا ہے۔

۱۔ عرب صحابہ پڑھنے کی بشرطیکہ اس میں کسی پر سبب و شکر نہ ہو کوئی مخالفت
 ہونے کے تین ایام کے نہیں ہیں، عشاء، فجر، اور دوستانہ تین
 دن ہیں، جیسا کہ وقت صرف اس قدر ہے کہ کوئی شخص جہوں کے راستے پر
 یہ جہوں کی ساقبت میں عرب صحابہ نہ پڑے، تو یہ بات ڈاکٹر اس کا مطلب
 یہ ہے کہ وہ شخص کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی ایک مقام پر جو جہوں کا گزر
 گاہ و ہوتن تین ایام میں بھی عرب صحابہ نہ پڑ سکتا ہے، اور ان کی تعداد تین عرب
 صحابہ کے لئے بھی ہو سکتی ہیں اس کی بھی کوئی مخالفت نہیں ہے۔

۲۔ چار دیو بند سے لے کر جہوں اور اشعار میں ۱۰۰ سے زائد پرستش
 کی جاتا تھا۔ اس کے ضمن میں کوئی مخالفت نہ ہو گویا انٹ نے نہیں کی، البتہ تقاضی

باب سوم

شیعوں نے کیا قیمت ادا کی

گزشتہ باب میں جزئی تفصیل ذکر کر چکے ہیں کہ دنیا کی سیاست نے جنگ دس دو باران کے ناطے سے سخت ہلچل مچا کر کیا پٹے کھائے، کس طرح دس اور بڑا نیو کے فدا میں آئے، یون کی بڑیوں کو پہلے کا فیصلہ کیا، ایران پر جو تباہی آئی، اس کا نہ آزادانہ حالات سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ جو شیعوں اور زویوں کے عقیدے ہی میں یہ بیان کر چکا ہوں۔

تو قریباً ہونی چاہئے کہ کھنڈ کے شیعوں جو بڑے بڑے ماس معلوم ہوتے ہیں کہ تیرہ سو برس کے عرصے کے متعلق آج تک نرم رفتاری اور نرمی کو قبول کرتے نظر نہیں آتے، اور ان کی تباہی اور آخری شیعہ سہولت کی بجائے کہ وقت ضرور آئے گا، انھیں کے اور مصلحت ہلکانہ کے خوف سے توازن بند کریں گے۔ جو دس کے ساتھ تباہی کے علی الاعلان ایران کی تفسیر کا فیصلہ کر چکی تھی۔ اور جس کی ریٹھ میں اس ملک ایران کی سرحد تباہی پر پہنچ جوری تھیں۔ لیکن زمانے کی رفتاروں کے پتوں

من ہند میں بھی پانی کی قلت کی شکایات تھیں۔ وقت بوقت دھندلے موسم کرنے
کے بعد ان صحابہ پر بھی بارش مل سکتی تھی۔

معدت دہائی بھی ہوتی کہ پانی نہ پڑتا۔ یہ سب دیکھ کر یہاں سے لوگ تھک جاتے۔ لیکن
اس کا کوئی ثبوت حکومت دہلی سے ملتا ہے۔ یہاں سے بھی کہیں کوئی ایسا خط نہیں ملتا
یہاں سے ملتا ہے۔

معدت کے بعد قحط کو زبردستی کے بعد حکومت میں یہ قصہ پھیلتا رہا
میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک عرصہ تک رہا۔ قحط نے اس
جگہ کو دبا دیا۔ یہاں سے بھی یہاں سے بھی قحط کی خبریں ملتی تھیں۔ قحط نے
دہلی، ملتان، لاہور، کراچی، پشاور، کابل، ہندوستان کے تمام علاقوں کو
دھندلے موسم میں ڈھک دیا۔

لیکن سخت کمزور رہی۔ ذلیقہ اور ایٹ کے ... کے ممالک بھی یورپ
 کی دست بردگارت تھے۔ شش بنے۔ بڑے حکمرانوں کا ذوق سلطنت ترکی
 نے جو منور ہوا ساتھ دینا پسند کیا۔ روس اور گریز باہر صیغ تھے۔ ایک
 عرب باق پر گریزی فوجوں نے پرمحانی کی دوسری عرب داسی فوجیں
 ایران میں گھس کر ترکی صوبہ کو مسخ کر دیں۔ ایران میں لڑائی کا شور مچا
 کہ گریزی تکی اور دوسری فوجیں ایران میں جا کر ایک دوسرے پر متحد ہو کر
 اور کا حق جو کرنے لگیں۔ ایران ایک غریب جاہل ملک تھا۔ لیکن اپنی کمزوری
 کے باعث غریب کے لیے یہ سن کر نہ بنا رہا۔ دوسری صوبہ کو گھس
 ملک کے نام نہ لے سکتے۔ کوئی غریب نے فتح ہونے تک تمام کام تمام
 ملک ایران گریزی فوج کے قبضہ میں تھا۔ روس اور ترکی باہر باہر شکست
 کھا چکے تھے۔ ہر مائید کا حوصلہ ہوا۔ باقی کوٹ اور نوشلی سے یہاں تک پہنچا
 سیل یون کے مدد کے اندر یون کی باہر پہلی تھی۔ شہید اور ملہ من پرانگر
 فوجوں کا قبضہ تھا۔ اسی وقت بند لگا میں بھی بدامنی مہار کے قبضہ
 میں تھیں۔

مگر کھنڈ کے شیعہ اور یون کے ساتھ ہندوستان کے شیعہ مدد کے
 متوجہ نہ ہو سکے اور ایک شیعہ سہائت کے تباہ ہو جانے اور گریزوں
 کے قبضہ میں چھ جانے پر یون کے کان پر جوں تک نہ بیٹھی۔

کو ایک لڑائی تھی وہ اپنے حریفوں کی بیٹ پریشان تھے۔ کہ وہ بچاں کھڑے
 دیکھتے تھے۔ احساس کی کمی نہ تھی۔ وہ دونوں کی لڑائی دیکھ کر ہمدردی، غم و غنا
 و غم و غنا کی کمی نہ تھی۔ لیکن ہر نئی سیاست کا رعب غالب تھا کہ اگر اس
 کے۔ اس میں عظمت ہے یہ اس کے خلاف نہ تھی کی کمی تو کھینچنے کے انگریز
 ہمارے یہ ہیں ہمدرد و محبوب ہے۔ وہ ان کے حریفوں کی مدد کے خلاف
 میں صبر و بردباری۔

یہ ان کے گریہ تھا تو مجھے یہ سن کر ہمدردی کی بدولت اور شہیدان
 ان میں کی ہے۔ شہداء و شہداء کی بدولت۔ ان صوفی بدولت جنہ قتل کی گئی
 اور بعض شہداء کو جان لیوا۔ ان دونوں کی بدولت جن کی ہائیں ہمدرد
 میں آتی تھی صرف ان کی ہیں۔ ان شہداء کی بدولت جن کا حوریت ہوتا اس
 وقت معلوم ہوا کہ وہ ان کے ساتھ ان کی ہائیں کو، ان کے لئے کروڑوں
 ہائیں میں ہیں۔ لیکن انہیں میں عزتیں ہیں۔

سنہ و سنہ ہائیں ہمدرد کی ہمدرد تھا۔ اور وہاں مدت صبر
 کی حقارت کے ساتھ، کہانی پر یہ کہانی نہ تھی۔ برطانوی سیاست شہید
 ان کو ہمدرد کرنا۔ ان کے ملک پہنچنے میں سے۔ لیکن ان کے لئے
 کہ وہ یہ ہمدرد و ہمدرد کی ہمدرد کی ہمدرد۔

محمد علی شاہ ویران کی شہادت کے بعد ایران میں قدم سے سکون ہوا۔

کو خلی کر دیا اور میں کامل ملک پھر ایرانیوں کے ہاتھوں میں سوچا

شعبان مکنوہ دران کی ہاتھوں میں شیعین ہند اس تمام منظر کو
اس طرح دیکھتے رہے کہ گویا ان کا نہ کوئی اس سے تعلق تھا۔ اور نہ
ان کی اس بات میں کوئی ذمہ داری تھی۔ یہ ایک عذاب جس میں کہ
مگر بڑا عوامی حکومت کے خدات صدارت کے احتجاج بلند کی اور کوئی ایسی
نیشن جاری کی تو فرنگی میں صبر کرادیتے۔

واقعہ میں ۱۹۰۱ء سے دیگر نوجوب خیریت صیبت اور رسانی
ہو تمام بوجھ اس علاقے پر پڑا جس کی آبادی میں لاکھ شیعین کا ہے
مگر وہ اپنی سب سے بڑی حکومت کے خلاف مابین جنگ کیا ورسب
سموڈن سے مابین جنگ کی اور ان کو کہا۔ برسوں واقع کی لوانی شیروں کے
شہروں۔ دیہات میں ہوتی رہی۔ مگر پڑھتے بتاتی رہی۔ ماسا جتا و جہ
نہتے۔ مابین جنگ میں۔ ہاتھ بڑھتے رہتے۔

لیکن شیعین مکنوہ شیعین مند میں منظر کو چھپ چھپ کر دیتے رہے
کہ کہیں حکومت کو یہ خیال نہ ہو جائے کہ ان کو بھی واقعہ کوئی مدد
یہ کیوں تھا۔ اس لئے کہ شیعین مکنوہ کو مدد سے ان کی اچھن میں ابھارنا
تھا۔ ۱۹۰۲ء میں ایک غیر معمولی سی ضد میں سب دنیا دہا دیا گیا اور

بھانوی حکومت نے ایران سے ہاتھ اٹانے سے انکار کر دیا۔

ایران کی خوش قسمتی سے اس میں انقلاب ہوا۔ وہ کونسل کے فیصلہ انقلاب کے چھ مہینے کا سن انقلاب برپا ہوا۔ ایران کی حکومت نے ایران کی تمام فوجیوں کی حکومت سے یہ کہہ کر ان کو خالی کر دیا جسے اور اسکو پھر ایران میں کھینچ دیا جائے۔ اس کی بادشاہت حکومت نے بھانوی کو اپنی میز دیا کہ اپنی فوجیں ایران سے نکال دیں لیکن بھانوی نے ایک دسویں حصے کو بادشاہت فوجیں بھی دیکھیں گے۔ اسے بند رکھا۔ انہی پر انہوں نے ملتان کی طرف بڑھنا شروع کیا مگر بھانوی افواج سے انکار نہیں ایران سے نکال جائے۔ ملک ایران میں کے والے کیا جائے تب یہ نہیں دیکھ کر اس میں جبرنگ کئے نہ گئے۔ ایران مفت کا سرحدوں کی بات نہ ہوگا تو ضرورت فوجی حکومت نے اپنی فوج کو بھیجے۔ منتظر کیا۔ جہاں سے بڑی فوجی فوج باہر نکل گئی اور اس فوج نے اس کی مدد کی۔

آہستہ آہستہ بڑی فوجی طاقت تمام زمینیں ایران سے خارج ہوئے اور جب آخری سپاہی جہان کی مدد سے ملتان کے اندر داخل ہو گئے تو اس فوج نے جو جہان میں اس وقت میں بیٹھی تھیں۔ مگر انگریزی فوجیں کھینچ ملک ایران کو خالی کر دیں۔ انہوں نے تمام اہل

باب چہارم

تحریک مدح صحابہ کا نیا دور

میں نے اس میں کسی ایک پرچہ میں صدمہ پہنچا کر وہ پانچویں کثافات
نے جو نوج بندہ ہوتے، کچھتے ہیں لیکن اس مرتبہ فقہ و آدمی اسل
میں ہوتے ہوئے رقت ہوتے۔

میں نے اس میں وٹا ہوا چھوٹے موصوفہ پرچہ رقت میں لائیں۔ چھ
پرچہ ہوا۔ اس موصوفہ پرچہ کوئی رقت ہوتے۔

بنا کر دانتہ تھی وہ یہ مہا میں مدح صحابہ کا تھا لیکن اب
مذہب کے انداز میں نے خود ایک قدم آگے بڑھایا۔ و تحریک نے دوسرا
پرچہ بنایا۔

میں نے اس میں وٹا ہوا چھوٹے موصوفہ پرچہ رقت میں لائیں۔ چھ
پرچہ ہوا۔ اس موصوفہ پرچہ کوئی رقت ہوتے۔
بنا کر دانتہ تھی وہ یہ مہا میں مدح صحابہ کا تھا لیکن اب
مذہب کے انداز میں نے خود ایک قدم آگے بڑھایا۔ و تحریک نے دوسرا
پرچہ بنایا۔

مجموعہ آجہاں راضی رکھتا تھا۔ اس سے تعلقات کو بچانا کمسنوی سیاست
کے نزدیک مستحسن کام نہ تھا۔

مغربی دنیا قیمت کی ایک ادنیٰ فہرست بہت بڑھیلیں لکھتے اور ان
لکھا تھ شیلیں نہ لے لے شیلیں کمسنوی اس بڑھتی ہوئی فہرست کے ادراک کی
کہ وہ لکھتے ہیں کہ وہ صاحب کسی شے میں بھی نہ بولنے دیتے۔ آئندہ مدح صحابہ
کی مخالفت۔ یہ ایک ترک ملکیت کے خلاف کیا قیمت ادراک کی پڑائی۔ دو یہ طریقہ
باب میں وضع کر دیں گے۔

شمارت نامہ پہنچتے ہیں مدح مصوبہ نہ پڑھیگا۔

۱۲۔ کوئی شخص شمارت سمیذہ اللہ یا کوئی غافل یا احمق جس سے کسی دوسرے
ذوق کے کہنے والوں کی ذات یا شک ہوئی ہو اس ہوس کے است میں
یا ہوس کے لوگوں کی سہادت کے اندر کسی شمارت نامہ پھر کسی جمع
میں نہ استعمال کرے کو نہ پڑے گا وغیرہ وغیرہ۔

نہ کم کے واسطوں سے ذات خود سے کو اور سے صحیح و صالح
قبل عرض یہ استعمال آئینہ ذات سے باز رکھنے کا نمونہ تھا۔ اس پہلے مجھے
میں مدح مصوبہ کے اور ایسے ہی قناع کی زد میں آگئے جن میں کوئی قابل
عرض یہ شخص آئینہ پہنچا ہو۔ مگر میں مصوبہ کا معمولی سے معمولی اور
مستند سے سادہ و مجید بھی زبان پر نہ لانا مجرم ہو گیا۔ اس کا تعلق یا مضمون
سے نہ ہو اگرچہ باندہ یہ تھا کہ اس ہوس کے تقاضا میں ایسی نظموں کو پسند نہیں
کرتے لیکن تقاضا میں نے ہوس کو بند کر کے پتہ دیدیا کہ اور نہ ملک مجربینہ
کے حکم سے مطلق نہ تھے۔ اور جو بات اس ملک مجربینہ نے اپنے حکم میں لکھی
تھی اور دست نہ تھی وہ وہاں نہ یہ تھا کہ اس ہوس میں شیعوں میں
لیکن اگر شیعوں کی مدح ہی کے سبب یہ حکم دیا جاتا تھا تو مناسب تھا کہ
پیشہ تقاضا میں ہوس کو بند کر دیتا کہ اگر مدح مصوبہ کا اور ہے تو
شیعوں کو مدح نہ کرو۔ اور یہی فریاد کیا گیا تھا کہ شیعہ ہوس سے صحیح

احرار کو رسولِ نافرمانی پر کیسے مجبور کیا گیا

• جون کو تین کارکنانِ احرار کو مدینہ منورہ کے نیراس شہر کے بھانے سے گرفتار کیا گیا کہ وہ مدینہ منورہ کے غلاموں کے بھانے ہیں۔ یہ گرفتاری شاہِ فریدی کی دھمکیوں کے تحت گئی۔ ان گرفتاریوں سے مدینہ منورہ کا پیدا ہونا لازمی تھا۔ اور یہ گرفتاریاں حکومت کی طرف سے رسولِ نافرمانی کی دعوت کے پیچھے کی جاتی تھیں۔ اس نے رسولِ نافرمانی کو غلامانِ حکومت سے ناگزیر کر دی۔

ایسا کیوں کیا گیا؟

حکومت کے فلسفہ کی حکومت کو اور اپنی گرفتاریوں کے بعد مدینہ منورہ کے انہیں نے احرار کو اس طرح غلام کر دیا کہ وہ حکومت کے غلام بن گئے۔ یہ جہلانِ فطرتیں غلاموں کو کچھ اور ہی دیتیں۔ اس وقت جبکہ شہر کی کئی کئی تھیں کو شہر میں ہونے لپک رہی تھیں۔ احرار نے یہ شہر غلاموں کی حکومت میں رسولِ نافرمانی کو نہ سب پر حکومت اور حکومت پر حکومت کے اس فلسفہ میں مبتلا تھے اور اس کی پر پکیندابی کافی ہو چکا تھا کہ احرار دالے میں نے رسولِ نافرمانی میں نہیں کو دے کہ عام انتخابات نزدیک سے ہیں۔ یہ پکیندابی سے ابھر کر ان کو ان کے نقصان پہنچا دیا گیا۔

ذاتی

لیکن معاملہ میں حالت بھی گزر چکا تھا۔۔۔ جون کو نیو یارک جہتی شہر
جون نکالنے کے لئے اس شہر سے نکلتی تھی۔ جون کو نیو یارک جہتی شہر
ایک دن دوست پر غصہ تھا کہ وہ اس کو نیو یارک جہتی شہر
پاس ایک دفعہ گیا اب اس کے جہوں میں شیروں کی حالت تھی کوئی دوست نہ
تھی سین ۵ جون کو یہ غصہ تھا کہ وہ اس کے جہوں کی حالت تو اس
دعا سے پہلے ہی گھر سے بھیجی جا رہی تھی

اس صبح کے وقت اس نے جون کو نیو یارک جہتی شہر
یہ جون کو نیو یارک جہتی شہر کے متعلق دیکھا تھا

سین ۵ جون کو نیو یارک جہتی شہر کے

یہ غصہ تھا کہ وہ اس کو نیو یارک جہتی شہر
کے جہوں کی حالت دیکھا تھا۔۔۔ جون کو نیو یارک جہتی شہر
اور اس کے جہوں کی حالت دیکھا تھا۔۔۔ جون کو نیو یارک جہتی شہر
اس میں گھر کے دھڑکے سے اس کو یہ حالت تھی کہ کوئی
محسوس نہ ہو رہی تھی۔۔۔ اس میں گھر کی حالت تھی کہ کوئی
جاسکتی۔

نہ تھا کہ مدح صحابہ کی سول نافذ، فی مجلس احمد کا شیعہ جنرل سیکرٹری
 نے نہ کر سیکہ، اور مفتی کو ہونے لگا۔ اور اس طرح مجلس احمد کے
 کو بہت بڑا مد کا فائدہ شیعہ مہی کی کشمکش کے بعد یہ فتوت مجلس
 کے بہت ثابت ہو گیا۔ اور وہ بالکل ناکارہ ہو کر رہ جائیگی۔

پانچواں دفعہ دونوں میں ہندوستان اور ناکر لاہور کے افواہ، تسمی
 بہت خرافانی کہ چاکر احمد نے لکھنؤ میں مدح صحابہ کے سلسلے میں
 افواہ شیعہ روای ہے۔ اس سلسلے کے جنرل سیکرٹری منظر علی اختر
 نے مجلس احمد سے متعلق یہ دیکھے

مجھے اتفاق کے متعلق کوئی خیال ہی نہیں تھا۔ جہاں اس وقت تک مجھے
 مسئلہ کے حالات کی بغیر واقفیت ہی نہ تھی کہ یہ سلسلہ کس طرح بیکار
 ہو گیا۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ مجلس احمد کی مخالفت کرنیوالے
 بہت فوجیہ دستوں کی خبر کو کو شائع کر رہے ہیں تو فی الحقیقت
 میں خیر کھدے میں رہے۔ مستغفرتی یہ کہ فائدہ کیا ہے جس۔ اللہ
 نے بت کا پتہ دے رہے ہیں کہ لکھنؤ کے واقعات اس امید سے بھی
 بڑے گئے تھے کہ شاید منظر علی مجلس احمد سے علیحدہ ہو جائے اور
 چارہ دار کے نظریات کا یہ نشانہ نہ پڑے۔ لیکن یہ تیر بھی خطا گئی۔

من قول کا یہ حربہ کارگر ثابت ہو رہا تھا اور وہ عوام، مسلمان مسلمان کو
 مجلس میں سے برائیت کرنے میں کہہ رہا تھا کہ وہ میاں ہو چکے تھے۔
 انہیں سے منہ پال لیا کہ کھنٹیں مجلس حرام کے لئے ایک اور شہید کی
 تیار کیا جاتا۔

من کانہاں کہہ کر مجلس حرام کھنٹیں میں سوال: ذرا فیہ ذکر سگی
 اوندہ بنان کے کارکن یہ بات میں یہ کہہ کر، ذرا فیہ ذکر سگی کو جھٹل
 کر دینے کے کہ ہم پر الزام نہ پڑے۔ ہم ذرا فیہ ذکر سگی کا یہ کار کوئی ارادہ نہیں
 رکھتے۔

اگر انہوں نے کہا کہ من ای۔ ذرا فیہ ذکر سگی کرنے کے لئے ایسی بات کہتے۔
 تو تمام ہندوستان میں مجلس حرام کے خلاف پراپیگنڈا کیا جاتا کہ یہ ناموس
 مسجد کے دشمن ہیں یہ بزرگ من سوامی کی بات کے خلاف نہیں جان کا
 بنائی سیکرٹری ہیمدتہ اس نے اس سے کب امید ہو سکتی ہے کہ یہ
 ناموس مسجد کے تحفظ کی کوشش کرے۔ دیکھو اس واقعے میں من ای کہہ کر
 رہا ہو گئے اور عدالت میں کہہ دیا کہ وہ تو ابھی من ای مسجد کا خیال اپنے
 ذہن میں نہیں لائے تھے۔

اگر مجلس حرام، سوال: ذرا فیہ ذکر سگی کر دے۔ تو فیاض حرام کو
 یہ ممکن تھا کہ مجلس حرام کے مقتہی ہو، کوئی من ای چٹ پڑ جائیگی۔ من کا

کی عزت اور اس امر پر آگاہی کا اظہار نہ ہو سکا کہ کسی دن اور کسی وقت
بھی مزاح صحت پر کی اجازت لکھنؤ میں دی جائے۔

غرض باہم لکھنؤ نا سبج نے وہاں کی کوششیں سب بے کار
ثابت ہوئیں اور آخر کار حکومت نے ایک اور کمیشن مقرر کیا جس کا نام
اسٹاپ کمیشن ہے۔

اس کمیشن نے ستمبر ۱۹۳۹ء کو کارروائی شروع کی شہادتیں
تقدیم کرنے اور جو اس مسئلے کے بعد درج ہونے والے نوکریوں کو اپنی پورے
پیش کردی

اس سہارے پر یہ ہیں جو شک جانے کی ہیں اس میں مدد پر مشتمل
کی بعض اور کارروائیاں قانونی کمر کی اطلاع کے لئے درج کرتا چاہتا
ہوں تاکہ وہ حقیقت حال سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

سول نافرمانی

الغرض یہ جو لافنی سے مراد کے رہنا کار و معراج صحیح پڑھ کر
ہوتا شروع ہوئے۔ اور نو بہ تک یہ مسئلہ جاری رہا بعض اوقات
وہ بھی گرفتار کئے گئے جو اپنے کان کے اندر معراج صحیح پڑھ رہے
تھے ماضی ماضی میں اپنے کھڑے ہیں اس وقت جو بکر حضرت عمر
حضرت عثمان کا مصداق تھے یہ بڑے قوی رہے مگر

جو نو فرما لیا کہ معراج صحیح یہی ہے اور یہ وہی پیش رو ہے
ہم سے ملتی ہے اور مرصہ مبنیٰ یہ یقین ہے کہ وہ اس کی کتب
کی حقیقت کریں گے اور کوشش کریں گے کہ باہم فریقین میں مصافحہ
ہو جائے۔ مگر بعد میں ان کی «وہابی» کو شش کریں گے لیکن اس
تہم کارروائی سے قبل سول نافرمانی باندھنا چاہیے۔ تاکہ غلط
سکون ہو چن چن و مکتبہ میں صاف بت ہو جس کے ذریعے لوگوں تک پہنچے
کہ بعد سول نافرمانی مسمیٰ کر دی گئی۔

گفتگوئے مصفاہ تحت !

اگر بعد تک گفتگوئے مصفاہ تہماتی رہی لیکن شیخہ حضرت

دور سے بعض شیعوں نے حبیب ترکیب تبار کے آسمان میں گم کرتے ہوئے
 اصرار کیا کہ وہ یونین وہیں مگر انہوں نے گم سے اور دیگر باب سے
 اور ان گنتوں میں اس حقیقت کا ذکر کیا کہ اب تو کھنڈ کے شیر حضرت فرشتے
 ہیں اور یہ صحیح ہے کہ معاملہ میں ہمارے جو محمود آباد اور سر وزیر حسن حافظین
 نے اپنی غرض کا اظہار بھی ہے۔

موجودہ ہمارے جو محمود آباد کے ایک بھائی ہیں جو سر وزیر حسن کے
 خاندان سے قربت دہری کے تعلقات رکھتے ہیں حبیب سابق ہمارے جو محمود
 آباد سے تھے تو انہوں نے جہانگیر میں غفلت کی وجہ سے کائنات پر ہمیں
 سے حبیب سے انہوں نے جہانگیر اور ان کے خاندان میں میں قربت ہو گئی۔
 موجودہ اور حبیب صاحب کو جو مسلم لیگ کے رکن رہیں تھے وہیں کامیابی
 ہوئی اور اس طرح میں اور سر وزیر حسن کے خاندان میں نہ پاتی ہو گئی۔
 اور ان فریق کے تعلقات بھی حبیب سے تھے جیسے کہ یہ جو ہر پرہیزگار
 اس باب اثر اور یہ حبیب جانداروں کو اس کے ہوتے ہیں اور محمود ہوں نہیں
 پہنچتے تھے کہ سر وزیر حسن کے فرزند نے اعلیٰ غیر کھنڈ سے اس کی کے سہرے
 منتخب ہو سکیں اس لئے انہوں نے اپنے دوست جماعتی طبعی زبان کو
 جو خود مسلم لیگ کے قیام پر تھے اس لئے اپنی اس کی مسلم لیگ کے
 قیام میں سید علی غمیر کے مقابلے پر کھڑا کیا۔

باب پنجم

مسلم لیگ اور مدح صحابہ

کس کو معلوم نہیں کہ شیعہ ایسے نام تھیں جن کی مدح و احترام حق
کھنڈا نہیں دیتی۔ مگر صحابہ کا نام اور بات ان ایک معاشی معاملہ کی تھی۔
بجائے لیکن وہ گاہے گاہے ایسے ایک غیر معمولی حیثیت کا معاملہ بن
گیا۔

اس کے کئی درجہ ہیں میں بعض درجہ اور ان میں اولیت رکھتے ہیں۔
اس باب میں دینی کرتا پاتا ہوں
شیعوں کی باہمی کشمکش
اور مدح صحابہ
مجموعہ اوقات کا ہر ذریعہ لگا کر ان کو توڑ دیا ہے۔ ایسی حقیقت معلوم
ہے وہ محض ہت پرستی ہی تھی۔ اور کھنڈے شیعہ مذہب میں جانتے تھے لیکن
مذہب میں کے شیعہ مذہب کو اس حقیقت سے باخبر ہے جو یہی تھی کہ مسیح
صحابہ کی تحریک کو تقویت دے۔ ان آیت شیعہ ہندو ہندی کی باہمی کشمکش
جی تھی۔

دن صحابہ کے قصیدہ کو باری کر دیا ہے

سین ۱۰ اہم حقیقت یہ ہے کہ کچھ بڑی
خلیق زمان کو ان کے دوسرے پیشانیوں نے ۳۰۰ میں حرکت
میں صحابہ میں خوب سرگرم تھا۔ اور وہ میں صحابہ میں کی کے گھر بنے
پھر دوسری خلیق ان کے متعلق اور تباہی میں تقریباً ۱۰۰ میں
صحابہ کو تباہی کی اور اس کی اور ان کی بھی تباہی کی کو طوق تباہی ہوتا
میں سب مذکور۔

یہ ہونے کے سبب میں مضافات نے ۳۰۰ میں تباہی کے عام
تباہیات سے قبل میں صحابہ کے ساتھ کو باری کو دلی اور اس کی ہر جگہ
تباہی و موت کی تباہی میں نے اس میں اس کے کسی کے نہ ہو نہیں
تباہی کے شیعہ مضافات میں اس میں میں اور اپنے پہلے آئے اور
پہلے میں تباہی میں مضافات میں اس میں اس میں تباہی ہوتے میں
تباہیات پہنچیں اور ان کو باری میں تباہی میں تباہی کے

میں میں مضافات کو باری میں تباہی میں تباہی میں تباہی میں
میں مضافات میں کو باری میں تباہی میں تباہی میں تباہی میں
تباہی کے اور باری میں تباہی میں تباہی میں تباہی میں
تباہی میں تباہی میں تباہی میں تباہی میں تباہی میں

گھمنہ کے شنی مت کی باہمی کشش کے باوجود یہ علی غریہ کو اپنا مناجانہ
 پھٹنے رہے۔ کس۔ اس کی قسمت کے لئے نیچوں کوئی سے برگشتہ کر۔
 کی خدمت تھی۔ اس لئے شیعوں کی باہمی ربطیت سے ایک ذوق کو اس بات
 پر آمادہ کیا کہ وہ شیعی شنی شمش کو بڑا کر پہنچا دینا کہ قسمت دے اور
 اس بات کا نتیجہ ہو جائے کہ گھمنہ کے اپنی پہلی غریہ کو دوٹ مار دیں
 بدھم و ہری لیلیق ان صواب کی کا یہی ہے۔ اور کیں۔

مسلم ایک کے ایڈروں و دورنگی چالیں

اس کا قہر و ہری لیلیق ان دورنگی کے۔ اور اپنی کے دورنگی مسلم
 یلگی بند بھی بیان پر بیان شائع کیا ہے جس کو اس صوبہ کا مسلمان
 شیعوں اور شیعوں کا باہمی صواب ہے۔ اور اس صوبہ میں بھی جو بند
 رہے۔ وہ دخل دینا نہیں پڑتا۔ مسلمانانہ و مسلمانانہ میں بھی
 جس لہجے سے تصنیف کا غم کرتے ہوئے کہتی ہے کہ مسلمان ایک شیعوں اور
 شیعوں کے باہمی عہدے میں نفس نہیں دینا چاہتی۔ مگر ہنہ ورنہ۔ عقل
 سے بھگتا ہوتا تو دخل دیتی

مسلم شنی اخبارات میں اس وقت کی باتیں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو
 یہ لکھ کر۔ خواتین میں کہ کافروں اور عوام کے مسلمانوں کو لڑا لے کے لے

تھے۔ یہ حکومت کو مدد سنبھالنے کے بند کسٹھڑاؤی طرز سے قائم ہے۔ یہ ہے کہ
 کیا یہ مسیحیوں کے اس وقت اپنی زندگی کے نشہ میں تھے کہ ان کو
 یہ بات سمجھنے نہیں آتی تھی کہ یہ مسیحیوں کا متدشیرہ اور اپنی کا بھی کھڑا
 ہے۔ اور جو چھوٹی پولی کوئٹہ میں ہو۔ بہت ادا سہلک کے اپنے۔ اس کی
 فیہ بنہ سادہ پائیں کا فائدہ نہیں۔ بلکہ اصل بہ بنداری کا بہترین۔ اور
 ناقابل تردید ثبوت ہے۔

اسی کی کارروائی کی تھیں۔ اور یہی پولیوں میں محفوظ ہے۔ میں
 اس کو بھینسہ نقل کرنا پسند نہیں کرتا کیونکہ یہ کارول ہوگا۔ میں اس کارروائی
 کا فائدہ نہیں۔ یہ کہتا ہوں۔ جو اخبار انجمن کو نہ سہ روزہ پرتشہ میں شائع
 ہو۔ انجمن کی اس شاعت سے یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ اس دن کس حالت
 کیا تھے۔ اور کیا کوئی سہیل سنی ایسا تھا کہ اس دن مدد سنبھالنے کے حق
 میں نہ تھا۔ اور اسکی تابعدار میں تقریر کرنے والے۔ نے سے انکاری تھا۔
 پھر آج صبح بہ بنداری کی رٹ لگا۔ اور انعام اور اور کارولیں کے۔ جو پنا
 کس کی رعایت ہے۔

کھڑے ہو کر مسیح کے شعور پڑھنے سے اسے یہ سمجھ کر پہنچ گیا
 کہ خدا کا نام جو ہے وہی ہے جو اس کی دلی زندگی میں اپنی فز
 جانہ ہوئی اور ہے تعالیٰ کا نام جو ہے جس نے اس کی دل و جان کی
 زندگی کی فزائش میں دولت و بھلائی بخش دی۔ تو یہ دولت ان کا مسکن
 اور حلقہ بناواؤں گے۔

۱۱۔ فروری ۱۹۵۱ء۔ کان۔ مریض کی تھک کے سٹے میں ہمیشہ
 ہو کر رہا کرتا تھا۔ اس سے اسے جب مریض کے تھک کے سٹے میں وہ
 آواز آتی تھی کہ وہ اس کے دل اندر مسکریک کے جہاں سیکرزی
 چلے آئے ہیں۔ وہی کوشش میں پیش لے کر اس کو اس کا جواب دے
 پر ہوتا تھا۔ اس کے بعد اس کے تھک کے سٹے میں وہی آواز آتی تھی
 اس کے بعد وہ آواز آتی تھی کہ وہ اس کے دل اندر مسکریک کے
 جہاں سیکرزی میں مریض کی بندش کے مسکن میں جو اس کا تھکا ہوا ہے
 تھے وہی پر ہوتا تھا۔

کیا آلہ اندر مسکریک میں اس کے تھک کے سٹے میں وہی آواز آتی تھی
 اس کا جہاں سیکرزی میں اس کے تھک کے سٹے میں وہی آواز آتی تھی
 کہ وہی آواز آتی تھی کہ وہ اس کے دل اندر مسکریک کے
 جہاں سیکرزی میں مریض کی بندش کے مسکن میں جو اس کا تھکا ہوا ہے
 تھے وہی پر ہوتا تھا۔

مجھے ہونے لگے ہیں اور حکومت کے غم و غصے کے فیصلے کا انعقاد ہے۔
2.

۱۔ سے بڑی - کی بات ۱۔ ہے کہ کسی مہربان کو نسل خفہ
 کو نسل وکوش کے بعد ایک نقطہ پر پہنچنے لگتا ہے۔ اور کھنڈے مظلوم
 برادرین اسلام کے ساتھ مسعودی کے جذبات سے کیسا جھپٹتا ہے۔
 دل متحرک مظلوم ہوتے ہے۔ عمان کے باطل مدعیانہ کے جیکہ بال مسلم
 غیر مسلم خفا - سے کھانچ کر ہوا، قتلاؤ کیوں تل جارتہ کا کھنڈہ - حق حق
 ذاب زورہ بیات علیوں نے کیا - کا آغ زکیہ - اور موجودہ تحریک کے
 متعلق میں سواہل کا مسودہ پیش کیا۔

سوالات کی عبارت : (۱) کیا یہ واقعہ ہے کہ ملکات سے ہر جنوری
۱۹۰۶ء کو یہ حکم (جی ۱۰۰/۱۵۵) نفاذ کئے گئے جن کی وجہ سے
کشتوں میں مشورہ چیمبر آؤ مارٹن ان کو اسلام کے پہلے تین نفاذ کے علاوہ
خرید منسوخ قرار دی گئی؟

۱۲) کیا وہ اچھے ہیں کہ حکومت نے مذکورہ باغیئات سے خفاہ کر دیا تھا کہ سال کے متذکرہ صدیقین دونوں کے علاوہ کسی مذہب غلطو فلاسفی اور قرعیت کرنا ممنوع نہیں ہے۔ وہ سب سبکی نہ اس کے مقابلہ میں مومن جانوں کے اہت چھوڑ دیا؟

اس متعلقہ کی جستجو کی کوئٹہ کی پریسڈنٹ سوسائٹی

اور ہم نمبر کی جوابی تقریر

دیوان میں سنی ممبران کوئٹہ کا ایمان افروز احتجاجی مظاہرہ
آئینی کمیٹی کے اعلان کے بعد انہیں ان کے حقوق کی تجدید کے لئے شلوار تاج
..... احتجاج میں

کمیٹی کے متعلق اخبارات میں یہ سوشل سوسائٹی کے لئے کہہ دیا۔
نومبر کو اپنی کوئٹہ میں صوبہ کے تمام حکومتی اداروں کے بائیں
کے اخبارات کی بے اندازہ پڑھائی۔ اور مقامی صحافیوں کے مجموعی مذاہن
سے متعلقہ تمام۔ یہ سوشل سوسائٹی کے تمام حالات کا فیصلہ
سننے کے لئے جاتا ہے۔ پھر پھر۔۔۔ نومبر کو یہاں اس کا دورانی کا
آفکار ہونے پر اس کو کوئٹہ میں رہا۔ اور دیگر سیکڑوں اور خواتین جلیان
اصحاب حضرت زید اور اس کے جمع ہونے

بمقام اس وقت کا۔ اس میں کوئٹہ کے لئے چنے ہوئے کوئٹہ میں گئے
میں۔۔۔ کوئٹہ کوئٹہ کے لئے کوئٹہ میں گئے۔۔۔ کوئٹہ کے لئے

نہ شہ کے نہ ایک جلوس نکلتے وقت۔ صبح صبح پرنا منوع قرار دے
(دیکھو)

اب اگر واقعہ ہے اس قسم کا حکم نافذ کرنے کے کیا وجوہات تھے؟
دیکھو واقعہ ہے کہ اسٹریٹ لائٹس کے کمرے کے خلاف
تہاجر وہ جلوس نہیں نکالے گئے،

دیکھو کیا یہ واقعہ ہے کہ ۳۰ جون ۱۹۷۷ء کے ذریعہ سنی مسلمان
گھنٹہ کا ایک اندھنہ کے سٹریٹ لائٹ کے پاس گئے تھے یہ کہنے کے
سنے حاضر ہوا کہ سٹریٹ لائٹ کے جلوس رسول اللہ کے نام میں شہر کی تمام
سڑکوں پر ۳۰ جون کو نکالا جائے وہ ہے جس میں خود رسول اللہ کی شان
میں نہیں برحق جاؤ گی اور ان کے ساتھ ہی ان کے شہر میں ان کے
میں نصف، شان میں ہے

دیکھو کیا یہ واقعہ ہے کہ اس قسم کا جلوس نکالنے کے لئے ۳۰ جون
ہد میں ایک شہر کے پانچ مختلف جلوس کی پانچ مقامی انی آئینہ رکھتے
تھے پندرہ مختلف جلوس لکھنؤ کو ایک ہاتھ باندھ کر اسے دی گئی،

دیکھو کیا یہ واقعہ ہے کہ ۳۰ جون کو پندرہ مختلف جلوس
جلوس کے متعلق پانچ حکایات تھیں یہ کہ ۳۰ جون کو پندرہ مختلف جلوس
جلوس کے متعلق پانچ حکایات تھیں یہ کہ ۳۰ جون کو پندرہ مختلف جلوس
جلوس کے متعلق پانچ حکایات تھیں یہ کہ ۳۰ جون کو پندرہ مختلف جلوس

۳۱۔ کہنا یہ واقعہ ہے کہ کئی مہینوں سے میں ہائپر ٹیسیہ پر حکومت کے سرطبیبانے کے زیرِ سرکے ملاؤ کی کئی قیاسی سخت نگاہوں سے اسی کیا۔ اللہ ان میں کی کئی تبدیلیوں سے اس سنگسار کو خفاؤں پر کر کے کے لئے حکام مقام سے ہوا حکامات ہاتھ کئے تھے۔ ان کی غلوں و بڑی کے سلسلہ میں پچھنے پ کر گرفتار کرایا۔ یہ قید ہونے !

۱۰۰ آجیہ واکھ سے کہ سنہ پوری نے جو اس وقت کھٹو کے کٹنی کا شہر
تھے شہر میں کھٹ جان موزہ ۲۰ مارچی ۱۹۱۱ کو شائع کیا جس میں
میں میری قریبی کی گئی تھی کہ غلطی غلطی یا رسول اللہ کے عمر اصحاب کی
عملی جان تقسیم یسین در بن صحابہ باعلیٰ منوع قرار نہیں دی
گئی ہے کہ صرف سن ۱۰۰ یعنی عشرہ چہلم اور ۱۰۱ رمضان کے روزہ پابند
منگوں پابک لگیوں اور ملکات دستور در بن صحابہ پر کچھ پابندی عاید کر
دی گئی ہے اور یہ کہ قبیحہ زون میں وہ یسین ایکٹ کے تحت پابک نہیں
کہ کہنے کے شہرہ و مار پر چک لگیوں اور پابک خدا شہرہ و مار پر چک

دانت کیا یہ واقعہ ہے کہ مسلمان مجسٹریٹ کھٹے نے عیلم جو
موجودہ کو زیرِ مذہم مضابطہ فوجداری ایکٹ تک نافذ کیا جس کی راہ سے
ہر جن مسئلہ کو بیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پران کے علاوہ

۱۳۔ کیا یہ واقعہ ہے کہ حکام صنفی و دلت نے شہرہ نامہ پر یہ ایک
نقشہ چھاپی اور حکام صنفی پر یہ نشان ہے ؟

۱۴۔ کیا یہ واقعہ ہے کہ شہرہ نامہ حکام صنفی و دلت نے ایک نظم
ذیل رقم :- شاہ نو جداری اس مری کو فوت میں دیو تات کہ سبھی یہ کہتے
سے لطف میل کے آتے کے اندر دایوں سے آیا وہ نفع ہوں ؟

۱۵۔ اٹھ کیا یہ واقعہ ہے کہ انی تو میں دین و عزت صنفی کے
حکام :- کھانا و مٹھوں سے شکبتا اب تپتے نیر دھرم :- شاہ
نجداری رقم :- چڑیا گیا وہ نلی سہ کی فالت ہونی ؟

۱۶۔ کیا یہ واقعہ ہے کہ ان لوگوں سے نیر دھرم :- شاہ نو جداری بی
ہونی فالت کی کہیں صنفی کی کہیں صنفی کی کہیں صنفی کی کہیں
نہیں مقرر کی کہیں ؟

۱۷۔ کیا یہ واقعہ ہے کہ حکام صنفی و دلت نے شہرہ نامہ پر یہ ایک
نقشہ چھاپی اور حکام صنفی پر یہ نشان ہے ؟

۱۸۔ کیا یہ واقعہ ہے کہ حکام صنفی و دلت نے شہرہ نامہ پر یہ ایک
نقشہ چھاپی اور حکام صنفی پر یہ نشان ہے ؟

شعبہ اہل حق پر کسی قسم کی ایسی نگرانی یا اصرار یا ایسے خلاف ذہنی بجائیں
 جن سے مخالفہ ہو کر ان کو دشمن کی تعریف قصود ہو؛
 سب، اُتریں اور اتر سے توحش پابند ہیں کو غافل کرنے کے کیا وجوہات
 تھے؛

۱۱. کیا یہ واقعہ ہے کہ سن پابندیوں کے جائزہ کرنے کے خلاف بطور
 احتجاجی جہوش نہیں نکالا گیا؟

۱۲. کیا یہ واقعہ ہے کہ بعض سنی مسلمانوں نے زیر دفعہ ۳۲۲ لیس
 ایکٹ پر نوٹ نہ منسلک کر لیا کہ وہ سی درخواست میں امر کی دی۔ کہ
 انہیں ۱۰ جون ۱۹۷۷ء کو رول ریٹ کے پہلے بانٹیں اور برقیاتی کے
 حوالہ میں شہر کے مذہبیاتوں کو لائے گا یا انہیں یہ جانے جس میں طریقہ
 مذکورہ اور خلاف ذہنیات میں ہیں تعلیم میں پابندی جائیں؛
 ۱۳. کیا یہ واقعہ ہے کہ پرنٹڈ منسلک لیس نے یہ ضدداشت کھنڈ
 کے سنی مجسٹریٹ، کہا اس سفارش کے ساتھ بھی کہ جہوش کی مہارت د
 دی جائے؛

۱۴. تحت کیا یہ واقعہ ہے کہ سنی مجسٹریٹ نے جہوش نکالنے کی پہلا
 دینے سے انکار کر دیا؛

۱۵. اگر ایسا ہو تو اجازت دینے کے وجوہات کیا تھے؛

بہشتیہ ہونے

[illegible]

پہلے جو بات چلتی ہے کہ پیغمبر اسلام کی پیدائش کے وقت سیدہ جلوس
ماری میں نکلن شروع ہوا تھا چند برس ہوئے تب جلوس پہلی مرتبہ نکلا
تھا۔ تو وہ ایک مشتہ کہ مشہور تھی جلوس تھا جس میں علی کا مکان میں صحابہ نہ تھے
کا کوئی سوال نہ تھا اگر چند روز بعد سے۔ ان فرقوں کے قصوت لکھ دہرے
کی وجہ سے منہ ہند لکھ جلوس میں حصہ لیتے ہیں۔ مگر جلوس کی لغو و مہلت
نہیں ہوتی ہے۔ تو یہ سال ہی تھیوں نے جلوس میں ہم اسی شہر کا مکان
لیا۔ اس کا نتیجہ ہوا کہ شخص امن کا شدہ اندیشہ پیدا ہوا۔ علاوہ اس کے
مقامی مقام نے ایسا ہی کیا۔ یہ عین یہ فیصلہ کیا کہ وہ ان فرقوں میں جبکہ
گروہ نہ تھے اس قسم کا کوئی جلوس نہ تھا۔ ہر کوئی ایسا جلوس جس میں علی
الاحسان نہ تھا صحابہ نہ تھے۔ انکار کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ انہوں
کو بھی مطلع کروا دیا تھا کہ گروہ علی احسان نہ تھا صحابہ نہ تھے۔ ان کے حق کے نام
سوال کا وہ برس کی خدمت کے بعد سہا کرنا پڑتا ہے۔ تو انہیں چاہیے کہ
وہ آئینہ طریقے سے مکر مسجد کے پاس اپنی مودت میں کریں۔ لہذا وہ اس
وقت تک کے لئے جلوس کی اجازت نہیں دی جا سکی۔ جب تک ایسی کا
عالم ہاں نہ ملے جو چاہئے۔

یہ بھی اہمات نہیں سب نشی دم ۱۱ انٹی کی صورت میں نادران کو ایک
بڑے قید محض کی سزا دی گئی۔

۱۲ ۱۱ (دلت) ہیں زبرد و محمد اعزیزات جند ۱۱ آویس کے مقدمات
عدالت میں پیش ہوئے ہیں۔ ۱۵ آویس کو سزا دی گئی۔ ۱۶ آویس کو سزا
دیکھ لینے چھوڑ دیا گیا ایک کا مقدمات یہ ثابت ہے

۱۷ ۱۱ حکومت کو معلوم ہے کہ عدالت کے مقامی جیم کے حکام کے خلاف
نیشنل میں کثرت ہے ایسا ہی معلوم ہوا ہے

۱۸ ۱۱ گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ ۱۱ سب کے ہی ماحول بننے کی
ممانعت کیے جانے کے نزاع ایک ان کے مزید ہیں مخالفت ہے

۱۹ ۱۱ معلومات اس کے لئے تیار ہے اور پیش تیار ہے کہ ایک ایسی اطلاع
سے محفل کے سینوں کا ایک ان اس سے ہے اس قسم کی خواتین عالیہ
میں موصول ہوئی ہے اور ان کے جان کو ان سے موزوں کو اس وقت سے ملنا
منظور کیا ہے جو ان کے سامنے پناہ و حفاظت پیش کرنا

۲۰ ۱۱ حکومت میں خواتین پر حملہ کر کے

۲۱ ۱۱ حکومت کے بہرہ و جی ٹی ۱۱ حافظہ احمد ایما جیم فافند
یا قتل علی غل۔ سید احمد ایما دیکھ سہرہ سہرہ علی کہ گنہ جیش علی
دیرہ نے کی سند میں متروک نشی دم ۱۱ ت گنے جن کا جوہر ہوم جیش علی

۱۰۔

۱۰۔ ہیں اپنی کشتی کے پاس بیٹھی مسافروں کا ایک وفد اپنا حق اس سے ہٹا
گیا کہ اس نے کبھی میری امانت و دولت کی بنا پر نہیں دی ہستی جو رسول
جبرہؑ کے آخری حصہ میں لکھی گئی ہیں۔

۱۱۔ ہیں ۱۱۔ نصف ہیں۔

۱۱۔ ہیں ۱۱۔ اب کے جو اب کے آخر میں جو دستہ لکھنے گئے ہیں
یعنی انہیں ۱۱۔ جن کو ایک جہوں بھلا یا تھا۔

۱۲۔ ہیں ۱۲۔ ہیں ۱۲۔ نصف ہیں۔

۱۲۔ ہیں ۱۲۔ اب کے جو اب کے آخری حصہ میں جو دستہ بتا دینے
گئے ہیں۔

۱۳۔ ہیں لکھنؤ میں مقامی حکام نے علی موصوفیؑ سے معاہدہ کرنے کی
غرضت کی ہے۔

۱۴۔ ہیں ۱۴۔ ہم کے حکم کے تحت ان اس نے غرضت لکھنؤ کی گئی کہ جو
کھنوں کے ساتھ انہیں پسند بھی نیک کی جہ کے گروہ جمع ہو جائے گا۔

۱۵۔ ہیں ۱۵۔ انہوں نے جو بدنامی بہت سے لکھنؤ کے
مقام پر چلا ہے۔ ان کے ساتھ دوسری طوائف بھی لگتی ہیں۔

۱۶۔ انہوں نے جو بدنامی کے بہت سے لکھنؤ کے لگے ہیں۔

کیا سہرا تو ایک گھنٹہ تک ہوتے رہے تھے اس نے کئی بار
نصیحتیں نہیں ہوسکا اور وقت لے لے بھی تھک چکا تھا۔ کوئی نہیں ہوتی۔ صد
نے تقریباً بیس گھنٹے کے لئے ہوں کی نئے طبلے تو تھک چکا تھا۔
اور کئی بار ہوا۔ اور سختی سے کہنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔

تائید می تقریر: ان کے بعد ضیاء نے اپنے جواب: "ہاں وقت بھلا
نے تقریباً بیس گھنٹے کی آپ نے کئی بار تقریر کی" میں کہا کہ
میں متعجب نہیں ہوں "جب کسی وقتوں میں کئی بار یہاں پہنچا ہوا
تو بسکل میں ہے" "ہاں" "ابو کا کھیت" ہے کہ حکومت
کا نام "مجلس" میں لیا "یہ" "ہاں" "کوئی اضافہ" "مجلس" "مجلس"
نہیں دیکھ سکتے "مجلس" کے "مجلس" "مجلس" "مجلس" "مجلس"
جائز حقوق میں اضافہ کر رہی ہے "ابو" "مجلس" "مجلس" "مجلس"
ات کے لئے "ابو" "مجلس" "مجلس" "مجلس" "مجلس"
مجلس اور شہری حق ہے "مجلس" "مجلس" "مجلس" "مجلس"
یہ کہا جاتا ہے کہ بعض لوگ "مجلس" "مجلس" "مجلس" "مجلس"
حکومت کو حق ہے کہ وہ اس کے "مجلس" "مجلس" "مجلس" "مجلس"
کے لئے "مجلس"

حکومت کو حیلانج: میں اس میں کوئی شک نہیں پاتا ہوں۔ کیا صاحب

عہدہ کران سے صحت منعم رہتا تھا کہ یہ کس قدر غیر مل جواب میں ملی
 رشید الدین نے کہا کہ حکومت شیروں کی نواں بے مٹی پابندی غایہ کر دے
 کیونکہ ان کی نواں سے شیروں کی دل بڑی ہوتی ہے۔

تقریباً کہہ سکتا ہوں کہ بات کے بعد جواب دہ کیا وقت علی غرض صاحب
 نے اس بارہ قریب ۱۰۰۰ پیش کی کہ مقررہ ہے۔ لاہور کے مقامی حکام کو
 علی غرض صاحب پر حملے کی ممانعت کرنا کہ کام سے پہنچا دے
 اس وجہ سے جو کہ ایک اہم اور ضروری مسئلہ سامنے آ گیا ہے۔ لہذا اس پر
 بحث کی جہئے۔

سر سید احمد خاں نے اس پر دو ریاضت کی کہ کوک بین کریں کہ
 حکومتی وزارت اس بین کی بنا پر یہ حق کیا اہم قرار دی جاسکتی ہے۔ جواب
 غرض صاحب نے بھی ثبات جواب دے اس کے جواب میں کہ کہیں
 کے ایک بڑے جتن کران کے لئے ہیں اور شہری حق استعمال کرنے سے روکا جا
 رہا ہے کہ برابر گرفتاریاں ہوتی ہیں اس لئے یہ قریب اہم ہے۔

پروفیسر نے قریب ۱۰۰۰ اعتراض کرتے ہوئے کہ کہ مقررہ ہے حکومت
 بدلیں انٹرنیشنل سے پہلے تا مذکورہ کی گئی جس میں نے اس میں اس میں
 پیش کیا کہ حکومت قدامت جس سے یہ مسئلہ نہیں ہے۔ جواب دہ نے قریب
 کو جائز قرار دیتے ہوئے تقریباً ۱۰۰۰ بحث کرنے کے لئے پڑا۔ یہی کابلیت مقرر

نیں روکا جاسکتا۔

ایک طائفہ کی ذوا۔ اس وقت کے اپنی کوشش نہ دیکھیں گے بھی
برہنہ کے بعد سینوں کو اہینانہ کے لئے ذات صحت میں قسم
و صحت کر دیا تھا کہ سینوں کو ہر سال میں صحت دینے کے لئے روکا
لیا ہے۔ مگر مقامی حکام نے نہ صحت دینے کے لئے۔ یہ صحت بند کی کہ
وہ لڑکیاں سے لڑکا حکم پر حکم دیتے چے جا رہے ہیں کہ سلطان سل کے کسی
ان میں نہ صحت نہیں دے سکتے۔ ہر کوئی صحت کے لئے بہت سے صحت دیتا
ہے کہ لکھنؤ میں جو کچھ ہوتا ہے اس کی حقیقت اور حاکمیت سے اور حکم
ہیں جس پر دیکھیں اس سے ہے۔

ہر حال میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ لڑکیاں جو صحت دینے کی طرف سے
اس قسم کا کوئی تحریری حکم نہیں شائع ہوا ہے کہ لکھنؤ میں نہ صحت دینے
پہنچا ہوا ہے کے لئے منسوخ ہو گیا ہے۔ جو حکم ہو گا وہ یہاں ہے اور صحت
ہوتا ہے کہ لکھنؤ کے گورنمنٹ میں وہ آزادیوں سے زیادہ دیکھیں
ہوں۔ اب اس حکم کی کوئی غلط دہائی نہیں کرتا۔ فرد ہر ایک اور آدمی
سجود سے صحت دینے دیتے ہوئے نکلتے ہیں۔ لڑکیاں کو کھانا کھانا کھانا
جسے اب یہ گرتی کسی کو دیکھیں کہ کس قدر کی دہائی سے ہوتی ہے۔ کسی
کو صحت نہیں کیا ہیوتا کہتا ہے کہ اس کو صحت دیتے ہیں!

جن کی تعریف کن بزم قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کے زبردست ترین مخالفوں
 میں سے تھے۔ انہیں اپنی ذات سے دنیا میں اسلام کی اپنی پہلی امداد
 ملے۔ کہ رسول اللہ کے خاص دوستوں اور جان نثاروں میں سے تھے بلکہ
 ان کے قریبی افراد بھی تھے حضرت ابو بکر و عمر و رسول اللہ کریم رحمہ اللہ
 حضرت عثمان و حضرت علی و امیران کے تھے مسلمانان تمام حضرات کی
 عزت کہتے ہیں۔ کہ کسی کو جتن نہیں ہے کہ ان اسوہ کے ماننے والوں
 کو ان کے باطن کی تمام باتیں۔ کہ۔ سے۔ اور بیرونی کلمہ میں نہیں آتا بلکہ
 لکے۔ چاہتے ہیں کہ سینوں کو اپنی بزرگوں اور اسلام کے گمناموں کی تعریف
 سے اکسایا جائے اور ان کو اس وجہ سے ایسی خواہش کرتے ہیں کہ کسی کو
 گالی نہیں دیتے چر گننے کی کیا وجہ ہے۔ اور اگر کسی مسلمان کو دنیا کا رہنما
 ہونے کے آپدیش کر سکتے ہیں کہ میں ہی حضرت حضرت عیسیٰ کو خدا کا
 بیٹا تصور کرتے ہیں اور محمد سے نہیں ملتے۔ اور ایسا نہیں کہ اس کی
 جھٹک دیکھئے۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ کی اپنی طرح سے تعریف کریں حقیقت
 انھیں انصاف ہے۔ کہ وہ جب تک میں کسی اور سے بہتر شہرہ نہ کروں۔ مجھے
 اپنے بزرگوں کی تعریف نہ کرنا کافی ہے جس کا کوئی ایک ٹوک نہ ہوتا پائیے۔
 اور یہی سینوں کا مطالبہ ہے حضرت سے اپنے ذریعہ مسلمانان
 صاف یہ کلمہ دیا تھا کہ میں مسلمان کی ہی وہوں تعریف کہہ دے سالی

رشتہ کی دفعہ ۴۴۱ کے متعلق رائے کا کیا گیا۔ جس میں انگریزوں نے
 یہ لکھا تھا کہ عوام کو ان کے جائز حقوق کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے
 پر توجہ دینا چاہیے۔ اس کے بعد آپسے پھر کہا کہ کیا کھٹوں کے حکام
 دفعہ ۴۴۱ پر کسی طرح عمل کر رہے ہیں، اور توجہ ہے کہ اس دفعہ کو خط
 استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور کھٹوں کے مسالوں کو ان کی جگہ پر نہیں لگا رہا۔
 مجرم کر کے ان کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے۔ حکومت کے لئے اپنی ہمار
 نازی احساس قسم کی پالیسی بنانے کی ضرورت ہے جس کا اثر پڑنے والا ہے
 اور اگر یہ ایسا براہِ جاری رہا تو پڑنے والا یہ مسئلہ اُس وقت کے سلسلے
 اپنے آدمیوں کی انصاف و نہایت کی تو کیا یہ انصاف کہا جائے گا؟
 یا حکومت کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ اپنے اندر ان کو سمجھنے سے
 روکتے ہیں کہ وہ ان کے جائز حقوق کو غصب نہ کریں۔ ان کو ان
 کے استعمال سے محروم نہ کریں، بلکہ ایسا ہے کہ ان میں یہی سبب
 ہویت کرے گا کہ جب حکومت اسے شہری حقوق پر مہم کرے تو ہم
 سب کا فرض ہے کہ اس کی مخالفت کریں۔ بلکہ ایسا ہے کہ یہ تہذیبی
 اس کو ایک سے متقدم ہیں گے۔

حاجی شاد اللہ کی تائید:۔ زب:۔ بیل کے برابری میں
 نے اپنی تائید کے۔۔۔ میں فریقیت کی مخالفت کرتے ہوئے کہہ

مقررہ ضلع میں موجود مسورت جو بیہاد ہو گئی ہے۔ اس کی ترقی و ترقی حکومت
 ہے۔ بلکہ اس میں جو مکانات یہ گشت نے تیار کیا تھا۔ اس میں سیتوں کی
 مانند کی بھی تھی۔ اس میں ہو سکتی تھی۔ دوسرے چکانہ ہمیشہ کے لئے
 کوئی کافرن نہیں۔ اور خود اس میں بھی سال بھر کھلے رہے۔ یہ نہیں
 ہے۔ حکومت کا فرض تھا کہ یہ بیہاد ضلع میں پھرا تھا تو فضا ہی
 اس کا مستقل تعلق کر دیتی تھی۔ اس لئے یہ تو کیا نہیں اور یہ یہ مسورت
 پیدا ہو گئی۔ سمجھیں نہیں سکتا کہ یہاں کے مسلمان کیا برم کر رہے ہیں۔ جو
 ان پر یہ پابندی میں سایہ کر دی گئیں۔ اپنے بزرگوں کی تعریف کرنا کئی جرم
 نہیں ہو سکتا۔ ہر فرقہ کو پورا پورا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اکابر کی تعریف
 کرے۔ یہ کہ ان کی شخصیات سبہ اعتراض نہیں کر سکتا۔ ہذا سند دوسری کرشن جی
 کی تعریف کریں۔ یا یہی اصل حضرت عیسیٰ کی تعریف کریں۔ تو یہ حق کسی کو نہ ہوگا
 کہ ان کو اپنے بزرگوں کی تعریف کرنے سے روک دے۔ اپنے بزرگوں کی تعریف
 کرنا ہر شخص کا مذہبی اور شہری حق ہے۔ اور اگر اس حق کے مستقل حکومت
 رکھتی ہے تو اس کا وہ حق ظالم نظریں ہے۔ یہ چیز بہت افسوسناک ہے۔
 کہ مروجہ کشیدہ کی حکومت ہی کی یہ دستبردیل ہے۔ حکومت کا وہ ہمیشہ
 بھی رہتے کہ ایک فرقہ کو بڑے بڑے فرقہ کی طرف سے فرقہ کی تہہ۔ وہی
 کہہ دیتی ہے۔ اس میں ہندی حکام نے مگن ہوں کو گرفتار کر دے ہیں۔

۱۱ اگل صبحی کہا ہے کہ مگرے ہالہ بنی جاری رہی۔ تو اس کے نتائج پڑے ہوں گے
 عیسائی پوجتا ہوں لیکن میں انہیں نہ رہا بلکہ کریں کہ جو مگرے ہالہ بنی
 کے یہ تو اس کو نہیں مانتے اس نے ہندو ہندو دھرم میں کو مسخ کر دیا جانے کہ
 وہ طاق کی طرح ہیں نہ وہی ان کا ہوں نکالیں۔ تب کیا ہوگا حکومت پہلی
 کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ہندو کے مذہبی مفاد کی موجودہ پالیسی کی مذمت کرے
 اپنی کوششوں میں کے قند صاحب کو محض رعایا کے لیے ہیں نہ ہندو بلکہ
 رعایا میں کو ہندو کے لیے بات ہے۔ حکومت کو ہوش ہے۔ اگر حکومت
 کو قلمی کوئی نہ ملے تو ہندو میں ہوں مگر وہ اس میں شرکت کرنے
 سے شیعہوں کو اس میں شریک کر لیگا۔ ہندو میں آئی ۲۰ برس کے
 بعد گورنمنٹ ہندو اس میں تو ہندو کو ہندو کی طرف کے خلاف غلامی پذیر
 کر دیا ہے۔ اس لیے ہندو میں تو سب کہیں۔ رعایا ہوتی ہے۔ کہیں کوئی
 اندیشہ نہیں ہے۔ ہندو ہندو میں یہ ہے کہ ہندو کے لیے تو ہندو ہوں کہ
 حکومت ہندو کی ہے وہ ہندو ہے۔ ہندو ہی موجودہ پالیسی کو ترک کر دے تو
 کوئی اور نہ ہو سکتا۔ ہندو کی کیشی کی پیروی کی۔

علی ظہیر کی مخالفت ننان بعد کے بعد علی ظہیر صاحب ہندو نے
 اپنی تقریریں کیا کہ ہندو ہندو ہونے کی وجہ سے ہیں نے یہ نہ کہ
 سے کہیں حکومت ہندو کے ان کو ہندو ہوں۔ یہ تو دینا چاہتا ہوں

[illegible]

کے لک بکسے جائز طریقہ سے حکومت کے پاس ہی ہوں، مناسبت سے کر جائے
 گریاں تو قانون کی سی شمع کی گئی، کہ میں جاننا ہوں کہ اس تحریر کی
 کاپی کتنی کتنی کاپیاں کھڑی ہیں، بلکہ میں جانتا ہوں کہ میں نے اس
 تحریر کو پھر اٹھا اب معاملہ کے بارے میں عمل کیا ہے بہر حال،
 ہانتا ہوں کہ اگر یہی صورت ہے، شیعہ ہو جائیں تو یہ فیصلہ فرما ہو جائے
 مگر اس میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی۔

ہوم ممبر کا جواب۔ ہوم ممبر نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ حکومت
 اس تحریر پر رفرکسٹی اسنے مخالفت کرتی ہے کہ اس سے ہر دو فرقوں میں
 افریقہ کی بجائے کان کے لیکن خبریں خوش ہوں کہ مقررین نے اپنے
 ہدایت پر قبو ل کر حکومت ہی پر منت حمت کی ہے حکومت خود اس مسئلہ
 کا حل اٹھانے کا ہاتھ سے لڑا ہی تھا اس نے اس سینیٹوں کا کوئی حصہ نہیں
 کیا ہے حکومت سینیٹ سے ان مسئلہ پر ٹنٹو کرنے کا تیار ہے مگر جب سنی
 قانون شکنی کرنے لگے، حکومت کا فرض ہے کہ ان غیر متضامی کلمہ دہیوں کو
 روکنے کی ہیں یہ بھی غصہ کے ساتھ بیان ہوا تھا کہ تو جو داتا ہوں کہ حکومت
 کہہ رہی تھی کہ اس کے لئے وہ سے یہ بند نہیں عاید کناہی ہیں مگر جے
 جے سے کہ شیعہ سنی دونوں میں چیز پر غور کریں گے کہ وہاں مسلمان میں
 ایک نہ ایک سلسلہ ایک فرقہ کا بنتے ہیں میں شیعوں سے

ہونی چاہیے کہ جس میں نہیں آتا کہ وہ مقامی حکام کی کیوں محبت کئے گئے
 جسٹس پر بھی ہے وہ اب وہاں پہنچے عدالت میں کھڑے ہوتے کہ سینٹوں
 کو درج معلوم پڑھنے کا باطل حق ہے چرچا اب اس وقت سے کہ اس نے ہر قانون
 کو کھوکھلا کیا جا رہا ہے دنیا میں کوئی شخص یہ دلیل نہیں پیش کر سکتا کہ کچھ
 عدالت کے کسی شخص اپنا حق علیحدہ عدالت سے مستعمل کرے تو چہ سوچا۔ کیونکہ
 وہ اس سے حکم کر دیا جائیگا میں سمجھتا ہوں کہ یہ عدالت کا حق تھا کہ عدالت
 کی طرف سے جو فیصلہ شکیں ہو وہ عدالت سے ہی ملتا ہے اس کی تفسیر کی گئی تھی
 لیکن میں متوجہ نہ ہوا اور قانون کے تحت عدالت میں کام کیا تو خود
 ہم اس کے خلاف کیا ضرورت پیش آئی ہوسکتی تھی اس وقت میں نے اس کی تفسیر کی
 اس چیز کو مانتے ہیں کہ کھنڈے ٹھیکوں اور میٹروں میں لٹیرے ہیں کہ جو
 یہ حکم عدالت سے ملتا ہے اس کے اس میں عدالت میں عدالت نہیں کی گئی اس لئے
 اس میں بھی کھنڈے نہ ہوتے تھے یہ وہ چیزیں ہیں کہ اس کے لئے عدالت
 ہوئے کہ وہ کچھ بد شکوک کا طرح حکم عدالت پر نہیں کیا تھا کہ یہ
 خود کھنڈے جلد سے ہیں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ کیا وہ نہیں ہے وہاں
 فرق کے زمانہ دن کو صبح ہونے کے لئے بد وقت اور عدالت کی کسی شخص پر
 ہے جس پر سب کا حق نہیں ہوگا وہ نہیں ہے وہی کہا ہے کہ جو حکم عدالت
 سے ملتا ہے وہ فرقہ کی قانون کی رتی سے اس کے خلاف مقامی حکام نے

ایسا کہ آپ نے آل انڈیا پارٹی میں ۱۹۲۱ء، بالیکراٹ کے ایک فیصلے کی ایک پٹھان سبکی کہ جو قوم کو اپنے مذہبی جوس نکالنے کا حق حاصل ہے اور یہ ایک مذہبی نشی ق سے جس کے لئے اس کی ضرورت نہیں ہے مگر جو اس وقت بھی ہو تو جی اس قوم کا قانونی حق میا میٹ نہیں ہوتا۔ اور ان کی برس استقلال نہ ہونے سے کام م ہو جاتا ہے اس سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ بھی صلا - کس فی پز کی حاجت نہیں دیتی ہے، کبھی جان فز پر بندشیں عاید کرتی ہے، کبھی نہیں آتا کہ ان کے لئے آؤر منٹ آؤر کی آؤ سے کھنڈ میں مرع صلابہ بند سکتی - یہ سل جبر کے لئے بننا ہونا، ناست کر دینی ہے - حتی کہ اب میلا دیں می مرع صلابہ پر بندشیں ہو گئی ہیں - جو نہایت مذہم اور کڈال لغزتہ پز ہے - جو پز ہے کہ ان کی وہ حکمت کے پاس ہو تک منس آید یہ خوب پز ہے کہ ان کے پاس کوئی منس کیا تو کیا حوت کا یہ فضل نہ تھا کہ وہ جو بھی کہ منس کے حکم پر کیا زیادتی کر ہے ہیں اس تو بھتا ہوں کہ یہ بھست کی محض زبردستی ہے - نہ اس کی عدالت ہے کہ وہ عاید کے جذبات کا خیال نہ کرے

ایک اور مباحثہ - زبانہ - یا قہ طعنی ہے - بی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک قبیلہ سب نے تو یہی تقریر کی ہے - جو مسکتا درت

بعد جلاس متوی ہو گیا۔

حاجیان صاحب صاحبہ جن معذرت نے ہر من میں صاحبانہ دیر میں
میں کئے جانے کی کتب ہوتے یہ فر۔ فی افسانہ ترک اس مسئلہ میں کسی
سے جعتہ لیتے رہتے ہیں کے - اور اسی سے لے لیں -

جناب الفضل الدین صاحب جناب سید یوسف علی صاحب

بیمار شہید الدین صاحب جناب شیخ امتیاز احمد صاحب

نوابزادہ یاقوت علی صاحب جناب مہدی علی صاحب

جناب علی احمد صاحب جناب شیخ حبیب اللہ صاحب

جناب حبیب الدین صاحب جناب مقصود علی صاحب

سید حبیب اللہ صاحب جناب سید یوسف صاحب

جناب شاہ نواز صاحب جناب علی شہدائے صاحب

جناب محبوب احمد صاحب جناب حبیب الرحمن صاحب

جناب غلام حسین صاحب جناب علی محمد صاحب

جناب مولیٰ صاحب جناب رحمت خان صاحب

جناب اویس خان صاحب جناب غنیمت اللہ صاحب

ہندو برہمنوں سے بھی مراد ذرا بڑے تانیدہ کہہ لیں

جن صاحبی کو دلا دیا۔

باب ششم

شیعوں کی ضد کے اسباب

میں قبل میں کہ چھ سو کر شیعوں و سنس کے وہ ہیں صلہ کے لفظ
موتی و وہ نام ہی شیعوں نے مرید صاحب کے کسی ہوس میں لکھ گئی جیسوں
ہی پڑھ جانے پختہ وقت اس کی دیکھ کر یہ ہے کوئی نئی نکلنے حاصل
کا باعث ہو سکتی۔

افروہات ہی قابل غور ہے کہ جب تمیز نہ دیا جاوے شیعہ حضرات یہ
میں تمیز کی طرح انہیں کے ہوس میں کھڑے ہو کر یہ قیاس متعین لیں ہاں
پختہ صحت میں درجہ ہی پختہ نہ ہو سکے کہ اندر میں صاحب کوئے
ہی اور غلام شیعہ کی خوش نصیبی و ان کی فروغ کے بد شیعہ و ام کہ
تصہبات و ملاقات کر دے صاحب کے صلہ میں اس قدر متعصبانہ و غیر
و ملا شیعہ کیوں اختیار کرتے ہیں۔

میں قبل میں یہی متعصبانہ و ملاقات کر دے ہیں متعصبانہ و ملا شیعہ
میں کہنے کے خلاف نہ ہوس کے بد کے تین مل کے ہوس کے انہیں متعصبانہ

جناب الحبيب

جناب - یارساد

جناب امیر شہزاد

جناب محمد منگولار

لیکن تجزیہ دہدہ کوئی مزید بصرہ کرنے کی صورت نہیں۔ مسلم
ملکوں میں کسی ملک اور مسلمان کی متضاد روش کافی قبیح ہے۔
چوکی ہے۔ اگر ہر ملک کے ان کے دل میں احساس شرمندگی پیدا کرنے کے
نئے کال نہیں۔ اور مسلم ممالک کی عبادت کے ایذا دہی عرق شرم میں فرق جاننے
کے لئے ہمیں انہیں تو اس میں ایسی کاریاں ہیں۔

یہ دلی غمیدہ ہے کہ تقریر کے سننے کے بعد ایک افغان کہنے ہیں۔
 میں تم کو تیرے ساتھ بکستوں گا۔ تو پھر اس کے سننے میں کچھ عرض
 کرنا۔

مختلف کلاسیں بہت مگر قتل کے لیے ایک ہی جگہ میں تھے اور یہیں
 گھسنے کے ایک شدید ہنگامہ میں کہہ جاتا ہے کہ یہاں ہر ایک کو
 صاحب یک ہر شیدہ مال میں اور یہ صاحب کی مخالفت میں گھسوں گے
 پیش ہیں۔

ہو کر کچھ شیدہ اجاڑنے کے لیے ہر کس نے قتل کر دیا۔ وہ گھسنے کے
 قلعہ کا کٹر دیر میں یہ ایک کمرہ انہوں نے کسی فرض سے کہہ کر دیا تھا جس
 پر وہاں کی تمام مہاجر صاحب کچھ ہی تھے یہ کہیں صاحب میں صاحب
 کے خلاف مخالفت تھے اس کے دل خواہش نہ تھے کہ تباہ کر دیا ہو جائے
 میں نے سہرا کا نقطہ نگاہ پیش کیا انہوں نے پتہ نہ لگا دیا پیش کیا۔ میں نے
 انہیں بتایا کہ اگر میں سکھیں شیروں کو تاقی ضد ذکر کرنا چاہئے اور ایسا
 سخت یہ اختیار کرنا چاہئے جس میں مصالحت کی کوئی صورت نہ ہے یہ
 گھسنے کے خلاف کیا کرنا ہے کہ حالت میں منہ ہیں۔ صورت کا نکاح چل
 رہا ہے۔ یہ انداز پر صورت میں کے ڈرگوس ہونے کا اندیشہ ہے۔ لیکن
 انہوں نے ایک شخص کو کہہ دیا کہ وہ دینی میں نہ ہے کہ تو آخر شاہ فرمایا
 کہ ہم جانتے ہیں کہ حکومت کا ہر مہر میں کے ساتھ ہے۔ لیکن چین کی زندگی
 جس کے ساتھ ہے۔ یہی وقت بھی نہ رہا نہیں۔ بہر حال فتح ہو جائی ہی
 ہے۔ لیکن میں نے یہ کہہ کر کہا کہ اگر وہی فساد کی طاقت کی سہولت باور

تھیں وہ کاروں وغیرہ شائع ہوئے اور موجود ہے ہیں۔ ان میں زمانہ گھر کی
 سکیم اور اس کے زمانہ کی طرف سے بہت حد تک دخل ہے۔ اور جس طرح
 شہید علی کی تحریک کن کن نہیں اس لئے بہت سے شیعہ چھپرہ کر عام
 مسائل کو حل کے تحت شتعل کی محتاج ہی وہ اپنی جگہ لیجئے والی
 سکیم کے تحت لکھنا ہیں شیعوں و سنہوں کو باہم شتعل کرنے کے واسطے
 لکھیے یہی اندیشہ ہے کہ شیعوں کی اس غیر معمولی ضعیف کہ وہ مرعہ صمد
 و ... سے ... و بعد میں ہر جس کوئی قابل وقار یا باعث شتعل بات
 زہر برداشت نہیں کر سکتے ہیں زمانہ گھر کی اس جگہ لیجئے والی سکیم کا کسی
 نہ کسی طرح شاید دخل ہو میں اس بارے میں یہ تحقیقات کیں کہ شہید
 علی ایک کڑی لمحہ تیاب ہوتی ہے لیکن میں اس کا اس لئے خدا نہیں
 کرتا کہ اس کا نام کرنا نہ ہو کی باقی کڑیوں کو چپ نہ ہوا باعث زہر ... ساتھ میں
 اردو نامنا سب نہیں کہ ہر مورخ زریوں نے شہید علی کی کہ اپنی صفات
 قریب کر لیں مٹی کرتے ہیں لیکن شیعوں نے ان کی صفات سے فائدہ اٹھا
 قبول نہ کیا ہے

۲۔ مرزا محمود کی منتقاناہ سکیم

یہاں یہ بیان کر دینا بھی مناسب ہے کہ زبیر علی خاں نے اپنے ایک خط میں جو منتقل انہی کے ۳۲ زبیر کی شاعریوں میں دو سے تین طریق کے سہارہ لطیف میں محمد نظام قیام صاحب کے ایک خط پر بالفاظ میر تقی میر کا نقل نقل شدہ ہے جو ہے کہ:

”میں اپنے دو گھوں کی دوتوں کو بچاؤ آتے۔۔۔ امار کو شاید یہی خیال ہو
 کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہمارے ان کے مشترک ہیں انہیں یہ سن پر
 عمل نہیں کر سکتے جس بار ہمارے دوتوں کے مشترک ہیں بس یہ ان پر بھی
 عمل نہیں کر سکتے اور جیت سارے دوتوں کے مشترک ہیں یہ ان پر بھی عمل
 نہیں کر سکتے پس یہ سب بدلہ لے لے سکتے ہیں یہ سب کچھ دست ہے
 مگر میں نے بھی وہ نیکم باب سوچ لی ہے جس کے باعث اپنے
 دو گھوں کی دوتوں کو بچاؤ آئیں یہاں کار ہی زخم لگایا جاسکتا ہے کہ
 وہ نہیں دوتوں تک جلتے پہن کے گا۔“

میں نے انھیں دیکھا تھا کہ وہ ایک تیرہ سو چوبیس کی روٹی کھا رہے تھے۔

یہ تو خیال ہے کہ کمسنویہ شیروں اور سنسوں کے منسوب ہر چہ تھاں تھی

نہ اس کے کسی کو ناراض ہونے کا موقع تھ۔

ہندوستان میں کہیں شیخ کے بدوس کی سنی مخالفت کرتے ہوئے
 خطرے میں۔ اور کہیں شیخوں کے بدوس کی شیعہ مخالفت کرتے ہوئے دکھائی
 دیتے ہیں۔ لیکن اس ملک میں جیسے مسلمانوں کے بدوس نہ دیکھے جیسا کہ
 دوسرے ممالک میں دیکھا جاتا ہے۔ مختلف مذاہب کے مختلف قسم کے بدوسوں
 وہ مختلف طاقت پرکھتا ہے۔ یہ سب کچھ ہمیں اس ملک کی مخالفت
 نہیں توڑیہ۔ بلکہ ابن تہ کے بدوس کی مخالفت قدم کو بیکار کشی کی اور یہ
 کشش میں مبتلا کر دیتی ہے۔

صحیح راہ عمل

۱۔ صحابہؓ پر ایمان نہ رکھنے کے لیے ایک اور عمل متعین کیا جاسکتا
 ہے۔ جو کہ یہ حالت پہنچنے والوں کی دوسری بدوس بنائے۔ لیکن اپنے قول
 و فعل سے اپنی مسابجاہات کو شکست کا موقع نہ دے۔ یہ تہذیب کی عین
 زبردستی ہے۔ جو یہ کہلاتے ہیں۔ ہندوستان میں یہی تہذیب کی عین
 اختیار کر رہے ہیں۔ اور یہی یہ کہلاتے ہیں کہ ان کی بدوس جو بنائے
 سنی مجاہدین کو سمجھا، ہندوستان میں ہندو تہذیب کو ان کے سنی
 مجاہدین کا کام ہے۔ لیکن ان کے کوئی بات کہنے سے جتن میں اپنے

بارمفستہ

اعزاز کا اتمام حجت

» ہاں گفتگو کے معاملات میں جتنے بڑے شرانگہ پیش کرنے کے باوجود
جب ہیمنڈ مکسنٹون دلت سے صاف کچھ کوئی اقدام نہ ہوا اور کوئی رہنما
نہ یافت نہ ہو سکی تو میں نے بندھنوں سے شیعہ سنی کشیدگی کے بارے میں
آنکھوں سے جھگڑاؤں کو غور کرنے سے بے ادوارہ انداز مکسنٹون کی صدارت
کے لئے ہونے والے سب ذیل الفاظ کی مدد سے ہیمنڈ مکسنٹون کو بھیجی اور اتحاد
عمل پیدا کرنے کی دعوت دی۔

شیعہ سنی کی کشمکش!

» مکسنٹون کا ٹیڑھ اور صبر و محبت کے سلسلے میں شیعہ سنی کشمکش
کا انکار نہ بنا سکتا ہے۔ نہ تو انہیں کہیں اس ترکیب کے گذشتہ
وقائع سے کوئی تعلق کر کے فراموش ہیں سے کسی کو شکورہ کا فرقہ ہے لیکن
بجائے ذمہ داری سے سرپریش نظر سمجھو، وہ عمل قوم کے سامنے پیش کرنے سے

ہو حقیقی جذبہ کا یہ کیا جس نے اس ابتدائی دور میں غارتگری کو روک کر
 سلام کی بنیادوں کو استوار کیا مگر جناب امیر محمد مسلم کا اہل گروہ
 ہی جانی حرم ہوتا۔ کدھ صبح صبح کو بدلتا کرتے تھے تو وہ صبح کو
 اتنے سلطنت پر بیٹھے۔ ان کے نام ہا سکھ اور جب وہ مسلمانی میں آئی
 رہتے کب دیکھ سکتے تھے۔ لیکن انہیں نے اصولی اندازتوں کے
 وجود بھی اس امر کو پسند نہیں کیا کہ وہ عالم سماجی کے شیار سے کوئی حق
 میں کے فریضہ نشر کریں۔ یہ کام بڑے صبر کا تقاضا تھا۔ لیکن جبر کرنا تو ان
 کی یہ وہی کاوش ہے کہ کتنے وقت دامن جبر کو ہاتھ سے چھوڑنا کتنا نصیحت نہیں۔

بنو امیہ اور بنو عباس

کون نہیں جانتا کہ جناب امیر محمد کے مانتے ہی سے بنو امیہ
 نہیں۔ اور ایک وقت دو بھی آیا جب کہ یکساں حلقہ عباس ہیں بلکہ طلب
 و دوسری طرف ابو سفین نے اپنی مذمت میں مذکور کتاب کے حق
 نہایت کاٹھا ہوا قرار کیا۔ یہ حضرت امیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلوں اپنی
 تائید و حمایت کا یقین دہانہ تھا کہ بنو امیہ جو بنو عباس کے غلوں
 اور غلوئے سنیہ ہیں۔ یہ پیدل بھڑوں۔ جد علی حد امیر کے لشکر برسر
 پیکر نکلتے آتے۔ اعداد کا یقین دہانہ ہے۔ ان دنوں بنو عباس اپنے

شیعہ جانوں سے مرعہ صوبہ کے مسلمانوں کا کہنے پر غرض منصبی
 سے سبکدوش ہو چکا تھا۔ اس کے لئے اپنی اور دنیاوی سرطوتی
 کا خیال نہ تھا۔

مسئلہ خلافت

مجھے صواب ہے کہ بعض مسلمانوں کی یہی افہامی نہیں میری بات کسی قدر
 ناگوار ہوگی لیکن میں یہ کہوں کہ میرے سامنے ان ہی بزرگوں کا ارادہ حسن
 ہے جن کے ہم پر دین کی نعمت میں ارشاد ہو کر یہ شیعہ جاتی مرعہ صوبہ
 پر غرض کرتے ہیں۔ اور اسی لیے ہمیں کاغذ جس میں مرعہ صوبہ پر جس جگہ
 قبول نہیں کرتے۔ حکومت جس بات میں اختلاف ہے اس سے نہیں یکے جیب
 میرا غور میں اس کا جواب سات اب علی احمد میرا دوسرے کے بعد مسئلہ
 خلافت علی میریت سے تمام مسلمانوں کے سامنے آیا تو اس قدم اصراری اختلاف
 و افہامی شکایت کے باوجود عقیدہ بنی سادہ میں کثرت معرفت کے
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سپرد کئے جانے سے حضرت علی ابن ابی طالب
 میرا اسلام کوئی۔ آپ نے میرا غور کی غلیوں میں مسجد نبوی کے صحن
 و نماز گاہ پر کثرت غلہ کے باوجود اس مقام کے جس کے میدانوں اور مساجد
 میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ممت و شاکر قبول کیا۔ اور خدمت اسلام

من بالهوت من الطفل بشدي منه من اندجحت على مكنون
 حبه لو جئت ان لا اضطرب ثم اضطراب لاسم في العوى
 بعيد اسے روک فتنے کے مندریں کو جات کی کشیتوں سے میری جاؤ گی
 نازت کے رات سے کن روکش ہو۔ اور غافرت کے ہی تدارک چیلکد۔
 اور آپ غور اپنے آج غافرت کو تدارک چیلکست میں تدارک سلا می
 بھی غافرت اور غفرت سے ہی جاتے یہ لکھوائی تے اسے چنے کیلئے لکھے
 سہارا ہاتے، اور یہ دو فقرے جے جو کہنے والے کہ میں میں ایک جاتے
 اور شخص چیل کی اس وقت تماش کرے جب اس کے چنے کا وقت نہ ہو
 اس کی مثال اس ہونے والے کی ہوتی ہے جو اپنی کسی فیملی کی جاتی میں
 اسے کہیں جو محنت تو اس کی موت ہو لیکن نامہ جو کو چنے پس اگر میں کہوں
 اگر سعادت میری ہوتی ہے وہ مجھے مہی چاہتے، تو وہ کی کہیں گے کہ میں نے باہر
 کی جوں کی تو رہیں خاموش میں اور وہی دوزوں تو کہیں گے کہ
 میں موت سے ڈر گیا۔ افسوس یہ چھوٹے بڑے اور کچھ بچنے کے بعد اب
 جی مجھ پر ڈرنے کا زہم عائد تو ملے، لہذا نہ کی قسم بولی بسا دوزخ موت
 سے اس قدر افسانہ کہتا ہے کہ وہ اپنے اپنے اپنی ہی کی پھیلتوں سے
 سقدنس نہیں بکتا لیکن مجھے اس طرحی سے پانی و فیت ہے
 سے کہیں کہ پہلے کریں وقتاً سے اس میں اس طرح بیکار نہ کریں

میثیت کھتے تھے ۔ ان کی اوڑھے بعد میں دشتی اور بعد میں نقیر
 قائم کر کے تخت سادھت کھدیوں تک جو اس دور بڑھاس کے قبضہ
 میں رکھ کر تمام دنیا پر دوش خاندانوں کا ڈنکا بجایا۔ اس وقت ایکھن
 مانعین بڑا وقت تھا وہ تھا۔ عروہ سری طاق مسیاد کذب اور سجات کی
 نبوت باطل کی تائید کرنے والے لشکروں سے قابو تھا۔ اگر جناب نیز بھی
 موقع کی تلاش میں مرنے تو غارت وقت کی مشکلات سے نڈر و اٹھنا
 اور بھاس اور ہونیس کی دعوت پر پائی کہنا پڑا شکل نہ تھا۔

حضرت امیر علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ

لیکن آپ نے تمام فتنوں کو مری نیند سا دیا اور اس سب کو دوستی اور
 شہادت و شہادت کا ثبوت دیا جس کی رو سے مسکن کیلئے آبادیوں کی سیاست رہی۔
 آپ نے اپنے پیروکاروں سے خطاب کرتے ہوئے شہداء کو کہا کہ اے ایمان
 شہداء! اصحاب! اے اہل حق! بھلائے اللہ! جو عن طریق اللہ فرما
 اضع القہر للفاخرۃ و اضع الاماء اجن و لقمۃ یغض بہا
 اکہد و یجتنی الثمنا لغير وقت یہاں کہ کالزرا بقیہ ہجرت
 فان اقل یقولو مریسی المثل انہ کہ - ایتولو اجسزع
 من الموت ہیبت بعد السبا و اتقوا مدلا بن ابی طالب

وقت صلوات کے شخص کے قریب دست برداری دی جس کے پیچھے کا پر
نقطہ شیرہ بلکہ کھڑی بھی لگتے چینی کرتے ہیں لیکن عداوت بھی نہ کرتے خون
سے پہنے کے لئے ہانے بہ شہادت سے ہاتھ کھینچے - پھندا پھینچے
خانہ کے مخالف کے ہاتھ میں کاہلوت کو یہ یا تاکر ہا شہادت کی
زبانی میں سلامی مفاد کو نقصان پہنچے یا اس صبح سے بعد وہ ہونے کے
ساتھیں پختہ ہیں اور حسیں نہیں - اور یہ یہ صہریہ کی مرعوثا
سے مللہ سے کھتا برا اور باز نہ لگے

امر معصومین کا طرز عمل

امر معصومین کا یہ طرز عمل اس وقت ہمیں قلمبند ہے جب ہم کہہ کر کہ
شہادت ہوئے گئے کہ کوئی اور ہوسل سے ہوتے ہوئے شہادت کہہ رہے ہیں
پہنچیں وہ دینہ جہاد کو دوازہ سبب ہیں پاس راست میں دھیں کہ تپ
میریں کہ تو ایسی ہی میں جانتے ہیں کہ نہ شہادت کہہ لایے شہادت
کہہ کر کہ وہ کہنے نیویں تو نہیں میں انہماک صحت و دیانت ہے کہ وہ
انہماک پر بالکل سے نہ چھپائے صہریہ یہ بہ ہوسل صہریہ ہوں کے
صہریہ وہ ہوسہ پر ہیں ہوسہ پر ہیں ہوسہ پر ہیں کہنے کہنے علی بن
الحسین بتاؤ آج کن صہریہ ہے ہوسہ پر ہیں ہوسہ پر ہیں ہوسہ پر ہیں

جس طرح گیسکتوں میں فائر کی ریشیاں بقیہ نظر آتی ہیں :-
 سیاستمدار ہی کے اس مدیم المنظر احاطہ کے بعد مجبوری کے گنجائش
 کس سے گلاسٹون، ایڈمز، سلیج، اور ولیم کمنوں کے سختی سے ملے ہیں
 ایجنڈا کو بھی براہ عمل مل سکتے ہیں کہ وہ میانی کی امید کے باوجود اپنے تاق
 مخالفت کو اتار کر پسینہ دیں۔ سختی ہو کر ان کے ساتھ متحدہ آواز دیں۔
 لہذا انہیں ہرگز نہ غور، و نہ معطل اور تمام حالات اسلامی میں حکومت کرنے کا
 موقع دیں۔ جن سے ان کی طرح دشمنان میں جوت لوگوں کی زبانیں کھلیں
 تو آج ملکوں میں ایسی اور شہر میں من مسمو پر اعتراض کرنا کسی خاص مرید
 کار کے لئے شایان شان معلوم نہیں ہوگا۔

اسوۂ جناب ام حسن علیہ السلام

اسوۂ جناب بیچے ساتھ اگرچہ اسوۂ جناب ام حسن علیہ السلام کو دیکھ
 تو بعد بھی دس جہت حاصل ہو گئی۔ ایسے ہی نے جناب امیر خرمین علی
 ابن ابی طالب کے غزوات لڑائیں بڑی تھیں، ام حسن علیہ السلام کے
 پاس شکر موجود تھے۔ روایات روٹی ب سکتی تھیں۔ مگر آپ روٹی لڑتے تو
 دینا آپ کو حق بجانب کہتی سوتاپ، یعنی نفاذ کتہ چینی نہ کی جاسکتی بلکہ
 آپ نے بھی فرمایا کہ میں مسلمانوں کا خون پیتا دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ آپ نے

کے صوبہ نے عمر جو کام کیا۔ اور اہل بیت نے یحییٰ قرآن پڑھیں۔
 اس فوج کو اپنے کئے کے پیشہ خدمت بھی اور ان کا نقصان بھی
 تھے۔ انھوں نے شیعہ اہل ذلت سرور اور اسد و غیرہ کے مذہب کو بھی
 نہیں دیا اس فوج کو نہ بھی اور اس کی بھی برائی کا پتہ نہ دیا کہ وہ کیا بھی
 نہیں دیکھیں انھوں نے اس بات کو نہ سمجھا کہ یہ فوج کو شائع کریں
 اور اگر اس میں کوئی بات خط و کتابت کی تھی تو یہ بھی
 انھیں نہ اس کو نہ شائع کرنا ہی مناسب سمجھا اور اس کا بہترین جواب یہ
 تھا کہ کیا کہ ایک عرصے کے بعد اس کے بعد اس میں خط و کتابت پر پابندی
 مسجد شیعہ میں کے پاس میں یہ دیکھیں اور اس کے ساتھ ہر ایک کو
 پنے کلام میں جگہ ہی اور اس میں خوش ہوتے رہے کہ ہر ایک ہم کو کہہ
 ہیں آج اس ہم کے غریب و غریب و غریب کے ساتھ ہیں۔ جس صورت
 میں انھوں نے قوم شیعہ کو جتنا کیا ہے۔ اس کا فائدہ وہ جو وہ گرم دہائی کے
 ہونے کے بعد ہونا بھی شروع ہوگا۔ اس کی کہہ کہ پاشی بھی ہے
 مزید ہے۔

اس مقام پر یہ بھی عرض کروں کہ اہل بیت نے ہمیشہ سلامت
 دی کا ماتہ اختیار کیا اور کسی خط و کتابت کی بات نہ دی کہ
 میں قرآن کے سلسلے میں جہاں ہیں جناب دیر نہ پہنچے علم

کے شیعہ میل گھیر کر حرمِ حرمِ شریف پر متعصب ہو کر ہتھیار اٹھا کر اپنی ہمت کا اظہار کرتے۔

جواب میرے بھائی کو دے کر وہ بکر مراد شاہ کے یکساں فحشہ میں کوئی جہت نہ کوئی رئیس کوئی راجہ یا کوئی عالم کبھی ہے جو جہت کر کے کہہ کہ جواب دیکھ کر یہی کہتے ہوئے ہیں وہ کہ جسکی حق اسوں کے رکھ رکھ نہیں کر لیا یہ سمجھا ہائے کہ وہ عدت پر یہی فتنہ سننے میں غفلت کو غلط نہ بتاؤں قبیحہ کہتے ہیں۔

انجامیت نے مکارہ خلق کا ہمیشہ سبق دیا اور پھر وہیں کجبتا خلق کا غور نہ بننے کی نہایت کی لیکن فحشہ کہ آج نہیں کھڑے ہوئے دین کو مکاریہ داغ لگایا جا۔ بسے عدو پر اس پر فرمایا جا۔ ابجے وہ مہینہ مل لوگ بھی وہی مہینہ ان کے غور سے سمجھتے ہیں پہلے کی جہت کرتے۔

کھنوں کے خون سے مستعد کرتے ہوئے یہی مناسب سمجھا کہ صاحب
وصل اسی اہلیت کے ہم پر کشش دیتا اسلئے کہ وہ اس کو خطاب و کلمے ایسا انہوں
لئے تمام رکھ کر کہلاتے ہوئے اور حضرات ابو بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ کے عہد
کے تمام واقعات سے آگاہ ہوتے ہوئے ہمیشہ ان کے ساتھ زیادہ سے
زیادہ حسن سلوک ظاہر کیا اور ان کے ہر رسلطنت میں ہمیشہ ان کی مدد کی
اور جہاں یہاں کسی اور ملک کے خلاف مہم میں مشکلات کا سامنا ہوتا تو
ہم سے بہتر مشورہ دیا اور اس کی راہ دکھائی۔

انہیں نسبی تعلقات کو روکنے کے لئے جو ان کے ہمدرد ہندوستان
میں شیعہ بنی خرق کا باعث بن رہے ہیں۔ یہاں تک کیا کہ پختہ پختہ بننے
کے ہم ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ رکھے۔ یہ ہمہ گیر زمین مظلوم کے ساتھ کربہ کے
میں ہیں یہ تین مذہب یا مذہب کا نام کہتے ہوں۔ یہاں نشانہ کرتے ہیں آج
ملک کی شیعہ شاعر اور دیگر یہ مذہب یا مذہب آریج۔ جو کبھی مجالس حوا میں رہا
اپنی لکھنؤ میں لکھنؤ میں لکھنؤ۔ یہ لکھنؤ میں لکھنؤ کا ذکر ہو
ہے۔ لیکن ان کے ہم کسی مرثیہ گو اور ماحظ کی زبان پر اس لئے نہیں
تھے کہ کسی کے دل کو اسی جناب علی رضی اللہ عنہ سے لکھنؤ کے ہم جو
عمرہ وطن لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ
آج ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ کے ہم یہ سب سب مفید ہوتے کہ لکھنؤ لکھنؤ

روایت شدہ تھے۔ ان میں سے گئے ایک کشتی کی پہنٹ جیسا
 میں پہنچ کر چلا ہوں۔ وہ جہن کو ذہب جیتا دی اور اس کا حکم
 ذہب میں حکومت یونی کے ساتھ تھے اور اس وقت کوئی تھا کہ مرع
 صواب کے ساتھ پرانی فیصلہ صادر کرتی لیکن اس نے اس بات میں
 وہ وقت پہنچا تھیں ان کے سپرد کرنا ہی مناسب سمجھیں۔ ان دنوں
 کے قریب پانچ سو کام کرنے کے بعد لاگرس نے وہ دن تیس مرتب کرنا فیصلہ کیا
 اور چھ مہینوں میں جن میں ایک یونی بھی تھا۔ لاگرس نے اسے حکم لے لیا
 اور تیس مرتب کیں اور اپنے جہل کا چار۔ بی۔ یں۔ ذہب جیتا دی کی کا جن
 ذہب کا یونی میں خاتمہ ہوا۔ اور ب۔ یں۔ صواب کا صادر لاگرس
 کوینٹ کے سپرد ہوا۔

جس میں چھتاری۔ ذہب نے اس معاملہ میں مزید کر ہی مناسب سمجھا
 تھا۔ اس نے لاگرس۔ ذہب میں بہت طلب کرنے کی۔ اور اس کا
 کوینٹ نے اس کیشن کی بات۔ اور اس پر اپنا فیصلہ صادر کیا۔ اس
 فیصلہ کے پر کوینٹ نے اس کوینٹ نے لکھا۔

کوینٹ اس بات کو نہ مکرنا چاہتی تھی کہ جس کا یہ کوینٹ
 جس نے نہیں جتنا نہیں جاس عام۔ اور اس میں غلطی ٹھٹھ
 کی۔ اور اس کوینٹ اس میں جاس نہیں جاس۔ کہ کوینٹ کا ہے

باز ششم

انسپکشن کی پورٹ اور بدلتی ہوئی حکومتیں

سال ۱۹۲۰ء کا یہ اس سب سے دور ہے کہ ہندوستان میں اس سال نئے
آئین کا آغاز ہوا اور حکومت و قانون بن گئے۔ ہر صوبہ میں اس دور کے صدر
طرز حکومت بن گیا اور اب کامیاب نئے نمائندوں کے ہاتھ میں آیا جو لوگوں
کی جانب سے منتخب ہوئے تھے۔

پانچویں بعض دوسرے صوبوں کی طرح ایک وزیر اعلیٰ بن گیا۔ یعنی یہ کہ
ملک کا گورنر کے برابر اقتدار میں آئے اور ان کو یہ حق عطا کر دیا گیا کہ
کھانا تک بگ ڈو سنبھالتے۔ لیکن گورنر ابھی اس بات کا فیصلہ نہ
کر سکی تھی کہ یہ دائرہ ترقیوں کی جانتا یا نہ اس لئے چھ صوبوں کے گورنروں
نے جلیقہ کی پائینوں میں سے دوسرا نمونہ کر کے چھ صوبوں میں عارضی بنائیں
تاکہ گورنر اس وقت تک کام کر سکیں۔ جب تک سبیل کا جاس نہ
ہو جائے۔

پانچویں اس وقت کی وزیر اعظم ہندو سر کرنی بیندو جی سیمپل

یہ حد نہیں مقرر دیں کہ وہ حکومت یونی سے کھٹو کر کے اس مسئلہ کو
 کریں۔ جس اعلان میں انہیں سفید بھی لکھا کہ حکومت یونی سے
 وہ اس مسئلہ کو حل کر لیں کامیاب نہ رہے تو وہ خود اس کے بعد
 سل بمزانی کریں گے۔

سیناٹ کھٹو نے اس اعلان پر سل بمزانی و فیو کے خیالات کو
 نہ کر دیا اور حکومت کے فیصلہ پر ہی سے اتفاق کرنے لگے۔

حکومت پھر التوا پہ تو رتی یہی ستنے کو کمیشنز گز گئے۔ حکومت
 انجمنستان ہونے کے قریب ایک سال بعد مولانا محمد رشید مددگار
 حضرت خلیفہ روزیک مہرہ حاذق کے ذریعہ میں مولانا پابک
 میں مع صاحب کا جلسہ کرنے کی آمد کی گئی۔ اس موقع پر مولانا صاحب
 نے اپنے تقریر میں اس ضابطہ فوجداری گرفتار کرنے لگے۔

اس موقع پر کھٹو کے سربراہوں نے یہ پانچ سو شروع کیا کہ مولانا
 حسین احمد علی صاحب مولانا کے لوگ چونکہ کانگریسی ہیں۔ اس کے لیے اس نے
 حکومت یونی کے خلاف سل بمزانی نہیں کرتے۔ خدا جانے وہ کیا
 سوچ رہی کہ وہ اس وقت پر بھی اپنی غیر جانبداری کو بقا نہ کر سکے۔ مولانا
 مولانا کان و کان مولانا مولانا پر نہ لگے کہ دیکھو۔ مگر جی حکومت کی یہ
 سل بمزانی کرتے تھے۔ یونین کانگریس حکومت کے خلاف سل بمزانی

جگہ، صوبہ سادات کات کے کس باقیہ ہو مگر سادات پر ہی کرکٹیں ہیں
 صوبہ پر حملہ پانچ بجے بیعتت تمام کھتیدہ و نقطہ نظر میں فرق ہوتا
 گزشتہ کا یہ فرض رہا ہے کہ وہ میں ماس کو تمام کھتے کے لئے داخلت
 کر کے صوبہ دیکھیں کی سہولت کا خیال رکھے :

اس طرح حکومت یونے نے مشن میں پرنسپل کے ساتھ صوبہ کے
 حق کو تسلیم کیا۔ اس نواز میں کھیتا نہیں ہیں اس مطلب کا یہ زیورشن پاس
 کیا گیا کہ کھیتی کی پودت اگر پر کڑوی گولی ہے لیکن میں سے کھانا ہوگا۔
 اس سب کھیتی کی پوشش ثابت کرنے سے قبل یہ فیہ پر جس نے یہ پیش کیا
 تھا کہ کھیتی کی پودت پر ذہنی حق کو حاصل کرتا ہے۔

حکومت یونے نے اس فیصلہ کو بعد ہی جاری عمل اس لئے پہنچا کہ حالات
 بہتر ہوں لیکن ایسا صوبہ ہر وقت کے ریشہ دانی کرنے والی طاقتوں کو اس
 کا غیر صوابی و بشیوں کے رویہ میں سختی پیدا ہوتی حکومت کا فیصلہ
 شائع ہونے سے پہلے ہی کھیتوں میں باہمی فساد برپا تھا۔ اس کے شروع ہونے
 کے بعد بھی فساد ہوتا رہا کہ کئی ایک گرفتاریاں ہوئیں۔ مولوی عبد مشکور اور
 ان کے رفقاء بھی زیرِ دفعہ گرفتار کئے گئے۔

اس بعد چوہا نامیہ احمد صاحب نسیم کی قریبی مصلحت کے بغیر
 سنیاہی کھیتوں سے چل کر گواہی کی اصل ہونے والی ہو۔ قانون شکنی سے باز

باب پنجم

شیعوں کی طرف سے تحریک تبراکا اجرا

۱۰۔ سچا مطلب یہی ایک ماہ سے زیادہ کا عرصہ ہوا تھا لیکن
 مکتوب کے شیخ حضرت نے نہ تو دیکھا نہ سنا۔ فوراً تہذیب کا سلسلہ
 شروع کیا۔ نہ ملایا نہ خط و کتابت کہ جس سے دل سے غم کرنے کا موقع دیا
 نہ جہت نہ دیا۔ لاکھوت میں پانچ سو سال کی بہت دی۔ جو لوگ قوم
 کو یک کر دیں، حسین پتے تھے وہ پتہ نہ ملے۔

مکتوب کے بعض مقتدر علما اور دیگر حضرات اس خیال کا فائدہ نہ لے سکتے
 ہیں کہ کتنے تھے ہیں یہ جو لوگ تحریک تبراکا اجرا کے لئے تھے
 وہ خود پرکریان کرتے ہیں کہ کدیاں کو شکایت ہے کہ وہ سچا
 نہیں کیا گیا۔ لیکن جب شہ میں لوگ مل گئے وہ شیعہ ہو گئے تو اب
 کون پتہ دے گا کہ کچھ۔ غرضی تو ہی جہاد کی گرفتار تحریک تھی
 مکتوب کے یہ وہ شیعہ ہیں جن میں کوئی بہت بڑا ہے۔ مکتوب
 کی حاجت ہو تو خود اپنی فوج کو اس میں تین شکستیں تھیں کہ

نہیں کہتے۔ انہیں خیال تھا کہ یہی پاپکینڈ اسٹریکس کے لئے بہت مہم
گاہت ہوگا۔ یہ پاپکینڈ: اشتیاقات کے لئے بھی ہے۔

لیکن انہیں کیا پتہ تھا کہ مولانا حسین احمد دہلوی اسرار کے علاوہ
لاٹری کے ایسے عاشق ناز تھے کہ وہ کسی کا ٹکڑا سے ٹکڑے کر لینے کو تیار
نہیں ہوتے تھے۔

مولانا حسین احمد نے بھی سول نافرمانی کا فیصلہ کیا اور مجلس اسرار کو
بھی ان کے فیصلے کے بعد سول نافرمانی میں حصہ لینا پڑا۔ کیونکہ انہیں کے
اشاد کے مطابق سول نافرمانی پہلے ملتوی کی گئی تھی۔

اس سول نافرمانی کا نتیجہ نکلا کہ ۳ مارچ کو یونیورسٹی کے طلبہ نے
ایک انجمن ۳ راجہ شاہ کو مرحی صوابہ کا جوس نکالنے کی اجازت دینے
کو مدعو کیا۔

مجھے بھی مصروف کر دیا کہ میں صاحب سب دھرم متوں کو پینٹ کر بی جاؤں
 ساتھ جس نے ہماری فتوح مکی۔۔۔ رجب اول فتح شکست کا دن تو
 اس نے رجب اول فتح قبل کہ کہتا اپنے سر پہ ترمینا قلوں نے
 بول کر چھین کے نبی یوں کے سنو توں کے باتہ کہہ کر لے میں یہ پابستا
 تھا کہ یہ کہیں صاحب۔۔۔ بن کی قیل کے لوگ اپنی مہم میرہ دن کا خطو کہ
 لیں۔ چکا تہہ مکے لے جو چکر سکے ہونا نہیں معلوم ہو جئے۔ کرمی
 ہاتھوں میں میرہ روی کے معمول تھا ذکر ایسٹرن تہہ ہوا دل دھڑکے
 بھر لینا کافی نہیں۔

۱۱ رجب اول گز ہاں خدو صبا ہا ہوس نکل ہاں کے ہد
 بھی میں کہہ ہا صفا موش رہا کہ کوکر ایشیوں نے بیضا م تاقوں کے
 ہا دنسے کو چھوڑا کہ نہ ہا تاقوں کی ہوت نکھو یہ تہہ یمن شراعیہ کیا۔

عہا تما گاندھی سے ملاقات

شیخوں ایک ہا ذہن۔۔۔ محمد علی سے مرہنہ بکنا ہا ایسٹ
 کہنے کے لے ہا کوٹ لک پہنچا۔ مجھے خبر نہ تہہ کہ ہا گاندھی
 کے پاس پہنچ کے لے گئے۔ اس کی ذمیت کا خیال کیا۔ نہ ہا گاندھی
 کے خیبات کا۔۔۔ بھول گئے کہ ہا تہہ گاندھی ہا شخص ہا ہا ہا گاندھی

کھنکھنے لگی اس لئے کہ اس سے تھک رہے تھے کہ وہ چہرہ اور
۴۴ رمضان کو مدینہ صلیب پر پابندی قائم نہ کی جائے۔ جو کچھ من کو وہ یہ تھا
کمال بھروسہ تھا پابندیوں پر اس کی اور جو کوئی ضمانت ہو کر بڑے خطرہ میں
کاہم عزت سے بیٹھا۔ وہ گرفتار کیا جائے گا فقط سال میں ایک دن یہ اجازت
ہوگی کہ مدینہ صلیب کا مہر نہ لگایا جائے۔

اس ایک دن میں بھی دن کا ایک حصہ اس کا سکنے مخصوص ہوا
تھے مضمون ہوئے جن پیشیوں کے محلے یا باغ تھے اوست نہ ہوں۔
سنی لینا۔ اس نے اپنی اور اندیشی سے اس فیصلہ کو قبول کر کے اپنی
فلست کو فتح سے بدل دیا۔ لیکن شیدائوں نے اپنی قوم کو تحریک تہرا
میں جھگڑا کر دیا۔ یہاں سواہی کیا اور اپنی فتح کو شکست۔ یہیں بھی بدل دیا۔

میری خاموشی کی وجوہات

لوگ پوچھیں گے کہیں اس قرآن کی ابتدا میں خاموشی کیوں نہ ہو
خاموشی کا وہیل نہ تھی۔ مجھے کئی اجاب لئے تھے وہاں رہنے کو کہا جن میں
سلگی تھے اور شید بھی ہر ایک کے دماغ میں وہیل تھے شید ابھ
مجھے اس نے خاموشی دیکھنا چاہتے تھے کہ ان کو کیا سیدھی کہ وہاں کوئی
دست نہ ہانے پر کر کہ یہاں اول کے ہوں کو بند کر سکیں گے۔ وہ سری مگر

سارے کپڑے پہنیں۔ کہیں کا گری۔ یہاں نہ کریں کہ سدا گ کا ٹیڈو نہیں
 مل گیا ہے۔ اور چھٹے میں باہر سے دیکھ کر کسی کو چھڑ کر انہوں نے نقل
 لیا تھا۔

میں اب بکرا اور مرغ کی شاخیں بنا کر بنا ہوں۔ ماہور کرشنا نا دھیل
 تہیج کے ہمیں۔ ممکن نہیں۔ میں انہوں کو نکھڑا سٹیل کو سکوں۔ یہاں
 سیما ہی اور پتا پ کے ساتھ باقی ہے۔ باقی باقی سدا گ کے ساتھ۔
 کہتے تھے ایک ایک جگہ ہے کس باہر میں تھوڑے سے روک کر کھینچ کر
 قوت و اعتماد تو انہوں نے کیا کیا مگر پھر اصل اللہ عید و ہم کے ساتھ
 رہا۔ بیکر ۱۱ حضرت عمرؓ کے باہر میں کوئی اعتدال۔ سے نہیں
 ہے۔

دنیا کی مادی دولت، نیکوئی، میں تہیجی مادی تھی۔ مگر یہ دشا رہا
 کہوں کی شقت کو ش ننگو کے ساتھ بلکہ ہم کو تہیجی ننگو میں کی ہا ہے
 حضرت عمرؓ کا تصور بھی نہیں رہتے تھے کہ پ کے ساتھ اور کے
 صہوں میں جاتے تھے کہ وہیں اور کھو۔ سے دشا کچھ ہستل
 کر کہیں تھے۔۔۔۔۔

ماتن کا یہی کہس اعتدال کے شانہ بننے کے پہلے مسائل
 بعد میرے شاید جہان مانتا جی کے پاس ضرور لیکر۔ کھٹے گنے گنے ہا

دشمنوں کے ہتھ پیرے کے وقت وہ اس طرح مری گیا تھا جیسا جادو سحر
 کی شمع ہے۔ جو اپنی شمع میں سب ذیل غرضوں کو مدد دیتا ہے۔
 ہے۔ وہ جو دیگر جنات میں بھی شمع ہوتا ہے۔
 لاٹھری دوزخ کو صحت پر کھڑا کرتا، حضرت عمر فاروق کے ساتھ
 پہن کر چاہئے:

لاٹھری وزراء کے نام گاندھی جی کا بصیرت افزا پیغام
 ہوتا ہے کہ: یہی گاندھی جی کی ایک شخص لاٹھری دوزخ کے
 فکرمیں ہے۔ جس میں یہ دوزخ میں شمع ہوا ہے جس میں پہنچا ہے
 ہیں کہ لاٹھری دوزخ میں شمع ہوا ہے جس میں پہنچا ہے
 چاہئے کہ لاٹھری دوزخ میں شمع ہوا ہے جس میں پہنچا ہے
 چاہئے کہ لاٹھری دوزخ میں شمع ہوا ہے جس میں پہنچا ہے
 کہ لاٹھری دوزخ میں شمع ہوا ہے جس میں پہنچا ہے
 تھوڑے دنوں میں جو یہ لاٹھری دوزخ میں شمع ہوا ہے
 لاٹھری دوزخ میں شمع ہوا ہے جس میں پہنچا ہے
 مفت میں چاہئے کہ لاٹھری دوزخ میں شمع ہوا ہے
 کرنی ہوگی۔ لاٹھری دوزخ میں شمع ہوا ہے جس میں پہنچا ہے

کیا کہیں ممکنہ کے شیعہ نے تصدیق نہ کی ہو کہ اس لئے
 پہنچے کہ وہ تو یہ اسلام سے پہلے ہی نہ تھے نہ یہ یہاں سے
 یہاں سے نہ تھے نہ یہاں سے نہ تھے نہ یہاں سے نہ تھے نہ یہاں سے
 ہیں۔ تو پھر یہی یہاں سے نہ تھے نہ یہاں سے نہ تھے نہ یہاں سے
 ہیں۔ اگر وہ تو یہاں سے نہ تھے نہ یہاں سے نہ تھے نہ یہاں سے
 تو یہی ثابت کرنے کے لئے اس سے پہلے ہی

یہ وہ وہ یہاں سے ثابت ہوتے

یہ وہ یہاں سے ثابت ہوتے یہ وہ یہاں سے ثابت ہوتے
 کہ وہ یہاں سے ثابت ہوتے یہ وہ یہاں سے ثابت ہوتے
 چھوٹے ہوتے یہاں سے ثابت ہوتے یہ وہ یہاں سے ثابت ہوتے
 لیکن کیا کیا جائے جو وہاں سے ثابت ہوتے یہ وہ یہاں سے
 بات کہ اس کو وہاں سے ثابت ہوتے یہ وہ یہاں سے ثابت ہوتے
 پھر کہ یہاں سے ثابت ہوتے یہ وہ یہاں سے ثابت ہوتے
 یہ کیفیات میں لوگوں کی بیان کردہ ہیں جو کہ یہاں سے
 ایک بات یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ یہاں سے ثابت ہوتے
 متعلق بھی یہی ثابت ہے۔ اس میں یہاں سے ثابت ہوتے

لکھنؤ کی حکومت نے یہ بیت پر غور شیوں پر کر دیا ہے کہ اس حکومت کی طرح
 کی اصل برجی ایک دہائی یا تہذیبی سے گواہی ملے بہت کی خدمت کرنا
 ہمارے پاس خاطر سے ملتا ہے۔ فنانڈیشن کے وقت سے ہم ہی قرار
 دیا ہے۔ اس لئے آپ اپنی حکومت سے کہیں کہ وہ ایسا غور غور کرے
 وہ بہتر ہو جائے۔ اس کی توجہ کرتے ہوئے جیلوں کو بہتر بنائے جائے

مولانا ابوالکلام آزاد سے ملاقات

اسی وقت کا ایک واقعہ لکھتے ہیں مولانا ابوالکلام آزاد کے پاس پہنچا
 ایک پیش منہ بند کا اظہار کرے کہ وہ مل میں ایک دینی میٹروپولیٹن
 اہانت نہیں دے سکے کہ وہ یہ صحابہ کر سکیں۔ کانگریس حکومت نے
 مل میں ایک شخص کی ہانت پر جو بڑے سہارے سے نہپا ہوا ہے وہ
 کیجئے وہ صحابہ کو لکھنؤ میں ملو اس کے ساتھ ساتھ بندوستان میں جم
 فزیر دلو کیجئے تاکہ بندوستان کی ۱۰ فی صدی سنی یا ہوسنی حضرت کا نام
 غت سے نہ لے سکے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو بندوستان کے اصول و عرض
 میں اس کو تیس روپایا جائے۔ رفر کے جیلوں میں بھیجا جائے۔
 یہ خود ت کس کے پاس تھی۔ ابوالکلام آزاد کے پاس جو خود سنی
 ہے وہ صوبہ کا ہے۔

باب دوم

تحریک تبرا کا مقبہ

اس دور پر مناسب ہو گا کہ کچھ بحث اس مسئلہ پر کیا جائے کہ تحریک تبرا
 ہے شیعہ کا یا سنی کا یا ہندوؤں کی۔ اس پر تحریک کا نام ہی ختم کیا ہو گا۔
 "مگر تحریک کا نام ہوئی۔"

ہر تحریک کے دو پہلو ہوتے ہیں کاسیائی یا کاسی اور اگر تحریک تبرا کا نام
 ہوئی تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ سلوہ نہیں شیعہ کھترنے اس مسئلہ کو شروع کرتے
 وقت بھی اس کے مفصلہ ہندوؤں پر حملہ ہی کیا یا نہیں۔

ہندوؤں سے پہلے افغانی کی تحریکیں جاری نہیں ہونا چاہیے تھے
 جو ہندوؤں کے خلاف کاموں کا سلسلہ ہوتا ہو بلکہ سلسلہ افغانی کی شہریت تھی
 لیکن سلسلہ کے میں میں ہندوؤں کے بعد وہ تحریکیں چلیں جن کا مقصد ہندوؤں کے
 ان کی فطرت پر حملہ تھا ہندوؤں کی عبادت ہوتی تھی جس میں بڑے بڑے
 ہوتے ہیں لیکن ہندوؤں کے بعد ہندوؤں کی فطرت ہندوؤں کی فطرت
 بہت ہی طویل تھی۔

فرق افتد دوستان ہذا بعض ہو سکتا رہے۔ اس لئے شیعہوں کے
دشمن حاصل کر کے لئے ہر کوئی پہلے آپ کو نہ دیکھتا ہے۔ شیعہ ہونا
جسے جگر دھاس کی پٹی قابض ہے۔ اسی لئے یہ علیحدہ جیسے لوگ
جو اپنے آپ کو غیر متعصب کہتے کہتے نہ سمجھتے تھے۔ تحریک تباہی قیادت
کے لئے ہوتے ہیں دیکھیں جیسے گئے۔

کبھی تو گھر میں ہر کسی کو دس صابا کی موت دیتے تھے۔ اس وقت
پلی ماٹھے نہ تھا۔ آج مر صابا ہونے سے ڈرنا قبل ہی جیل کو چلے
گئے۔ جو ہر شیعہ کو سوچنا پہلے کہ حسب ہر نہ وہ انہیں پر لگا یا
ہلکا ہے۔ وہ درست یا غلط لوگ ہی انہیں بدلتے کہہ پنا وقت ان
پہلے ہیں۔

جب کھلو کہ کن تمام حالات کا مجھے علم ہو وہ تمام کوششیں جو کرنا
تو کہ مایوس نہ کیں وہ جہاں ثابت ہوئیں اور یہ اپنی لیڈری سے
تسلیم گئے۔ دوسرے لوگوں نے مجھے پوچھا کہ کونسا شروع کیا کہ تم کہیں
چپ ہو تو مجھے زبان کھولنی پڑی اور قلم خاں پڑا کہ اب بھی صوفی
کا کوئی راستہ نکل سکے۔

زور تہی سے ہوگا۔ سہی لہندہ دل کی لہندی غلو میں درجائے ہوگی
یہاں درجہ بے وقت نہیں بتائی جاسکتی ۔

انہیں حالات مگر حق یہ : ہمارے ہر کوئی تو شکست کھاتا ہے کہ
مردانہ فکر یہ کہ دنیا اپنے اپنے جذبہ ہب کے ماتھے پر جھٹکے جائیگا
اور ہم جب میں جذبہ ہب کو کوئی دخل نہیں جذبہ ہب میں کاجزہ کش
کریا یہ ہے سو درکشش ہے۔ صاحب غن عظیم کا جذبہ ہب ہر صاحب حکم
مطلق نہ کہ دین اپنے شہرہ کش اور قدرہ متعجبوں کی بات نہیں ہے
سنا۔ جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام نے اپنے وہ حکمت سے ہمیں یہودی کا
مذہب و نہیں کیا۔ اور نہ جناب امام حسن علیہ السلام نے ہندی چھوڑ کر حکومت
ہندوؤں کی باتیں کیں نہ کہنے کو کہا ۔

دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۔ اور ان کے صاحب جناب میر محمد
مصرعین علیہم السلام کا ہے ۔ مگر مصرعین اپنے مذہب کے وہ غلام غلام
کی اجانتہ ہیں تو چہ غیر مصرعین سے کس شرافت اور عظمت کی
نہیدہ سکتی ہے ۔

کھنکھ کے شیعہ اور حق کے ساتھ چند وہیں کے شیعہ بہت سارے کہتے
ہیں جیسا کہ ہر گناہ حرکات کا انکاب کر سہے ہیں ۔ و جلی طہری وہ
موش میں جانیں ۔ انتہائی چھ ہوگا ۔

کھٹکی ٹھکے تہا ایسے زان چیتہ مکھنہ یہی نہیں کہ ایک دن
فرصت ملے گی جانے کا وہ دن جو شمع نے سول نازیکی کی حرکت شروع
کندی ۔ یہ سول سیکھہ اس حرکت کے جاری رکھنے کا روزی نتیجہ یہ ہے کہ
دکھنے کی تہا پانی اس حرکت کے سول چوتھی تا کی حرکت کہہ رہا ہے
کی حرکت کی جہت ہی شروع نہ کر دی جائے ۔ مگر حکومت اس کو شروع نہ
کے تہا شمع سول سول تک سول نازیکی کرتے تہا نہیں گے ۔

روز روز کی جھلنا فزانی کب تک جا رہی رہ سکے گی۔ اور شیعہ
فدو کب تک اس کو برداشت کر سکیں گے، ہفتوا و مہمانت کے بغیر شیعہ
نسبی صنعت میں کب تک مجدد و بقا سے بیعتی غمی۔ تو ان کے اپنے بطور
کھنڈن میں لڑدیک آہائش کے چہرہ وہی فسوہ گیر ہی جس کے نصیبے ٹھوس حصا
بندہ کما، پاتہ نہ کیا نہیں کے اپنے آگے نہ آنے کی ۔

کر لیا۔ ذرا کئی ماہ سے جلدی ہے۔ حالت کی مبالغہ و فیہ و تو ابھی سے بند
ہی۔ مگر یہی حالت، مضمحل و محروم تک۔ یہی کہہ کر ہمارے مصلحت تو اب
شعبوں کے۔۔۔ جلوس نکل جانے کے بعد آئیں گے۔ آئیں گے۔ جو گا کہ کٹینوں کا ایک
جلوس بند کر کے لے رہے ہیں۔ جلوس کھنوں میں ہر ہتیرے کا باہر تمام تک میں
بند کر بیٹھیں گے۔۔۔ ان دفعہ وہ وقت سر پہاڑا ہو گا کہ تحریک تیز کر خود
بند کرانے کے واسطے نظر آئیں۔ ہر جگہ تحریک کا رد عمل ہو رہا ہے۔ احتیاط

پس ہنس کر کہنے لگی تھی میری ماں کا لہر ہوا دست برہا نہیں گئے

سہ سکنہ رحیات اور مسر فضل الحق کا روتہ

نہم ایک تو غیر جانبداری کا اعلان کر رہی تھی سہ سکنہ رحیات ۔
 برہمن منہ من کے بعض وقت نے ایک قدم کے جھپٹا ہے ۔ اور
 حق کیا ہے کہ میں صاحبہ اور تیرا دوست کر بندہ نہ چاہیے حق کا اعلان
 نہ مٹاؤں گے ۔

بلکہ درجن پنجاب اور جھل کے ضلع کے ایک اور مسٹر میں مبتلا
 رہناؤں نے اس کے متعلق ایک جہل شکر کی ہے کشمیر اور کشمیری
 کہ وہ گنگا اہلی میں تیرا اور صاحبہ نہ کر دینی چاہیے کیونکہ میں متعلق
 کے نزدیک ہر مذہب کی محبت میں با عزت سمجھتا ہوں ۔ مگر ہے ۔ جہل کے خلاف
 نہ ہم ذیل میں ۔

• کھڑکی میں در صاحبہ اور تیرا کا تندر ایک طرف اور دوسری طرف ہے
 اور اس کے ثبات کھنڈ کے باہر بھی نہیں گئے جانے میں ہے اپنے ہم خیال
 سے یہ کہ نہیں کہ وہ اسلام کو قرین سے کھائیں ۔ چھوٹا ہونے کے سلسلہ کا
 ہے ۔ اس کے لئے ہم آپ کی ہمت کوئی نصیحت نہ کرتے تو اس سے ہندوستان
 اور ہندو کے سلسلہ میں ہندی کوئی عزت نہیں دیتی ۔ جیسے ۵

محرک کالیب ہو گئی

مگر یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ محرک کالیب ہو جائیگی۔ اور یہی فائدہ
 ایک جنگ میں حصہ کی تہانت کو فروغ کر دیگی۔ یا سنی تو ہیں صاحب سے
 بہتہ شکستہ ہیں گے کہ وہ تو یہی سنی گئے ہوئے آئندہ جیسے کے
 مرح صاحب سے اور یہی ترقی بہت تھیں گے۔ لڑکیا یہ فتح تھیں ہند کے
 فتح کی جیت فتح ہوگی اور سن کو کہہ ناہ وہ اصل ہوگا۔

کیا اس کا سیالی سے شیعہ سنی بہتہ ہندستان میں ہو جائے گا۔ کیا
 شیعہ سنی اٹھنے والے کی سیدی عالم سلائی کی فکر کر سکیں گے۔ کیا سنی شیعہ
 کی دوستی قائم ہو جائے گی؟

بہتر سنی کو یہ ڈر ہوگا کہ اگر کہیں صاحب کا نام جوت سے لے لیا۔
 فنا تہا شروع ہو جائے گا لڑکیا کی سنی فی الحقیقت کسی تہلی شیعہ سے
 دوستی کا دم نہ ہو سکے گا۔ اور اس کا صحیح خیر خواہ ہو جائے گا۔

مرح صاحب کی بندش تحریک تہذیب کی کالیبائی ہے۔ اس لئے مرح صاحب کو یہ
 کہنے کا شہرہ دینے والوں کو سچنا چاہیے کہ وہ شیعوں سے دوستی نہ چاہتے
 ہیں یا دشمن۔ اور وہ شیعوں کو سچنا چاہیے کہ جو لوگ ہمیں شیعہ نہ
 ہیں۔ اور مرح صاحب کو بتانے کا شہرہ دینے کے ایک سنی کو تحریک تہذیب کو
 شکستہ کی جیت کہ نہ ہر سنی فی الحقیقت سن کے ساتھ دوستی نہ کر سکتا

دینہ ایمان کی غدی دھوس میں کٹتے ہیں۔ ہم نے جن کا مقصد جو جس
 بہت سے جبار کا ہے۔ ہمارے خیال میں اس مسئلہ کا بہترین حل یہ ہے
 کہ سنی و شیعہ بیک طرفہ پر مدح مصلحہ اور تہذیب کے حقوق کو ایک دوسرے
 پر قربان کر دیں ۔

ہم بہت سے سنی و شیعہ حضرات سے اس جدید مسئلے متعلق مشورہ
 طلب کر چکے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ اگر ان خطوط پر گفت و شنید کی جائے
 تو اس سے خاطر خواہ تجربہ برآمد ہو گا۔ اس لئے یہ نہ بھول لیا جائے کہ ہم
 ہماری تہذیب کو نظر انداز کر دیں گے۔ دوسرے کے متعلق ہمارے خیال
 ہے۔ وہ یہ کہ تصنیف کی (بہت) ایک شاخ کی بنیاد ہونی چاہیے۔ جس کا ایک
 مستقل حیثیت ہونی چاہیے۔ بعد ازاں حیثیت سے سنسنی و فیوض کا ماحول
 سے ماحول کا احکام جاری کر لینے سے کسی قسم کا فائدہ نہیں مل سکتا۔ ہم
 اس کو بھٹان کر دیتا چاہتے ہیں کہ ہمارے مقصد سنسنی و فیوض کی بجائے
 قسم کی پابندی قائم کرنا نہیں ۔

مندرجہ ذیل حضرات نے اپنی پسند پر دستخط کیے ہیں ۔
 شرافت احمد علی، سر سید احمد علی، سر سید احمد علی، سر سید احمد علی،
 سر سید احمد علی، سر سید احمد علی، سر سید احمد علی، سر سید احمد علی،
 سر سید احمد علی، سر سید احمد علی، سر سید احمد علی، سر سید احمد علی،

نے کہ یہ مسئلہ اس تصدیق ہے کہ اگر ہم نے اس خیال پر چھوڑ دیا
تو نہ ہنسے نہ غصے نہ کچھ ناہمہ افحاشیں۔ تو اس سے چند سالوں میں
مسائل کو حل کر دینا بہت کمزور ہو جائے گی جس کا اثر ہمارے سیاسی مسئلہ
پر نہ آ پڑے گا ۔

موجودہ اسکیم
ہم میں سے کئی افراد کو حل ہی میں گھنٹہ جانتا تھا

جو رہے اور وہ حضرات دونوں جماعتوں کے جذبات سے
پہلی طرح باخبر ہیں۔ حل ایک سال سے اس قسم کی تجویز پیش کی ہے کہ شیعوں
اور مقلدوں کو سال میں ایک مرتبہ صبح و شام اور تہذیب کا اس آغاز میں بطور
نکلتے کی اجازت دی جائے کہ اس سے کسی قسم کا جابجا تاقدام نہ پایا
جائے بلکہ باقی ہے کہ یو پی کا گزشتہ حکومت اس تجویز کی تائید کرے گی ۔
تجویز خود کتنی وکالت ہو رہی ہیں اس کے متعلق اتنا کہجے دیتے ہیں کہ اس سے
گھنٹہ کے شعبوں اور زمینوں کو سال میں دو مرتبہ فضا کو کدہ کرنے کا مقصد
جائے گا اس تجویز سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ ہمارے مقصد دونوں جماعتوں
کی خود دہی کے پیش نظر ایک مستقل سمجھوتہ کرنا ہے ۔

تہذیب اور مصلحت صحابہ
ہم امید کرتے ہیں۔ ایک عقل سمجھوتہ کی
محنت میں کئی سال اور کو فراموش نہیں
کرنے کے بلکہ کئی سالوں تک ہمارے طور پر مصلحت صحابہ نہیں کی جاتی۔ اور

آقا علی غفرلہ سے کہہ دیجئے کہ میں نے اپنے خلیفہ کو شیعہ علی غفرلہ سے
 مل گیا ہے۔ میں نے اسے ایک خط لکھا ہے جس میں میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے
 اسے یہ خط لکھا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے
 اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے
 اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے

میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے
 اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے
 اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے
 اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے
 اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے
 اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے
 اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے
 اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے اسے بتایا ہے کہ میں نے

۱۱۔ اقلیہ کے سرکندہ حیات اور ان کے رفقاء نے یہ بیان دیکھتے ہی ہڈی
 طعن و تازان زنب نامہ میاقت علی غفرلہ اور دوسرے حضرات کو جو بولی کر رہے
 تھے کہ وہ باہر سے صواب کی تہیہ میں جوش و خروش سے تقریریں کرتے
 رہے۔ کچھ اپنا ساتھ شامل نہ کیا۔ جو کہ کچھ شہ چند برسوں میں کہہ
 چکے ہیں۔ اس کی تکفیر اور تینہ کو تو یہ کہنے کو کیا ضرورت نکالی۔

منہم کی مرع کرنے کا نام اور غیر مشہود حق حاصل ہو چکے ہیں جنہوں
 کے ساتھ تھیں کوئی گوشہ دنیا نہ ہو چلیں جس جگہ بدشمن کا کم کھڑم
 کی زحمت حاصل ہو۔

زمیندار کے اس مشکل وقت میں کون کون سے کام کرنا چاہئے کہ
 ہے کہ مرع صحابہ کے حق کو چھڑ دینا اور کسی صحابہ کا نام انہیں پر نہ لکھنے کا
 مطالبہ کرنے والے کسی باطلت کھڑے کی دعوت دیتے ہیں۔ زمیندار کے
 حفظ میں یہ دعوت جمہوری و چندگی اور بغیر قی بنے حقیقی وعدہ حسن
 و امروشی کی دعوت ہے۔ یہ جو نہ ہو سکتا حیات سے کیا کہیں اور من کے
 شیعہ اور سنی بائیں سے کیا کہیں اور مولانا ظفر علی خان سے کیا کہیں۔ جو
 اب ایسی دعوت منہوں کو دے رہے ہیں۔ اس کے باعث مل جل کر مل جاتے ہیں۔
 مولانا ظفر علی خان نے جو آن مرع صحابہ کی بندش کے شر سے بے
 رہے ہیں۔ مگر بڑے بڑے کی شامت بن جائیں اپنی ایک نظر مرع صحابہ
 کے منہوں سے شائع کرائی ہوئی ہے۔

منہوں پر ستائش برس نہیں سکتا
 حضور سرور عالم کے جانشینوں پر
 خدا کے عرش سے جواز۔ ہی میں ہے دسپہ
 ہٹا ہٹے گئے ہرے ان آفرینوں پر

مرحبا کے منہ کرانے کے وہ اپنے نہیں تو بتائیے حضرت علیؓ کی طرف
 ہر صاحب کو کہہ دیجئے۔ اور اہل مذہبوں میں کون شامل ہے۔

اس نظم میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مرحبا صاحب کی بندش کا حکم فتویٰ
 مذہبی ہے، جیسا کہ یہ حکومت خرقہ لہاسی کے جنوں کو اپنی ہمتوں میں
 بھانپ رہا ہے۔ بلکہ ان ذات نے خرقہ خاکی کے جنوں کو
 زور مرحبا کی عزت دی۔ اگر آپ اس کو بھی خرقہ لہاسی کا طوطا
 کہہ دیا گیا، اس کی سیاست کے منہ کا زور کی جنوں کو گولی کیا کبھی
 ان کی امت کی کیا قدر و قیمت کبھی اس کا کسی مقام پر کوئی شک ہے۔ اور
 اپنے متضاد فلسفہ کو مستحسن۔ وجہ تسمیہ سمجھیں۔

ملائے اس نظم میں شیعوں کو غضب کے گے کھاتا کرے۔

مگر ہم اپنے بزرگوں کا ہم انب سے ہیں

ڈوٹ جاتے ہیں کہیں سانپ دن کے سینوں پر

کیا آپ کوئی ملائے ہے پرچنے کی جرات کرتا ہے۔ کہ مگر مگر حکومت

نے مرحبا صاحب میں منتیں کو اپنے بزرگوں کا ہم انب سے اپنے کی بیلاٹ

دی۔ قرب شیعوں کے ساتھ آپ کے چنے پر ہی سانپ کہیں ملے
 کہ گئے۔

اس نظم میں یہ شاعر بھولا کھا کرے۔

شبید گنج نے جن کو بھا کے رکھا تھا
 عالم بھی بڑے گئے حکام کی جبینوں پر
 محرم اپنے بزرگوں کا نام ادب سے لیں
 قوہٹ جلتے ہیں کیوں سانپ انکے سینہ پر
 دیکھیں ہم نے انہیں دیں وہ گدیاں بکھے
 مریں تو کیا مریں من گھڑی جبینوں پر
 کشادہ ہو گئیں سب فرنگ کی راہیں
 نظام عدل نساری کے نکتہ جبینوں پر
 بت خرقہ فودی کھواس میں پنہاں ہیں
 مری نظر نہ حکومت کی آستینوں پر
 وفا شمار ہمارا رکش جسٹس ان کی
 بڑے خدائی کی خاک انکے ان قرینہ پر
 نہ فیوہ ہند میں جن کا مداخلت فی الدین
 ہمارا من ہے ابن احمق الفریضوں پر
 ہنگام ہند خبر کہ کھی گئی اور ہر بکتور کو شائع ہوئی۔ اس نظم میں
 مرصعہ کی بندش کو مداخلت فی الدین قرار دیا گیا ہے بعد بدش کا
 حکم دینے والی کو احمق الفریض کا خطاب دیا گیا ہے۔ اب خود ملاحظہ

خدا کے عرش سے جراثیم رہی ہیں پہ دھپے

بٹھا دئے گئے پہ سے تن آفرینوں پر

سونا کھد شلعات کا کیا کہنا۔ کبھی تو یہ شکایت تھی کہ خدا کے

عرش سے پہ دھپے اُٹھتی جوئی آفرینوں پر پہ سے کہیں بٹھا بسے

لگے۔ آپ خود ہی کا گرس لذت سے۔ گریزی حکومت کے افسروں سے

اور خدا اپنے سنی ملائوں سے یہ فرما رہے ہیں۔ کہ خدا کے عرش سے پہ

دھپے اُٹھنے والی آفرینوں پر پہ سے بٹھا رہا۔

ہر مضاف پسند طبیعت خود سمجھ سکتی ہے۔ کہ یہ طائبات کہاں تک

دست میں۔ اور یہ طرز عمل کس طرح قابلِ ستائش ہو سکتا ہے۔

(۱۵) یہ کیا گیا ہے۔ کہ ہر صحابہ کے جلوس کسی اسلامی ملک میں نہیں

نکلے۔ یہ بھی ایک غلط فہمی میں ڈالنے والا بیان ہے۔ اسلامی ممالک

میں اگر کوئی جلوس نکالا جائے۔ اور اس میں مرص صحابہ کے جلے کہہ دیے

جائیں۔ تو کیا کبھی کسی نے انہیں قابلِ اعتراض ٹھہرایا ہے۔ مرص صحابہ

کا خاص جلوس کسی ملک میں سٹے نہیں نکلا۔ کہ کسی نے کبھی مرص صحابہ

پر پابندی عائد نہیں کی۔ اور اگر کسی جلوس میں مرص صحابہ ہو گئی۔ تو

حکومت وقت نے کوئی قرض نہیں کیا۔

برفات اس کے کھنڈوں میں مرص صحابہ پر اعتراض نہ ہوا۔ وہ مسلسل ہوتا

قہر پہلے گرفتار ہو چکا تھا۔ اور دشمنانِ دینہ، یاہیں درمیان
 پرندہ کہ نہ سہر چنے لگتے تھے، ان پر اصرار کیا جاسکتا تھا۔ لیکن اب
 جبکہ انہیں سے سل میں ایک دن منکر کیا۔ ان کو قتل اور غرضیں
 ضرور دیا جاسکتا۔

میں نے کے مطابق درمیان میں ایک تازہ میٹرو سے قبل سہل ہو گئی
 تھی۔ اس وقت کا چٹا کرسل کی کھدائی میں آج ہے۔ نہ ملنے سے
 نہیں ہٹ سکتا۔

مسلمی اہلیت مثل زمینہ نہ تھی اس کی تائید میں رہے۔ جیسا
 کہ یہ بیان کیا جا چکا ہے۔

لاہور کے خلاف مسلم لیگ کا محاذ

جبکہ لاہور حکومت نے اپنی سہولت کے سب مسلم لیگ درمیان
 کی تھی کہ تھے۔ لیکن جب لاہور حکومت نے اپنی سہولت کے سب
 ہائیڈرو پائپ لائن کے خلاف برائے کچھ فیصلہ کیا کہ نہ
 نہ لاہور میں نہ تھیں گے کہ درمیان میں کہ نہ تھیں گے کہ نہ
 اس خیال میں کہ حکومت کے خلاف ان فیصلوں کا ساتھ دینے کے
 درمیان میں کہ نہ تھیں گے کہ نہ تھیں گے کہ نہ تھیں گے کہ نہ
 یہ محض خیال ہی۔ اس نے نہ لاہور حکومت سے تکرار نہیں کی

ہو سکتا ہو سکتا ہے کہ چلے بیان میں کی ہوئی ہر بات سکندہ کشی
اختیار کرنے کی راہ بجا لگائے

۱۰۰۔ بیان میں یہی کہا گیا ہے کہ اس سے چند مسائل اور یہ منہ پر
کے مسائل میں بہاری بہ نامی ہوگی۔

اے کاش کہ گیلی پولی میں مسطحہ کمال و شامہ دوم سے ملنے وقت
در جلد ازین کر جائے صلی تحفہ شرف و حریت المقدس اور دیگر خوش
املائی مقامات پر شکر کش کرتے رہ کر اس وقت ہو سکندہ حیات اور من
کے قلعہ کا کہ ایسی بنامی کا خوف ہوتا ہے

یہاں یہ کہنا ہی ضروری ہے کہ اگر شوق متہ صلبہ کریں تو اس
سے مسلمان ہو کر مسلمان عالم میں بہاری بنامی ہوگی! کہانی نہیں کہہ
سکتا کہ ہوگی۔

لیکن شیعہ ترائی کی تو بنامی ہوگی یا نہیں، کہن ہے جو کہے کہ
بنامی: ہوگی

سنئے مسلمان کا یہ فرض تھا کہ وہ بنامی کی بات کر دے۔
لیکن میں نے اپنی افواض منصرمہ کے باعث یہ جرات نہیں ہوئی کہ
جلی بات نبلین پر لے۔

۱۰۱۔ جیتے رہے کہ شیعہ کا دار و مقام تھا کہ نہیں جس صلبہ کا

ہیں۔ لیکن نہ سکنہ حیات نمونہ کے۔ نہ حق میں خند سوشلہ سر کے
انہیں تو خوب قبضہ نگاش۔

اس بیان کا نتیجہ ہوا ہے کہ شیعیان کھنڈ میں ہم کو سنبھالنے
سے تنگ نہ رہتے۔ اس کے پنجاب کی ہر ایک نہ یونینٹ ہڈی کے
شیعہ رکان نے سنبھالا۔ اللہ یہ حسین شاہ نہیں جو وہ غلام بدلتا
سلطنت علی خان نہیں کیا ہے۔ وہ توپ اسٹن علی خاں نہیں ایسے کو
تھک چکا ہے۔ ان کے دکنیہ سر مقدس ہوئے۔ مگر یہ اتنے ترسے ہوئے نہیں کہ
کاگراتی میں چلائے جائے۔ تاکہ وہ مجدد زینب و فہرہ کے آگے ہیں۔
۱۱۔ اگر سکنہ حیات ۱۱۔ مسٹر فضل حق کی حقیقت شیعیان کے دست
سوتے۔ تو وہ شیعیان کھنڈ کے اس مطالبہ کو پہنچے۔ سربراہوں میں تو پورے کرتے
کہ پنجاب ۱۱۔ پنجاب میں جن کا ایک ایک ذریعہ لیا ہوا ہے۔ نہ پنے اپنے
سربراہ شیعہ سربراہوں کا آخر کرتے۔ وہ شیعیان کھنڈ کے کہتے۔ کہ
ہم نے تو قتلے بھائیوں کو قید بنا دیا۔ اللہ کی رحمت بڑی ملے گی۔ اب
ہم نہیں پہنچے۔ ہر گز کو رحمت بڑی کا سوتہ ہے۔ ۱۱۔ تاکہ ہمیں اسکا
دلیل کر سکیں۔ تو مجھے یہ ہے۔ کہ شیعیان کھنڈ کو ان کی بات نہ ٹھنڈ
جائی۔ لیکن وہ تو غرض نہ دست کوئی نہیں۔ نہ ڈالنے کے صہ ہوتے۔ نہ
باجل چکے۔ کہ چاہ کن ماہدہ وہ پیش نہ شال ہی ملے۔ چاہا

اس نے مسلم لیگی خاتونیں بڑے مروت کی تلاش میں بھیجے کہ بچے گھر میں مع
 صحابہ نہ پہنتے دوسرے تو فرما اس پر پردہ کر دی جانے کی اور تمام
 سینما ہند میں اس کو بدنام کیا جانے لگا اور اس کو اس طرح شکست دینے
 کا انتظام کر رکھے گا۔

جب کانگریس وہاں پہنچ کر وہاں پہنچی ۔۔۔ اس نے صبح صبح کی
 مہنت محض کی کہ جن کے لئے وہ کر اپنے وطن تدبیر کا ثبوت دے گا۔ اور
 سینوں کو اس بات پر رضہ مندر کر لیا۔ اور شیعوں کو منائے گی کہ شورش
 کی لیکن شیعوں کے عیار دوستوں نے ان کو اس بہتوں میں کو قبول نہ کرنے
 دیا تو ان مسلم لیگی خاتون نے محض کانگریس اور اور کو بدنام کرنے کے لئے یہ
 خود چھوڑ دیا کہ کانگریسی حکومت سینوں اور شیعوں کو آپس میں لڑاتی رہے
 اور اور ایک فساد پیدا کر دی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ محض مسلم لیگی لہجہ اور اور خدشات کی ابتدا
 پہنچا دی ہے جن کو بہت سا اثر ترقی پسند قریب قریب کے سنیوں میں
 کر چکا ہوں۔

اس پر سکند جیت اور ان کے ساتھی یہ چاہتے ہیں کہ تھوڑے بڑے
 چلتی رہے۔ جنہاں شیعہ ہوں گے اور کانگریس کو بدنام کرے گا کام کیلئے
 اس طرح اپنا کام نہال سکیں گے کہ کانگریس بھی مرے اور شیعہ بھی

گوشه جگہ استغناء ہونی پر ہنس۔ رشتہ کا پتہ

پیشگی کی پوزیشن

میرے ملک و ملت پر شیرِ حمزہ لایا گیا کیوں کہ وہ مسلمانوں
کے لئے نفع دے گا۔ مناسب کا لقب ان کے لئے بھی بیان ہوا ہے۔
علیہ السلام۔ یہ لفظ میں شیوں کی نفی میرے ملک سے ہے۔ حق کی تائید کے
لئے۔ مصلحت حاصل کرنے کے لئے کہ اگر کسی شیوہ پر ان سے ہوش نہیں رہا ہے۔
جن کے ملک کے مصلحت پر نہیں مصلحتاں تک کہ ملت پر ہوش نہ ہو۔
پہلے سے پتہ تھا کہ اگر کوئی بھی وہ پتہ نہیں ہے۔
شیوں کے لئے مصلحت کے خلاف ہے۔ شیوں کے لئے نفع کا
شیرِ حمزہ روئے گا۔ کیونکہ پتہ لگا کر نہ مصلحت دے گا۔

در منزل و بیرون کے محل سے قطع نظر کرتے ہوئے ہمیں دو اہم باتیں کہ
 ۱۔ خواتین میں ایف جی ڈی کی نشانی شیعہ مسلمانوں میں پہلے سے نہ
 تھی یہی حکومت کے مقصد میں اس میں فرق و خلیفہ کے لئے کیا
 اس خلیفہ کو حرم و چراغ کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے گا۔ جس کے خلاف
 کئی خلیفہ کی طرف سے رد کرنا کہ میں اس کی کیا کیا ہے نہ اس کے خلاف
 سرور کے لئے اس کے لئے نہ اس میں خلیفہ کی رہنمائی کی

کتاب۔

اس میں اس بیان پر مزید بحث کرنا کہ شیعہ شیروں سے یہ کہنا
 چاہتا ہوں کہ اگر قبیلے نے ترکیب جتر میں لغو حاصل کر لی تو کیا وہ
 ہندوستان کی سیاست اور معاشرت اور اقتصادیات میں ترقی کر رہے
 تھے؟

مجھے تو یہ یاد نہیں کہ ۱۲ میلاد سے قبل تو یہ عربوں اور یافطہ نے
 وہ علاقہ کب جتر احمد محلہ کا قصبہ بنے ہوئے سے قباہ بنادیا کہ
 میں وہ پیشیوں۔ دس شہر اور وہ تھا۔ سبیلوں میں ہوا۔ جو ان کا
 تھا۔ گریا ہی سے ملکہ ان گریہ۔ کہ اب پہلے کی طرح انکسالت میں
 کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہوا کہ وہ اسباب کا مطالبہ کرنا چاہتے۔

کیا خود اگلانہ اسباب مفید ہوگا؟

شیعوں کو انکسالت اور عازمتوں میں جو موجودہ پیشیوں میں ہے
 نہ ان کی آبادی کے لحاظ سے کہیں زیادہ ہے۔ پنجاب میں اب بھی کے گا
 سے حق پیشیوں میں۔ شیعوں کو لیں گی۔ لیکن اس وقت میں کے
 ہاں ہے کم نشستیں ہیں۔ جو کہ نہ ان کے خلیفہ کے خلیفہ میں
 ایک خلیفہ میں کے قبضہ میں ہیں۔

باب یازم
خاتم

سبل کٹ جتنا کہ چاہتا ہے کہ ایک کھنڈ میں انہیں کے ساتھ
 سلسلہ جہنم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ
 کو حق حاصل ہے یا نہیں کہ کسی نہ یا ایک مقام پر ان کے ساتھ
 ان کے کلمات کہ سبکیں۔

مرکز حیات پر فضل الحق و بات کا اثر خاص ہے مثلاً
چلتے ہیں ۔۔۔ ہے کہ کھنڈ میں درمیان میں ایک دن کی جاننا
جی مسخ کر دی جانے۔ اگر کاغذ پر مایہ اٹھتا کہے تو اسے اپنے
بظہر و اشتہار ان کی چینی زندگی میں اور یہ ایک نہ
سودھی ہے جو علم و روشنی انکسیت کا سر ۔۔۔ اور یہی درمیان
کی اصل پر بندش کر کے کھنڈ کی ہر کڑی کو سست ہے کہ گستاخانہ
ہر کھنڈ پر جو عجب متغایان ہر کڑی کاغذ کی یہ پادشاهانہ ماحول
اگر فضل الحق نہ مرکز حیات نہ غائب نہ بنگلہ شادی
درمیان کو جو ہم لارہ سے ہیں۔ تو حق جو کھنڈ کہنے میں کے اس

اپنے جان و مال کو قربان کر سکیگا۔ شیعوں نے فرات سے تھنا سامنا کر کے
 فتح پہنچا دیا۔ کہہ سکتا ہوں کہ اس کا نتیجہ ناخوشگوار تھا۔
 معاشرتی نقطہ نظر سے یہی شیعہ شیعہ تہذیب کے سترہ ہو سکیں گے۔
 اقتصادی لحاظ سے تو کھنڈ میں قصوں کی چند دکانیں کھلی ہیں لیکن بنیادی
 کاروبار و مابہ ہو گا۔ جو سرمایہ کار کو شہر کی طرف راہ نہیں دیتا۔
 اور یہ طویل بحث کی ضرورت نہیں۔ بتائی گئی کہ کالی ہے کہ غریب
 شیعوں کی مدتی کے مسائل میں سے رہتے ہیں۔ اہل شیعہ اور کھنڈ کے
 بہت سے طبقے خود کو کھنڈ کے محتاج نہیں۔ ان کی روزی بہانہ کوئی نہ
 دھنڈھل سکتی لیکن غریب شیعہ کھنڈ میں ملوث ہیں۔ ان کے لیے
 شیعہ زمین کی مدد نہ کر سکیں گے۔ حتیٰ کہ بہت سے لوگوں کو ان کے ذکر
 غریب نامہ یا روٹہ سے کا۔ یہی اہمیت نہایت سے تھنا شہر ہو گی۔

صوبہ راجستھان میں مقیم رہیں۔

ہائی مائینڈ حکام و اہل می پر فخر نہ ہوں۔ اعلیٰ کریں کہ ہر
تجربہ ہے کہ ہندوستان کے ہر صوبہ میں حکومت ہوگی۔ حکومت ہندوستان
مطلوبہ کا نام نہ ہے۔ لیکن ہم قدر چاہیں گے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ
وہی مٹی تھوڑی ہے۔ بیان کریں کہ اگر جہاں کا نام نہ ہے۔ اس کی
اس کی فہم کریں گے۔ اور تیرا ہندی پناہ میں گئے۔ اس میں اس کی
فہم ہوگی کہ ہندوستان مقصود ہے۔ تو یہ مقصد ہرگز حاصل نہیں ہو
سکتا۔ اس لئے ہر عمل خود شعور کے لئے بدلہ کن ہوگا۔

میں دیکھ کر خیال ہے کہ ہندوستان ہندوستان میں ہندوستان
کی سرحدیں نہ ترقی کے لئے نہ اہل سکھ کے لئے نہ ہندوستان
مطلوبہ ہے۔ انہیں یہ کہ لینا چاہئے کہ سلازور کی جو باتیں حکومت
ہو۔ ہر حکومت ہندوستان حکومت ہندوستان کی ترقی کے لئے
انہیں کہیں گے۔ انہیں کہیں گے کہ ہندوستان ہندوستان
مطلوبہ ہندوستان ہندوستان ہندوستان ہندوستان ہندوستان
مطلوبہ ہندوستان ہندوستان ہندوستان ہندوستان ہندوستان

جو لوگ تیرا ہندی کو نہ بہتر ہو۔ انہیں ہندوستان ہندوستان
مطلوبہ ہندوستان ہندوستان ہندوستان ہندوستان ہندوستان

بہت دیر سے تو نہیں کھل کر یہ بات کسی چاہنے کو بندہ اس کے
 کسی گوشے میں کسی مجلس میں سر مصباح کا کوئی جملہ نہ بھٹکی بہت د
 ربانے کی نہ تمام بھل نہ تمام بھل میں نہ ملک میں نہ ملک میں نہ ملک میں
 کی جاسکی۔ نہ یہ بات وہ بھل نہ تمام بھل کے شیعہ سے نہ ملک میں
 نہ ملک میں کو گرفتار کریں گے جو کسی مجلس میں کسی جلسہ میں مصباح کے
 بھٹکے میں گئے تو پھر ہم بھی کہہ سکیں گے کہ نہ سکند نہ مسر فضل الحق
 کی بات میں کوئی فرق ہے نہ یہ بھل نہ تمام بھل کے شیعہ سے نہ ملک میں
 میں احادیث کے کسی گوشے میں نہ ملک میں نہ ملک میں نہ ملک میں
 کہ ہے میں جو غور کرنے کو تیار نہیں۔ اگلات نہ وہ میں نہ مصباح
 پر ہندوستان میں کی جاتی جہاں ملکوں میں نہ مصباح نہ ملک میں جاتی ہے
 تو کھنڈ میں نہ ملک میں نہ ملک میں نہ ملک میں نہ ملک میں نہ ملک میں

میں یہ بھی عرض کرو چلتا ہے کہ مجلس میں نہ ملک میں نہ ملک میں
 کے مسائل کو ہمیشہ امری حیثیت سے دیکھا ہے۔ نہ اس سے فیض ملے کہ
 نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی جاسکتی نہ ملک میں نہ ملک میں نہ ملک میں
 اس کے بعد انکساری کا وقت نہ ملک میں نہ ملک میں نہ ملک میں نہ ملک میں
 کہ چھوٹے حشرات انتخاب میں جتے رہے ہیں بلکہ انہیں مسجد
 کی سادہ حاصل کرتا ہے۔ تو ان کو سادہ دی جاسکی۔ نہ یہ کوئی کوشش

کے ہم چاہتے ہیں کہ ہماری قوم کو خود فیصلوں کے خلاف حقوق کے
جانتے ہیں۔ ان کے لئے کہ وہ ان کا کامی ہیں۔ خود ہی جانتے ہیں کہ اس کی
موجود ہے۔

ہم اس امر کے متعلق ہیں کہ مرد صحابہؓ کو کھڑے میں قتل کر دیتے نہ سوائے کوئی حفاظ ایسے شہل کئے جائیں جو شیعوں کے لئے قبل قتل قاضی نہ بنے۔ اشتعال ہوں جو کوئی ایسا کرے۔ اسے سخت سزا سخت ملو گئے کہ تم تیار چلو اور اس کے لئے قانون ساز ہو جو کہ کریم کے بھی حامی ہیں اور اسی کریم منظور کرانی جاسکتی ہے۔

میں منسوب کہ جس میں چھ ہی ہے اعتقاد کی گئی ہے کہ یہ خلیوں
کے کہوں سے گذرے سر ممکن اعتقاد برقی جاہلی ہے اور برقی جاہلی
ہے۔

۱۲۔ بیس لاکھ کی تاسیخ اگر جہالت کا خیال ہو تو اس بارے میں
بھی ترمیمی گنجائش ہے۔ غرض ہر بات کے متعلق ترمیمی کی گنجائش ہے۔ لیکن
اس بات پر غور کرنا کہ سال میں ایک الٹ بھی کیا جاوے جس میں مصلوب کا
ناجک نہ آئے۔ خود دشمنوں کے لئے مفید ہے۔ خود مد مغلوب اسلامی
کے لئے۔

اگر میری بات غلط ہے، سرکندہ حیثیت نہ، مَن کے فقار کی

کڑے ہیں چنانچہ کن حضرت نے قہری استغاثہ کیا لیکن حضرت میں سے
 ہم صاحب سلیم پر آمادہ نیکو لبیبہ کے ہم قابل نہ کریں۔
 ہم صاحب سلیم کے صاحب میں صاحب پر نے یہ علم ایک کاٹ
 پکڑے تھے۔ اہل اہل کی کچھ تدری خدمت میں ان کی کچھ بیعت سے
 کام کرتے تھے۔

سید علی لبیبہ صاحب کے کہ خود کو خود غیال کرتے ہر علم کے
 علم میں چلنے کے تھے۔ اور اہل کے کہ کہ کن اور نہ کہ جو صاحب
 میں قیہ کاٹ کے نے تھے۔ سید صاحب کل وہ پکڑا کرتے رہے۔ وہ
 لوگوں سے یہ کہتے رہے کہ ہم نے یہ صاحب کی خاطر یہ کاٹ ہے۔ لیکن
 ہم اہل اہل صاحب کی ملک لڑ رہے ہیں شیروں کے فطرت کاٹلی
 جنگ میں اس قیہ کو استعمال نہیں کرنا چاہتے تاکہ مجلس اور ہر شانام
 نہ آئے۔ کہ وہ یہ صاحب کی ملک شیروں کو سیاسی نقصان پہنچانے
 کے لئے کہ رہے ہیں۔

میں خود اہل حق نمان حبیبہ حسن خان کالی کے انگریزوں سے پہنچا۔ ہر سر
 میر خود کو طاقتور سمجھتا تھا۔ تاکہ سید علی لبیبہ صاحب کا اپنی شان کا ہلنے
 اہل اہل کے کارکنوں کی اصلاح کا بہت اچھا اثر تھا۔ لیکن سید صاحب
 حق میں فطرت کاٹ کے ملک کے ملک کا سبب سے صاحب

باب دوازدہم ! حاکم کی اسلامی سیاست اور تحریک تبرا

خیر نے اپنی اس تقریر میں یہ فرمایا ہے کہ ہندوؤں کی شاہکار ۱۰۰۰ میں
کی اتنی یہ بیان کیا تھا کہ ایک کتاب ہر شے بھی نہ چننے بل ہونے
ایک سے دن ٹکسوں ایک ایک نئی ٹکریں تھیں کہ تھی

سید محمد حسین صاحب تہذیبیہ نے یہ کتاب لکھ کر
انہ کہا کہ اس کتاب کے تو ہر سرفہرہ شیروں کو - بے عقل کھلا ہے کہ
تو ان صاحب کی جگہ اس سرفہرہ کا تو نے صلا کیا جا رہا ہے اس کتاب کا
جواب لکھنے کے لئے وہ ہر میں مت کے بعد اس کی تھی

خیر نے جیسے میں کہا تھا کہ ہر سرفہرہ شیروں کے ان کے
کے عقل کے اس لئے کہ وہ سرفہرہ میں پہنچا گیا تو کیسے تبرا کہہ دے
طرح دے کر قصیدیں کہہ رہے ہیں جس کا نتیجہ شیروں کے عقل عام کی صورت
میں پیدا ہو سکتا ہے۔

میرے مقلدوں کو اس بہت بڑی منت میں کہ انہیں نے خیر کی شیخ
شکر پہلو کی یہ کہ وہ نہیں دیکھیں کہ ان کی کہیں کا صاحب کہتا

نہیں کرتے، وہ اس بہتت کی بھی ایک جماعت ذوالفلاح ائمہ تعزہ کے
 صحنِ احقر میں کرتی ہے۔ ائمہ جب تک انہیں حضرت سر محمد علیہ السلام کے مقابلے
 میں مجاہدِ امراء کی شان کی تائید نہیں کرتے مجاہدِ امراء بھی ان کی امداد
 کرنے سے قاصر ہے۔ نیز کچھ جب وہ سنیں گے ساتھ دوا داری کا سلوک
 نہیں کر سکتے ائمہ لڑائی میں لیتے ہیں تو مجاہدِ امراء کی ہر لڑائی کو اپنے
 سینے کے لئے کیے تیار ہو سکتی ہے۔

میں غلط ہے کہ اس کا کچھ نہ نہ شرع کرے اور اس کا مفہوم وہاں ہے کہ
 اسے اسلام کے اصول و کلیات سے کوئی علاقہ نہیں، مطلب یہ کہ
 یہ اہل اسلام کام سے جو شیعوں نے سنہوں کو لگا کر اپنا مطلب پھیلانا
 چاہتے ہیں اور پاک کتب کے متعلق کہ کہا جاتا ہے کہ پہلے چھ ہیں جو
پہلے اس میں تھے اور پہلی ایک کتاب ایک حق پرست علیہ السلام
 نے لکھی تھی جو حضرت غناشہ پہلی لکھی ہیں جو قلدہ نہ تھے مطلقاً
 کہ ہم کہہ رہے ہیں کہ اس میں صحابہ کرام شیخوں نے تفسیر جنم کے حقوق
 صدمہ پاک دنیا کا متعلق لکھے تھے لیکن یہ سب سب کا اہل اسلام کتاب
 کی شامت اور حضرت کبکھوہ نے تین تین نام لکھے ہیں کہ اس میں وہ
 اس نہ پہرے ہیں کہ حکومت ایران و قہرستان سے مل کر کم نہیں رہی
 نصاب دینا جانتی ہے کہ حضرت کبکھوہ نے منہ سے شیعوں کی مخالفت کہ
 کہیں اس میں غلطی ہو کر رہا ہے۔

اس سے ضمنی ہے کہ اس میں اصل میں وہ ہیں۔
 وہ کہ یہ انقلاب سب سے بہت و عظیم ہو سکتا ہے کہ کتاب میں گشت
 کے علاوہ وہ بھی مضمون وہاں سے کہ یہ اصل کا کچھ ہے
 ۱۷۔ یہ کہ کتاب ہے کہ وہاں کا کام سے جو شیعوں نے لکھا کہ ان کا
 اپنا مطلب یہاں لکھا جاتا ہے۔

مقصود تیسرا یہ ہے کہ جتنا بڑے شیعوں سے من مہلک انتخاب
 نہ وہ ان کی مختلف تہذیبوں کا خاصہ و حلقہ تعلق نہ ہو۔ آخر اگر
 کاہن یا پادری کے لئے من مہلک انتخاب نہ ہو، تو انہوں نے سچ کو جھٹکا کہ
 کہ خوش نہ ہوئے۔ یہی مطلب کہ خدا کے لئے اپنی ہمت چھٹائیں۔ ہاں خدا
 رکھ کر تیار از انہیت کے ہیں نہ ہے۔ نہ ان کی عمر اس پہلی آدھ قسم
 طرزی میں گزری ہے۔ ماحضہ ہیں۔ اس لئے بھگن سے ناراض نہیں
 ہونگے۔

قرآن کے جزئیہ افش کے میرے ضد شے کی تائید کر دی۔ جنہوں نے
 بھگت دھرتی کے میں اس کتاب کے حصول میں کامیاب ہو کر ان کا
 کہنا ہے کہ میں نے ساتھی جنہوں نے ایک نسخہ کتاب کا ذکر بھی کر دیا
 ان کو ان کے وکیل یعنی ان کا وکیل ان کا وکیل ان کا وکیل
 میں اس پر نہیں ہے۔

میری صاحب نے ایک کتاب کا حوالہ بھی دیا ہے جس کے متعلق
 میں کیا گیا ہے کہ نہ وہ اس سے اہم ایک کتاب ہے کہ اس کی
 گھر میں تحیم کلینی اس کے ہر صفحہ پر شیعہ حضرات کو قہرین صاحب کی وجہ سے
 وہ اپنے حق سے تار کیا ہے۔

میں نہیں جانتے کہ یہ کتاب کس نے شیعہ کی، کہیں شیعہ ہوئی،

۱۰۰ کہیں تو یہ قیاس کر سکتا ہوں کہ قندہارستان شیرموت ملک
کتاب کی شیعہ کا کہتا اور کفرانی بت دیتی نہیں، بلکہ اس سے عین
انقلاب کو اس شخص کے سال کرنے کے لئے منزل کہا، میری عقلی فکر
خود شہید اگر کتاب کہ مقصد کے، تھا کہ وہ یہاں سے کہیں ہو، چلے گی
امید کن ہیں کہ وہ انقلاب انہوں میں منہ پھرنے والے کی طرح
گہرا اثر ہوگا، انہوں کی اپنے اندر وہ طوفان موجزن ہوئے ہیں۔

جب تک تمام باتوں کے ساتھ ان خالق کو بھی کچھ پتہ نہ ہو
نے ظاہر نہیں کئے تھے۔ تو زمین کے خالق میرا عقیدہ ہے سرکندہ موت
کہ بن ہوتے ہوئے جو نہ ہو، نہ تھے، نہ ہیں، نہ رہیں گے، تو اس کے خالق کے
وہ بت ہو کہ اس سے بیان کر، تو تین سو کچھ ہی کہہ سکتا ہوں۔ نہ
ان خالق سے کہہ سکتا ہوں، جن کو وہی وہی کہہ سکتا ہوں، چلے گئے
جیسے تیرے نے ظاہر کیا تھا، جو اس سے کہہ سکتا ہو، کہ اس کے
پسند آئے۔ وہ حق ہے۔

۱۰۱ کہ کتاب بندہ سن ہے، وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے۔
کہ اس سے کہہ سکتا ہوں، کہ اس سے کہہ سکتا ہوں، کہ اس سے کہہ سکتا ہوں۔
۱۰۲ کہ وہ کہہ سکتا ہوں، کہ اس سے کہہ سکتا ہوں، کہ اس سے کہہ سکتا ہوں۔

۱۴۔ کہ اسی فلسفہ میں منشا کی ایک کتاب کی شاعت ہوئی جس کی حقیقی اہمیت کے لئے یہ انقلاب خود کجکلاموں کو دوسرے نہیں گمانے کو حق کے نام سے کتاب کو مروج کیا گیا ہے۔

۱۵۔ امر قابلِ حیرت ہے کہ آج سے تیس چار سال قبل یہ من میں تو سخیل کے خلاف کتاب شائع ہوئی تھی وہاں کوئی ایسا حق پرست شیور موجود تھا جو غالباً ہندو مت کی توجہ اور وہاں کی حکومت کا کام نہ کرتا ہوگا بلکہ کسی غیر حکومت کا حامی ہوگا۔ اور یہ سیاست میں ایسا نقطہ سمجھتا ہوگا جو بعد یہ انقلاب کے نقطہ نگاہ سے طاقتور تھا۔ اور وہ حق پرست شیور دوست کہنے کا حق نہ ہوتا۔

۱۶۔ کہ کس قسم کی بدست و ستانی قہر سے یہ مناسب سمجھا کہ اس کتاب کو جو ایرمن میں شائع ہوئی اس میں شائع ہونے والی تمام مضامین کے منہم کے متعلق مدد سے ناپاک دفعہ مستحق کے لئے تھے۔ ایرمن انقلاب کی قاضی نظر کے لئے۔ اسلئے کہ صرف انہیں امید ہو کہ اس کتاب کے پڑھنے سے ان کا ہوا ہوگا۔

۱۷۔ کہ یہ بدست و ستانی قہر سے شیور دوست نے حضرت ہندو مت کو کا تقریر کیا: انی ہینا ہینا تشلہ اس تو حق خاطر کی حقیقت سے بچے نہ۔۔۔ قیمت مروجی۔

خجہ اور فغانس نے کہیں نہ مل سکیں میں میرا کھو
جے ہیں گے۔

اس کے ساتھ کہ یہ افغان کھیلے پھر یہاں نہ کہہ سکیں
کہ باغیہ کا کام ہے شیروں کے سینوں کو لگا پناہ ہے وہاں
ہیں تو اسی جگہ کی تائید کرتی ہے بریں اس کے ہیں نہ میرے
انتخاب پہنچ رہے ہیں کہ شیروں کے قتل و ام کی تباہی ہوئی ہے
وہ چیز جو خراسان میں شیروں کو جب قتل ہونے کے بعد جاتی تھی
جب اس پر کھانا نہ ملتا تو وہاں رہا رہتا ہے اور وہاں رہتا ہے
صاف کے وقت شیروں پر نہ رہا رہا کہ وہاں کے قتل ہونے کے بعد
کہ ہم کوئی جاننے کی فریقہ یا یہ نہیں کہتا پتہ معلوم کرتا ہے کہ
کھیلے کھیلے تیار نہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں

کہ ان کی محنت کا جو شیروں کے قتل و ام کی تباہی ہوئی ہے
وہاں کے قتل و ام نہیں انتہائی ہی اہمیت ہے کہ وہاں
میں سے ہے کہ وہاں کے قتل و ام کی تباہی ہوئی ہے
وہاں سے ہے کہ وہاں کے قتل و ام کی تباہی ہوئی ہے
تھاں نہ

آندہ وقت میں شیروں کے قتل و ام کی تباہی ہوئی ہے

نکستہ اور قیوم پر کریں گے اس مرقعہ پر چین بیکرنی ہی آپ کے بعد ہو گئے
 اہل ہندو ہوں میں جو کہنے کو لڑا ہیں ہر اک سے کہ ۔

کیا افسوس ہے کہ کھائے ہوا زور و جوش کے لئے :

کھنڈ کی تہ بازی کا شمع خنڈا ہندوستان ہے۔ اسے اندھک
 وہ تو کچھ ہانپا کہہ دیکھ جائے گا سن سہ کے تہاں میں جگمگاتے
 ہو گئی نہ... وہ اس کی خیریت کے کنگ کیلے کہ سو میں شہر اکیس
 نقصان نہ اٹھائے کی نہ وہ ان کا قتل نہ ہوگا سنی میں قتل ہو گئے۔ لیکن
 تب جب انگریزی فوج ان کی قوم کے ساتھ دھیر تہا میل سے سب
 مقدمات نہیں رکھتے۔ کیونکہ سب کی طرف سے جانتا اور سمجھ ہے

ایک قدم بڑھیں تو سب وہاں کہہ کہ ان کی طرف سے ہی قوم
 ہی ہے نہ کہ اس سے ہی شیروں کو کھنڈ پہنائے کی تیا ہاں میں کوئی
 سے یہ سب بڑھتا ہے اور انسانی میں پہنچا گا۔ اور ہندوئی تصادم
 ہوگا۔ نہ وہ کتاب خوشامی ہوگی اب اپنے سب کو کھنڈی

اگر حکومت ہندوستان شیروں کو یاد سے تسلط نہ لے
 کوئی نے کی اور ہاں میں سب ترمل ہوگا اور اگر شیروں کا ساتھ
 کی لگا لگا دیاں میں ہے کی نہ وہیں انتقام کا سہا ہل ہوگی
 ہو سکتا ہے کہ ایک وقت میں ۔۔۔ ہندوستان میں اس خوفناکی

موجودہ اتحاد خلی پہا چند پر عمل کریں گے:-

پشلہ ۱۰ جولائی ۱۹۷۱ء چاند سہ سے بقیائی علاقوں کے شیعوہ مذہبیوں میں شیعہ و مند کے متعلق احکامات میں موصول ہوئی تھی۔ اس مسئلہ کی وجہ سے کئی تباہی ہوئی ہے جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ مقابلہ میں ملے اس میں حصہ لیا۔ انہیں پختون سو کے کریم علی شاہ اس کی پیشین گوئی جتنے پہلے کے لیے چاہیے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شیعوہ اور سنی ایک دوسرے پر چاند لے کر لیا۔ سارے ہیں شیعہ یہ صورت حالات پیدا ہوئے کابل وقت ملے شیعہ ہے۔

واقعہ یہ کہ آج سے مسئلہ پہلے اس صورت میں شیعہ و مند ہو گیا تھا جس میں ہیشمار جانیں تلف ہوئی تھیں اور گزشتہ امتوں شیعوہ کی تصفیقات کو طرہ کرتے ہوئے موجود صورت حالات کو شیعہ و مند کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مقامی سنیوں نے گورنر کے ہم ایک یہاں دست لگائی ہے جس میں اطلاع کیا ہے کہ شیعوہ تباہی متاثر کر دیں اور ان کے خلاف شیعہ انتقامی کارروائی جائیگی۔ انہوں نے اطلاع منسلک ہے کہ پہلے وقت میں قبائلی سنیوں نے تباہی نہ ہونے کی صورت میں پہا چند پر عمل کرنے کی ہنگامی دی ہے۔

بڑیکسیسی گورنر سرحد ۱۵ جولائی کو پہا چند پر عمل گئے انہیں ۱۵ جولائی

کے کلائی کہے لیکن اُن تخیلوں میں شیون کی بڑی کافی ہے، محنت
اکثریت اور اُن سے وہ اختلافات میں قابلِ قدر گیلے۔

کیا آپ کی سیاست و معاہدہ سمجھنا ہوگا؟ یا کوئی اور شے
سکتی ہے۔ خصوصاً جب یہ پھر اس عکس میں عکس ہوگا جس سے
ہوں۔ اور مصر کی شہنشاہی کا کلائی اُن کے دیکھنے سے ہوا ہو۔

مگر اس پر بھی میرا عقوبت کے ہاں میں ہے۔ وہ مجھے تو یہ کیا قصور
نہیں ہے ان واقعات کی بنا پر میں اس کتاب میں بیان کر چکا
ہوں۔ جو جہانم کی ہے۔ وہ میں نے بیان کر دیا ہے جسے بدلہ ملے
وہ جو مناسب ہیں وہ کہیں سے

میں آج شہرِ بلاغت است جو ختم ہو گیا
تو خواہ از ختم ہند کیسے رہ خواہ حال ہا

کا کھڑکرم ہوا۔ وہ دونوں عورتیں غلوہ میں بیٹھاؤں۔ یوں آگ عراق
میں بجی گئی۔ آدھ شیعہ دنی دست و گریباں ہیں ترکہ قبرستان میں حکومت
ترکی کھنڈے ہیں شیعہ مدنی تباہ ہیں۔ وہ بھی شیعہ ہاں حکومت نہ
ہے کیسے۔

سب محسن میر ذہنی جنش نہ بکھینے مگر کھسٹو کی گل سر ہوا کندہ کے
غیر ان کے لئے جگہ کی کا کاہہ سے سکتی ہے تو انہما تن جو چہ تن
ایہ لفظ عراق میں ہاں حکومت نہیں رہے۔

کوئی کیسٹا کہ بہت کو یہاں تک پہنچانے کی ضرورت کیا ہے۔ میں
کہہ چکا کہ تہذیب و مذہب ہر گاہ ہر گاہ میں بکتا ہیں کہ گشت پانچویں ہیں
میں دیان ترکہ اقل نہ انہما تن کی اسطرحی مسلمانوں سے ہاں اختلاف
عراق کی کویش کی انہما تن نہ ایران کی حکومت میں سرحد کے متعلق
ہاں تباہ تہذیب و مذہب انہما تن سے اسے حکومت ترکہ مذہب ان کہم کر لیا۔
ایران کہہ لیں کہ اس حد کے ہمسایہ میں مجبور تھا۔ یہ معاملہ جس اقام
تک پہنچ چکے تھے۔ لیکن وہ ان کا ہیں لئے گئے اور یہ ان کہ عراق کا تباہ
تک کہ ان کی تباہی سے وہ بھی مسلح سے ہو گیا۔ برسوں کی کشمکش کے بعد مسئلہ
سنا ہو کے مذہب آئی سے وہ مسلح تباہ انہما تن میں حکومتوں سے اختلاف
و گشت کے مذہب و گشت ثابت کئے ان ہاں میں سے ترکہ میں

بجائے۔ یہ قتلِ عمد ہے کہ حکومت پنڈپ کے سچ مکے کے سکندری
 دور میں دکان کے ہم لے کر ہر ہم نہ لے کر جگہ ختم۔ بتا کر فن کے قتل کا
 اعلان کیا ہوتا ہے۔ سکندر نے جگہ نہ دھڑا میں کہ اس کام کے لئے
 تیار کیا جائے گا اعلان جو۔ باجے میں چھ بی قتل کی کسی ختم کے
 ہفتہ کی کار۔ دکان کے ہر سب نہیں کہا ہوتا۔ روستہ پنڈپ کہ
 اس طرح کسی ریب کہ سفر سستی سے یہ تاجروں کے کو غرض ہے
 تو یہ غرض اس سے بیدار ہو۔ دھڑا میں آدھوں کا قتل۔ روستہ پنڈپ
 کی دکانوں کو شکستہ کر دیا۔ جگہ نہیں کسی طرح سے قتل کر سکے جس
 طرح میں سکندری کے دور میں سکندری کے قتل کے کو کو نہ
 کی دنیا میں کو سکندری کی قات

اس جیسے کے سکندری کے قاتلی اعلان میں کر دیا کالی ہو گا۔
 اعلان پنڈپ اعلان میں سکندری کے قاتلی میں سکندری کے قاتلی

تو قاتل جگہ میں سکندری کے قاتلی کے قاتلی میں سکندری کے قاتلی
 قاتل کے سکندری کے قاتلی کے قاتلی میں سکندری کے قاتلی کے قاتلی
 سکندری کے قاتلی کے قاتلی میں سکندری کے قاتلی کے قاتلی کے قاتلی
 قاتلی کے قاتلی کے قاتلی میں سکندری کے قاتلی کے قاتلی کے قاتلی

باب سیزدیم !

خاکسری فتنہ

فریبت کے حلق مجھے اب پہنچ رہا ہے کھنکھاس دہت فرصت نہیں
 لفظ کے ضمنی جتنے پیدا کی جا رہی ہے۔ جس کو ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا
 ہے۔

مذمت سے خاکسری فتنہ؛ کہ بلبل سرمنایت اللہ مشرقی اس سوال
 کے حلق لچاوی سے نکلنے سے۔ عالمتابی بن کو قد۔ سے ایک ہی یہاں ہوتی
 ہے۔ ہندو انہوں نے گزشتہ ماہ میں چھ افلاس کے قتل کا اعلان کیا۔ یہ اعلان
 ان کے کہ فتنہ و دامنہد اہل صلیح اچھے وضع کا ہوتی شان تھا۔ اس سے پہلے
 مولانا غلام فرخ صاحب سرمدی کے متعلق بھی قتل کا اعلان ہو چکا ہے۔
 حکومت پنجاب نے اس فتنہ ساز کی طرف کسی مخالفت تو نہ نہیں
 دی۔ اس کی مصحفیں دی جانے۔ ہم بھی اپنی زندگی کا مالک خدا کو کہتا
 ہیں اللہ شرکی کی بن دیکھو کھیر و انہیں کہتے۔ اگر وہ لوگوں کو قتل کرانے
 کے تو خود بھی جیل پہنچ کر رہا رہا۔ ایک ہندوستان کا ہندوستان شہر
 کے لیے

کے رہنماؤں کا قتل، زندہ نہ رہا، محکم واجب ہے۔ میں نے خود شیعہ
دووں ذبحین سے ہتھوں کو جو اس فساد کی بنیاد میں جو تھے بتا چکا کہ
میں نے گروہ کو جس پر اس کا مرکز تھی کے لئے پیش کر دیا ہے جس میں سو حق
کے بہت دیتا ہوں کہ وہ انھوں میں تمام جہت بند کی کہ وہ کسی اور فساد
کو بند کر دیں۔ بن رہناؤں کا ہم بیت میں اس وقت قرین صحت نہیں
سمجھتا لیکن ان کی تہہ اوچتیں ایک طرف اور دوسری طرف ہے۔ یہ
یہاں ہوشیار ہو جائیں اور ہر شخص پر حملہ نہ اپنی اذہم میں فعل کرے
۔۔۔ جن کے بعد وہ نہ ہو گا کہ اس کے متعلق احکام چلیں گے۔
بند وستان کے۔ نہ سوجانہاؤں کے متعلق چیزوں نے اپنی قوم کو غلبہ کی
منزل تک پہنچانے کے لئے سر وحر کی بازی لگانے کا وعدہ پہنچا دیا
ہاں حال ہوا ہے۔ یہ معلوم کیا خطرناک حکام بن رہناؤں کے متعلق نکلیں
۔۔۔ پنہ۔ وہ ان کی صلت میں نے دیتا ہوں کہ بن رہناؤں کو اپنی
دستی کا موقع مل سکے۔ اور انتقام کی خطرناک صورت واقع نہ ہونے پائے
۔۔۔ جن کے بعد جو واقعات رونما ہونگے وہ وہ طریقہ اپنی خود مشرقی بن سے
بریں اذہم ہو گا:

یہ ان کی تقریر کی تنقید کی متاج نہیں مشرقی اس اعلان کے آفری
جلو میں پہنچے تھے کہ بن اعلان کے ستر کے سے مدی لہ نہ دیتا ہے اور

مہدی علی شاہ کپڑا پر سیاہی خدایت کر رہا ہو